بسلسلہ خلیجی جنگ

"تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان" کے زیر اہتمام

# ● منعقدہ جلسے جلوس

# ● قائد تحریک کے انٹرویوز، بیانات

(ملکی اخبارات کے حوالے سے)

از ۱۳ر جنوری تا ۱۶ر مارچ ۱۹۹۱ء

عراقی جارحیت کے خلاف اور کویت و سعودی عرب کے جائز موقف کی حمایت میں عظیم الشان

# حرمین شریفین کانفرنس

بمقام: اسلام آباد ہوٹل اسلام آباد

جناب حاجی محمد نواز کھوکھر ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی

ممتاز صحافی مجیب الرحمن شامی ایڈیٹر ہفت روزہ زندگی لاہور

جناب شیخ رشید احمد ایم این اے

مہمان خصوصی جناب وسیم سجاد چیئرمین سینیٹ

جناب زاہد ملک ایڈیٹر روزنامہ پاکستان

ایڈیٹر ہفت روزہ حرمت اسلام آباد

## بتاریخ: ۱۳ جنوری ۱۹۹۱ء بروز اتوار بوقت ۳ بجے سہ پہر

زیر سرپرستی جناب علامہ محمد مدنی صاحب ایم اے فاضل مدینہ یونیورسٹی نائب صدر تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان نائب شیخ الجامعہ علوم اثریہ جہلم

زیر صدارت جناب سردار عبدالقیوم خان صاحب مجاہد اول صدر آزاد کشمیر

الشیخ جمیل الرحمن امیر جمعیت اہلحدیث افغانستان ○ حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی لاہور ○ حضرت مولانا معین الدین لکھوی سرپرست متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان ○ حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوری ○ حضرت مولانا محمد یونس اثری امیر جمعیت اہلحدیث آزاد کشمیر، مظفر آباد — ڈاکٹر حسین حامد حسان چانسلر اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال، قاضی سلطان احمد چیئرمین تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان، مولانا عبدالعزیز نورستانی پشاور، پروفیسر محمد ظفر اللہ جامعہ ابی بکر کراچی، پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب لاہور، حضرت مولانا محمد عبدالعزیز حنیف اسلام آباد، مولانا محمد شریف چنگوانی ملتان، ڈاکٹر صدیق الحسن اسلام آباد، حضرت مولانا محمد اسحاق چیمہ فیصل آباد، مولانا قاضی محمد اسلم سیف ماموں کانجن، مولانا عبداللہ خطیب راولپنڈی صدر، مولانا سیف اللہ خالد خطیب آئی ٹین اسلام آباد، الشیخ ابراہیم خلیل الفضلی جہلم، چوہدری محمد امین جنرل سیکرٹری تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان۔

علاوہ ازیں: ملک بھر سے ممتاز علماء کرام اور زعمائے ملت شرکت فرمائیں گے ان شاء اللہ

**منجانب: تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان**

# قاضی حسین احمد

اور

# شاہ احمد نورانی

عراق کے

جبکہ

# مولانا مدنی

سعودیہ کے اوّلین حامی ہیں

("روزنامہ جنگ" ۱۹ر جنوری ۱۹۹۱ء)

● قائدِ تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان علامہ محمد مدنی مشرقِ وسطیٰ کا دورہ کرکے واپس آئے، تو ایک پریس کانفرنس کے ذریعے صورتِ حال کے بارے اظہارِ خیال فرمایا ———— چنانچہ روزنامہ "پاکستان" لاہور نے اپنی ۱۶ جنوری ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں لکھا کہ :

# عراقی فضائیہ میں بھارت کے ۱۰۰ پائلٹ موجود ہیں

## صدر صدام پہلے کویت خالی کریں پھر مسلم ملکوں کے ساتھ مل کر اسرائیل کے خلاف کارروائی کریں ———— علامہ مدنی

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) قائدِ حرمین شریفین موومنٹ علامہ مدنی نے کہا ہے کہ خلیج میں اگر جنگ چھڑ گئی تو اس کے تباہ کن اثرات پوری دنیا پر مرتب ہوں گے۔ عراقی حملے سے سعودی عرب میں تیل کی سپلائی کا مرکز نشانہ بن گیا تو نہ صرف تیل کے ذخائر ختم ہو جائیں گے، بلکہ عالمی حالات انتہائی نازک صورتحال اختیار کر جائیں گے۔ علامہ محمد مدنی نے جو حال ہی میں مشرقِ وسطیٰ کے دورے سے واپسی پر پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے ان لوگوں پر حیرت کا اظہار کیا جو صدام حسین کو ہیرو کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہونا تو یہ چاہیے کہ عراق پہلے کویت کو خالی کرے پھر سب مسلم ممالک کو ساتھ ملا کر اسرائیل کے خلاف کارروائی کرے تو کوئی بھی مسلمان ملک عراق کا ساتھ دینے سے انکار نہیں کرے گا۔ مگر صدام حسین کے کویت پر قبضے کے اقدام کے باعث آج عرب میں اٹھائیس ممالک کی فوجیں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ علامہ مدنی نے کہا کہ اسلام کی عظمت کو برقرار رکھنا ہے تو صدام حسین کویت کو خالی کر دے کیونکہ فلسطین کا مسئلہ اس طرح حل نہیں ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ آج انڈیا کے سو پائلٹ بغداد میں ہیں اور اگر جنگ چھڑ گئی تو اسے کراچی بھی نظر آئے گا اور پاکستان کے دوسرے حصے بھی۔

اخبار مذکور نے اپنی اسی اشاعت میں درج ذیل خبر بھی شائع کی :

## سعودی عرب میں ۳ ہزار امریکی فوجی مسلمان ہو چکے ہیں۔ علامہ مدنی

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) سعودی عرب میں مقیم امریکی فوجیوں میں سے ۳ ہزار نے اسلام قبول کر

لیا ہے۔ اس امر کا انکشاف ہفتہ کے روز قائد تحفظ حرمین شریفین موومنٹ علامہ محمد مدنی نے ایک پریس کانفرنس کے دوران کیا۔ وہ حال ہی میں سودی عرب اور مشرق وسطیٰ کے دیگر ممالک کے دورے سے لوٹے ہیں۔ ان سے سوال کیا گیا تھا کہ اگر عراق کے ساتھ تصفیہ ہو بھی جائے تو اپنے اعلان کے تحت امریکہ پھر بھی اپنے فوجیوں کو وہاں رکھے گا تو اس صورت میں انہیں وہاں سے نکالا کیسے جائے گا؟ انھوں نے جواب دیا کہ ان سے بعد میں نمٹ لیا جائے گا۔ ایک اور سوال کے جواب میں انھوں نے بتایا کہ سودی عرب کی حمایت میں لڑنے کے لیے ۲۰ ہزار اہل حدیث ٹریننگ بھی حاصل کر چکے ہیں۔

روزنامہ "جذبہ" ۲۶ ار جنوری ۱۹۹۱ء

## ہم صدام کے حامیوں سے پوچھتے ہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے مقابلہ میں کس کی حمایت کر رہے ہیں؟ ایک مسلمان اگر ظلم کرے تو دوسرے مسلمان کہاں سے پناہ تلاش کریں؟

## موجودہ خطرناک نازک اور تشویشناک صورتحال کے ذمہ دار صدر صدام ہیں۔ مولانا مدنی

## صدر صدام آج بھی امن کی راہ اختیار کریں اور اپنی ہٹ دھرمی سے باز آجائیں تو تباہی و بربادی سے بچا جا سکتا ہے۔ مظلوم کی حمایت میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے

جہلم (رپورٹ جہانگیر ڈار) خلیج کی موجودہ خطرناک نازک اور تشویشناک صورتحال کی ذمہ داری صدر صدام کے سر ہے، اس لیے کہ انھوں نے کویت پر جارحانہ قبضہ کر کے تمام اسلامی، اخلاقی اور عالمی اصولوں کو پامال کر دیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار علامہ محمد مدنی قائد تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان اور رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم نے کیا۔ انھوں نے کہا کہ صدام نے کویت پر حملہ کر کے نہ صرف ظلم و ستم کی انتہا کر دی،

بلکہ بہت بڑے شر کا دروازہ کھول دیا ہے۔ چھوٹے ممالک اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھنے لگے ہیں۔ اگر ایک مسلمان کسی پر ظلم کرتا ہے تو دوسرے کو ظالم کے خلاف اور مظلوم کی حمایت میں آواز بلند کرنی چاہیے۔ تاکہ حشر کو وہ رب سے یہ عرض کر سکے کہ فرعونیت اور نمرودیت کی آگ کو بجھانے کے لیے میرے پاس جو کچھ تھا وہ میں نے قربان کر دیا۔

انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے اپنا تن من دھن حرمین شریفین کے تقدس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق مظلوم کی حمایت میں لگایا ہوا ہے اور اس میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ ہم صدام کے حامیوں سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ، بیت اللہ، مسجدِ نبویؐ کے مقابلہ میں کس کی حمایت کر رہے ہیں اور کیوں کر رہے ہیں؟

روزنامہ "نوائے وقت" کراچی (۱۹ر جنوری ۱۹۹۱ء)

# حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے مجاہدین کی بھرتی کا آغاز کر دیا گیا

## رضاکار سعودی حکومت کے اشارے پر ہو گی: علامہ مدنی

راولپنڈی (پ ر) خلیج کی نازک صورتِ حال کے پیشِ نظر حرمین شریفین کے تحفظ اور مظلوم کویتیوں کی حمایت میں پورے ملک میں تحفظِ حرمین موومنٹ کے زیرِ اہتمام مجاہدینِ اسلام کی بھرتی شروع کر دی گئی ہے۔ تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے قائد علامہ محمد مدنی نے پشاور سے کراچی تک اپنی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ ملک کے تمام شہروں میں دفاتر کھول کر بھرتی فوری طور پر شروع کر دیں، تاکہ نئے حالات کے تحت یہ مجاہدین حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے سعودی عرب روانہ کیے جا سکیں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ صدام حسین کی ہٹ دھرمی سے محسوس ہوتا ہے کہ جنگ ہو کر رہے گی، لیکن ہم صدام کو یہ باور کرا دینا چاہتے ہیں کہ جنگ کی صورت میں اسے ذلت آمیز شکست اٹھانا پڑے گی۔ ان خیالات کا اظہار انھوں نے گزشتہ روز مقامی ہوٹل میں علمائے کرام کے ایک اجتماع سے خطاب کے دوران

کیا۔ انھوں نے کہا کہ صدام نے کویت پر حملہ کر کے نہ صرف ظلم و ستم کی انتہا کر دی ہے بلکہ بہت بڑے فتنے کا دروازہ کھول دیا کمزور اور چھوٹے ممالک اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھنے لگے ہیں کیونکہ اگر ایک مسلمان ملک نے اپنی دیگر مسلم ریاستوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا تو پھر چھوٹے چھوٹے ممالک کہاں پناہ لیں گے؟ انھوں نے کہا کہ بحران کا حل اب بھی صدام حسین کے پاس ہے۔ آج بھی امن کی راہ اختیار کرنا چاہیے تو امن قائم ہو سکتا ہے اور پوری انسانیت اور خصوصاً مسلمان عالمی جنگ کی ہولناک تباہی اور بربادی سے بچ سکتے ہیں۔

روزنامہ "نوائے وقت" راولپنڈی (۲۴ر جنوری ۱۹۹۱ء)

---

# سعودی عرب، کویت کی حمایت پاکستان کی دانشمندانہ پالیسی ہے

## خلیجی بحران پر بے نظیر بھٹو کا انٹرویو قابلِ ستائش ہے۔ علامہ مدنی

راولپنڈی (اپ ر) تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے قائد علامہ محمد مدنی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومتِ پاکستان نے سعودی عرب کی نصرت و اعانت کا جو ایمان افروز مظاہرہ کیا ہے، وہ لائقِ تحسین ہے۔ اور سابق وزیرِ اعظم مسز بینظیر بھٹو نے بھی نیویارک میں انٹرویو کے دوران صدام کے موقف کو غلط قرار دے کر سعودی عرب کو اپنے ہر قسم تعاون کا یقین دلایا ہے۔ انھوں نے کہا کہ خلیجی بحران پر حزبِ اختلاف اور حزبِ اقتدار کے قائدین کی پالیسیوں میں ہم آہنگی قابلِ ستائش ہے۔ علامہ مدنی نے اپنے سابقہ موقف کو دھراتے ہوئے کہا کہ صدام حسین کویت سے اپنی افواج واپس بلا کر امن و سکون قائم کرنے میں مدد دے، تاکہ ملتِ اسلامیہ مزید خونریزی سے بچ سکے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ صدام کی حمایت کر رہے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ صدام نے کبھی بھی پاکستان کے ساتھ اخوت و محبت کا مظاہرہ نہیں کیا۔ بلکہ ہمارے ابدی و ازلی دشمن بھارت کا ہر مقام پر بھرپور ساتھ دیا، اس لیے ملکی سالمیت کا تقاضا ہے کہ ملکی خارجہ پالیسی کی حمایت کی جائے۔ علامہ مدنی نے کہا کہ صدام حسین کی حمایت صرف جماعتِ اسلامی کر رہی ہے جس نے آج تک پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا اور آج کل اپنے محسنوں کویت اور سعودیہ کی مخالفت پر کمربستہ ہے۔ انھوں نے بے نظیر بھٹو کے جرأت مندانہ بیان کو سراہتے ہوئے کہا کہ کویت اور سعودی عرب کی حمایت میں ان کا حالیہ انٹرویو پاکستانی عوام کی صحیح ترجمانی ہے اور سعودی عرب کے ساتھ والہانہ عقیدت کا مظہر ہے۔

● یہی خبر روزنامہ "جنگ" راولپنڈی نے اسی تاریخ کو تفصیلاً شائع کی۔ اخبار مذکور نے لکھا کہ:

## صدام حسین کویت سے فوجیں بلاکر ملت اسلامیہ کو خونریزی سے بچائیں!

### دنیا تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے، واقعات کو سیاسی رنگ دے کر اپنی دکانیں نہ چمکائیں۔ علامہ مدنی اور قاضی سلطان احمد کا بیان

راولپنڈی (پ ر) تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے قائد علامہ محمد مدنی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت نے سعودی عرب کی نصرت و اعانت کا جو ایمان افروز مظاہرہ کیا ہے، وہ لائق تحسین ہے۔ اور اب پاکستان کی سابق وزیراعظم مسز بینظیر بھٹو نے نیویارک میں ایک انٹرویو دیتے ہوئے صدر صدام کے موقف کو غلط قرار دے کر سعودی عرب کو اپنے ہر قسم تعاون کا یقین دلاکر پاکستانی عوام کی صحیح ترجمانی کی ہے، اس سے پاکستان کے وقار میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ علامہ محمد مدنی نے اپنے سابقہ موقف کو دہراتے ہوئے کہا کہ صدام حسین فی الفور اپنی فوجیں کویت سے واپس بلاکر امن و سکون قائم کریں تاکہ پوری ملت اسلامیہ مزید خون ریزی سے بچ سکے۔ علامہ محمد مدنی نے مزید کہا کہ جو لوگ صدر صدام کی حمایت کر رہے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ صدام نے کبھی بھی پاکستان کے ساتھ اخوت و مروت کا مظاہرہ نہیں کیا۔ بلکہ ہمارے ابدی و ازلی دشمن بھارت کا ہر مقام پر بھرپور ساتھ دیا۔ علامہ محمد مدنیؒ نے کہا کہ ہم شاہ فہد کو عالم اسلام کا عظیم رہنما تصور کرتے ہیں اور ان کے ایک اشارے پر ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ علامہ محمد مدنی نے بینظیر کے جرأت مندانہ موقف کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کا حالیہ انٹرویو پاکستانی عوام کی صحیح ترجمانی ہے اور سعودی عرب کے ساتھ والہانہ عقیدت کا مظہر ہے۔ تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے چیئرمین قاضی سلطان احمد نے اپنے ایک بیان میں پاکستان بھر میں سیاسی، سماجی، مذہبی تنظیموں کے رہنماؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ بغیر سوچے سمجھے ایک جارح اور غاصب کی حمایت سے اجتناب کریں۔ انہوں نے تمام سیاسی و سماجی تنظیموں سے کہا ہے کہ کویت کی آزادی سلب کرنے والا کبھی فلسطینیوں کو آزاد نہیں کرا سکتا۔ آج پوری دنیا تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے یا تیسری عالمگیر جنگ کی لپیٹ میں ہے، تو محض صدام حسین کی ہٹ دھرمی اور کویت پر غاصبانہ قبضہ جمانے کی وجہ سے یہ حالات پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے حالیہ الیکشن میں ہارنے والی جماعتوں سے بھی گذارش کی ہے کہ وہ اس مسئلے کو محض سیاسی رنگ دے کر

خواہ مخواہ اپنی سیاسی دکانیں نہ چمکائیں، بلکہ انتہائی سنجیدگی سے اس مسئلہ کا حل تلاش کریں۔

روزنامہ "جذبہ" گجرات (۲۶ جنوری ۱۹۹۱ء)

## روس اور بھارت نے عراق سے کویت پر قبضہ کرا کے جہادِ افغانستان کا بدلہ لیا ہے۔ مولانا مدنی

## حالات تیسری عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پاکستان کی ایک جماعت وزارتیں نہ ملنے پر حکومت کے خلاف ہو گئی۔ جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب

جہلم (نمائندہ جذبہ) تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کے قائد مولانا محمد مدنی نے کہا ہے کہ روس اور بھارت نے عراق سے کویت پر قبضہ کرا کے جہادِ افغانستان کا بدلہ لیا ہے اور حالات تیسری عالمگیر جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جامع مسجد اہل حدیث جہلم میں نمازِ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ جہادِ افغانستان کی وجہ سے روس اور بھارت میں مسلمانوں کو زبردست تقویت ملی ہے اور دونوں ممالک کے اندر آزادی کی تحریکیں اٹھیں، جس پر انھوں نے مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی خطرناک منصوبہ بندی کی اور اس سلسلہ میں عراق کو آلۂ کار بنایا۔ انھوں نے کہا کہ عراق حالیہ جنگ میں روسی ٹیکنالوجی استعمال کر رہا ہے اور بھارت کے پائلٹوں کی طرف سے عراقی جنگی طیارے اڑانے کی خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں عراق پر بمباری کا شدید دکھ ہے، لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ اس خطرناک کھیل کو سب سے پہلے کس نے شروع کیا؟ انھوں نے کہا کہ پاکستان کی ایک جماعت اپنی پسند کی وزارتیں نہ ملنے پر حکومت کے خلاف ہو گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ "جہاد" کے ٹھیکیداروں کو علم ہونا چاہیے کہ جہادِ افغانستان کے دوران کون ان کی مدد کرتا رہا ہے؟ انھوں نے کہا کہ بے نظیر کے بیان کے بعد بعض لوگ اپنے مطلب کی بات نہ کہنے پر ان کی دماغی حالت پر شبہ کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ کسی کو گالی دینا آسان ہے، لیکن عقل و شعور کی بات کر کے کسی کو قائل کرنا بہت مشکل ہے۔

# هاهو أنا! قابلني - أنا

وحش متعطش الى الدّم فى زى الانسان' قابلنى أنا وحش
متعطش الى الدّم فى زى الانسان: أنا هتلر لهذا ا
العصر' انظر جيدا الى ما فعلت: عدوان على
المسلمين' تقتيل المسلمين' سلب المسلمين'
دمار نفط العرب سمعة - سيئة لاسم العرب:
لاتنس إلمازل متعطشا إلى دماء المسلمين و
أنا حريص على مال المسلمين ومتلهف على هلاك
المسلمين. . . . . . لاتخطئ! إنما لى وجوه كثيرة
أنا رجل علمانى معتقد فى الاشتراكية أنادى الآن الأمة
الاسلامية وقد اصبحت داعية للوحدة الاسلامية
والقيم الاسلامية وانني انسى عدو الأمس ولا أتذكر
ولا أحترم ولا أئتمن اصدقاء الأمس۔

(من)

تحفظ حرمين شريفين مومنت، باكستان

ص ب ١٦١٣ راولپندى

۲۰" × ۳۰" سائز کا ایک اشتہار

# مجھے پہچانیئے

## "میں کون ہوں"؟

میرا کردار : ہٹلر۔ خونخوار درندہ

میرا مشغلہ : مسلمانوں کا قتل، لوٹ مار، عصمت دری

میرا نصب العین : محسن کشی، احسان فراموشی، ظلم و بربریت

میری حیثیت : دشمنِ اسلام

میرا مذہب : سیکولرازم

میرے اہداف و عزائم : عربوں کے تیل کو تباہ کرنا، اسلام پسندوں کا خاتمہ، سعودی عرب، اور خلیجی ریاستوں پر جارحیت......

جاری کردہ : تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان | پوسٹ بکس ۱۶۱۳ راولپنڈی

تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ نے اس مضمون کا ایک اشتہار انگلش میں بھی شائع کیا۔

روزنامہ "جنگ" راولپنڈی (۲۸ر جنوری ۱۹۹۱ء)

# خلیج کی جنگ مزید جاری رہی تو آدھی دُنیا قحط کا شکار ہو جائیگی

## موجودہ حالات صدام حسین کی ہٹ دھرمی کا نتیجہ ہیں: علامہ محمد مدنی

راولپنڈی (جنگ رپورٹ) قائدِ تحریکِ تحفظِ حرمین شریفین علامہ محمد مدنی نے متنبہ کیا ہے کہ خلیج کی جنگ کے کچھ دن اور جاری رہنے کی صورت میں آدھی دنیا قحط کا شکار ہو جائے گی، اور باقی شدید اقتصادی مشکلات میں گھر جائے گی۔ اتوار کو ایک مقامی ہوٹل میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ موجودہ حالات عراقی صدر صدام حسین کی ہٹ دھرمی کا نتیجہ ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر عراق کویت پر قبضہ نہ کرتا تو امریکی اور اتحادی فوجوں کو خلیج میں جمع ہونے کا موقعہ نہ ملتا۔ انہوں نے عراق کے صدر صدام حسین سے اپیل کی کہ وہ کویت سے عراقی فوجیں نکال لیں، امریکی افواج حملے بند کر کے واپس چلی جائیں گی اور کویت اور سعودی عرب اور عرب امارات کی مالی قوت بھی ضائع نہیں ہوگی۔ انھوں نے امریکی اور اتحادی فوجوں کے ہوائی حملوں سے عراقی عوام کو پہنچنے والے نقصانات کو مسلمانوں کا نقصان قرار دیا۔ انہوں نے وزیرِ اعظم کے امن مشن کی تعریف کی۔

---

# اقوام متحدہ اسرائیل اور بھارت کے خلاف بھی کارروائی کرے

## صدام کویت سے فی الفور فوجیں نکال کر مسلمانوں کو تباہی سے بچا سکتے ہیں

علامہ محمد مدنی

راولپنڈی (خصوصی رپورٹ) تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے قائد علامہ محمد مدنی نے عراق کے صدر صدام حسین سے اپیل کی ہے کہ وہ مسلمانوں کو تباہی سے بچانے کے لیے اب بھی کویت سے فی الفور اپنی فوجیں نکال لیں، تاکہ تمام مسلمان مل کر فلسطین اور کشمیر کی آزادی کے لیے کام کر سکیں۔

آج یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پوری امتِ مسلمہ کے نہ چاہنے اور ہماری ۶ ماہ کی مسلسل جدوجہد کے باوجود خلیج میں تباہ کن جنگ شروع ہو چکی ہے اور مسلمان جانی اور مالی تباہ کاریوں کی زد میں آچکے ہیں۔ کچھ دن یہی حال رہا تو آدھی دنیا قحط کا شکار ہو جائے گی اور باقی شدید اقتصادی مشکلات میں گھر جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر صدر صدام حسین کویت پر قبضہ نہ کرتے تو یہ صورتِ حال پیش نہ آتی اب بھی اگر عراق کویت پر قبضہ ختم کر دے تو سعودی عرب سے اتحادی فوجیں واپس چلی جائیں گی، امتِ مسلمہ متفق ہو کر اپنا لائحہ عمل تیار کرے گی اور کشمیر، فلسطین، اور افغانستان کے مسائل حل ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ صورتحال کا حل صدام حسین کے پاس ہے اور وہ یہ کہ وہ کویت سے اپنی فوجیں نکال لیں۔ انھوں نے وزیرِ اعظم نواز شریف کے امن مشن کی کامیابی کے لیے دعاء کی۔ مولانا محمد مدنی نے اقوامِ متحدہ پر زور دیا کہ جس طرح اس نے عراق کے کویت پر قبضے کے خلاف کارروائی کی ہے، ایسی ہی کشمیر کے سلسلے میں بھارت، اور فلسطین کے سلسلے میں اسرائیل کے خلاف کی جائے۔

---

روزنامہ "مرکز" اسلام آباد (۲۸ رجنوری ۱۹۹۱ء)

| |
|---|
| **بعض علماء نے آگ بھڑکانے میں اہم کردار ادا کیا ہے** |
| **مجاہدین عراق بھیجنے والے مقبوضہ کشمیر کیوں نہیں جاتے؟ علامہ مدنی** |

راولپنڈی (خصوصی رپورٹ) عراق کی حمایت میں پاکستان کے بعض علمائے کرام نے ملک کے اندر آگ بھڑکانے میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ خلیج کی جنگ امتِ مسلمہ کے خلاف ایک سازش ہے۔ روس اور بھارت نے افغانستان میں اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لیے یہ سازش تیار کی ہے، جس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ عراق مجاہدین بھیجنے والے مقبوضہ کشمیر کیوں نہیں جاتے؟ ان خیالات کا اظہار تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کے سربراہ علامہ محمد مدنی، جنرل سیکرٹری چوہدری امین اور سیکرٹری اطلاعات محمد حیات نے ایک مقامی ہوٹل میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے کہا کہ ۷ اجنوری سے پہلے بارہا مرتبہ شاہ فہد نے کہا کہ صدام تم میرے بھائی ہو، کویت خالی کر دو تاکہ جنگ سے بچا جا سکے۔ لیکن صدام حسین

نے ان کی اور اقوام متحدہ کی بات نہ مان کر امتِ مسلمہ کو تباہی کے راستے پر ڈال دیا ہے۔ علامہ محمد مدنی نے کہا کہ خلیج میں سب کچھ صدام کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اگر عراق کویت پر قبضہ نہ کرتا تو امریکہ اور اس کے اتحادی سعودی عرب میں کبھی نہ آتے اور خوفناک جنگ بھی نہ ہوتی۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں بحیثیتِ مسلمان یہ سوچنا چاہیے کہ ان تمام حالات و واقعات کا اصل مجرم کون ہے؟ علامہ مدنی نے کہا کہ آج بھی اس تباہی و بربادی کا حل اسلامی اور اخلاقی قوانین کی روشنی میں ایک ہی ہے کہ پہلے کنویں سے مردہ لاش کو نکالو پھر کنواں صاف ہوگا یعنی عراق کویت سے نکل جائے۔ انھوں نے یہ بات وثوق سے کہی کہ اگر عراق کویت سے اپنی فوجیں واپس بلالے تو جنگ بند ہو جائے گی اور سعودی عرب سے اتحادی فوجوں کو واپس بھجوانا ہمارے ذمے ہے۔ انھوں نے کہا کہ آج پاکستان میں اسلام کا نام لینے والے بعض لیڈر مظلوم کویت کو بھول کر ظالم عراق کے حامی بن گئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ بم عراق پر نہیں بلکہ ہر مسلمان کے دل پر گر رہے ہیں۔ جنگ بندی کا علاج دنیا کے پاس نہیں، صرف صدام حسین کے پاس ہے۔ انھوں نے وزیرِ اعظم نواز شریف، صدرِ مملکت غلام اسحاق خان اور اپوزیشن لیڈر بے نظیر بھٹو کے خلیج کے بارے میں اصولی موقف کو سراہا اور کہا کہ ہمیں روزانہ ہزاروں افراد کے خطوط آ رہے ہیں جو خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ کی حفاظت کے لیے مقاماتِ مقدسہ جانے کے لیے بے تاب ہیں۔ ان خطوط میں یہ یقین دہانی بھی کرائی گئی ہے کہ پاکستان کا بچہ بچہ شاہ فہد کے اشارے پر کٹ مرنے کے لیے تیار ہے۔ انھوں نے اقوام متحدہ سے یہ مطالبہ کیا کہ فلسطین اور کشمیر کے بارے میں اپنی قراردادوں پر عملدرآمد کرائے۔

---

(روزنامہ "حیدر" راولپنڈی ۲۸ جنوری ۱۹۹۱ء)

## اقوام متحدہ کشمیر اور فلسطین سے متعلق قراردادوں پر بھی عمل کرائے علامہ مدنی

راولپنڈی (سٹاف رپورٹر) تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے قائد علامہ مدنی نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کو چاہیے کہ وہ مسئلہ کشمیر اور مسئلہ فلسطین کی قراردادوں پر بھی اسی طرح عمل کرائے جیسا وہ عراق سے کرا رہا ہے۔ وہ یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ کانفرنس میں موومنٹ کے جنرل

سیکرٹری چوہدری محمد امین اور سیکرٹری اطلاعات بھی موجود تھے ۔ انھوں نے کہا کہ اگر صدام حسین نے کویت سے فوجیں نہ نکالیں تو اس سے عالمی جنگ ہوگی، جس سے خصوصاً مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے اور اس کی تمام تر ذمہ داری عراقی صدر پر عائد ہوتی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ عالمِ اسلام صدر صدام پر دباؤ ڈالے تاکہ خلیج میں امن قائم ہو۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے عوام شاہ فہد کے ساتھ ہیں اور ان کے اشارے پر کٹ مرنے کے لیے تیار ہیں ۔

روزنامہ "جنگ" راولپنڈی (۳۰ / جنوری ۱۹۹۱ء)

# خطرناک کھیل سب سے پہلے کس نے شروع کیا ؟

## روس اور بھارت نے عراق سے کویت پر قبضہ کرا کے جہادِ افغانستان کا بدلہ لیا ہے

علامہ محمد مدنی

راولپنڈی (جنگ نیوز) تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے قائد علامہ محمد مدنی نے کہا ہے کہ روس اور بھارت نے عراق سے کویت پر قبضہ کرا کے جہادِ افغانستان کا بدلہ لیا ہے ۔ وہ مقامی ہوٹل میں علمائے کرام کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے ۔ علامہ مدنی نے کہا کہ جہادِ افغانستان کی وجہ سے روس اور بھارت میں مسلمانوں کو زبردست تقویت ملی اور دونوں ملکوں کے اندر آزادی کی تحریکیں اٹھیں، جس پر انھوں نے مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی خطرناک منصوبہ بندی کی، اور اس سلسلے میں عراق کو آلہ کار بنایا ۔ علامہ محمد مدنی نے کہا کہ حالیہ خلیجی جنگ میں عراق روسی ٹیکنالوجی استعمال کر رہا ہے ۔ اور طیارے سے بھارتی پائلٹ اڑا رہے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں عراق پر بمباری کا شدید دکھ ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ اس خطرناک کھیل کو سب سے پہلے کس نے شروع کیا؟ انہوں نے کہا جماعتِ اسلامی اپنی پسند کی وزارتیں نہ ملنے پر حکومت کے خلاف ہوگئی ہے ۔ افغان جہاد کے ٹھیکیداروں کو علم ہونا چاہیے کہ جہادِ افغانستان میں کون ان کی مدد کرتا رہا ہے؟ علامہ مدنی نے کہا کہ عالمِ اسلام کی بقا، اتحاد، یکجہتی، آزادی، مقدس مقامات کی حفاظت اور مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ ہمارا نصب العین ہے ۔ ہم تحفظِ حرمین شریفین کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے ۔ علامہ محمد مدنی نے حکومتِ پاکستان کے موقف کی زبردست تعریف کی کہ حکومت نے سعودی عرب کی حمایت کر کے اسلامی اخوت

کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔

روزنامہ "نوائے وقت" راولپنڈی (۲۱ جنوری ۱۹۹۱ء)

# کویت پر عراقی قبضہ جہادِ افغانستان کا بدلہ ہے

## وزیر اعظم کا پُر خطر دورۂ خلیج ایثار و ہمدردی کا مظہر ہے: علامہ مدنی

راولپنڈی (پ ر) تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے قائد علامہ محمد مدنی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ روس اور بھارت نے عراق سے کویت پر قبضہ کرا کے جہادِ افغانستان کا بدلہ لیا ہے اور حالات تیسری عالمگیر جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جہادِ افغانستان کی وجہ سے روس اور بھارت میں مسلمانوں کو زبردست تقویت ملی اور دونوں ملکوں کے اندر آزادی کی تحریکیں اٹھیں، جس پر انھوں نے مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی خطرناک منصوبہ بندی کی اور عراق کو آلۂ کار بنایا۔ علامہ محمد مدنی نے کہا کہ عراق حالیہ جنگ میں روسی ٹیکنالوجی استعمال کر رہا ہے اور بھارت کے پائلٹوں کی طرف سے عراقی جنگی طیاروں کو اڑانے کی خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں عراق پر بمباری کا شدید دکھ ہے، تاہم سوال یہ ہے کہ اس خطرناک کھیل کو سب سے پہلے شروع کرنے والا کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ پاکستان کی ایک جماعت اپنی پسند کی وزارتیں نہ ملنے پر حکومت کے خلاف ہو گئی ہے۔ علامہ محمد مدنی نے کہا کہ عالمِ اسلام کی بقاء، اتحاد، یکجہتی، مقدس مقامات کی حفاظت اور مسلمانوں کے حقوق و مفادات کا تحفظ ہمارا نصب العین ہے اور ہم تحفظِ حرمین شریفین کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ علامہ محمد مدنی نے کہا کہ موجودہ حالات میں حکومت نے سعودی عرب کی حمایت کر کے اسلامی اخوت کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم کے حالیہ دورہ کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان پرخطر حالات میں ان کا دورہ ایثار و ہمدردی کا عظیم مظہر ہے اور اس دورے سے امتِ مسلمہ کو مستقبل قریب میں عظیم فوائد حاصل ہوں گے۔

روزنامہ "جنگ" راولپنڈی (۵ر فروری ۱۹۹۱ء)

# کشمیری بھائیوں کو تنہا نہیں چھوڑیں گے علامہ مدنی

راولپنڈی (جنگ رپورٹر) تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے قائد علامہ محمد مدنی نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ بھارت میں لاکھوں کشمیری ہندو سامراج کے مظالم کا شکار ہیں، جو کہ حصولِ آزادی کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور کسی چیز کی پرواہ نہیں کر رہے ہیں۔ وہ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے، جس کی وجہ سے اب ان کی منزل انتہائی قریب آچکی ہے۔ انہوں نے کہا، کشمیر پاکستان کا حصہ ہے، اور ہم کسی صورت میں اپنے کشمیری بھائیوں کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ پاکستان کا بچہ بچہ ان کے ساتھ ہوگا، اور اب ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ چونکہ آج کشمیر ایک آتش فشاں ہے، جو خود بھی جل رہا ہے اور اپنے قرب و جوار پر بھی آگ کی بارش کر رہا ہے —— ایک کروڑ انسان ظلم و ستم اور استعماری جارحیت کا شکار ہیں، اس لیے ہم بحیثیتِ مسلمان اب مزید تماشائی نہیں بن سکتے۔

روزنامہ "نوائے وقت" راولپنڈی (۷ر فروری ۱۹۹۱ء)

# سعودی قونصل جنرل کی رہائشگاہ پر حملہ مذموم عزائم کا شاخسانہ ہے

## شرپسند عناصر پاک سعودی تعلقات کو کشیدہ بنانا چاہتے ہیں۔ علامہ محمد مدنی

راولپنڈی (نیوز ڈیسک) تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے قائد علامہ محمد مدنی نے اپنے ایک بیان میں کراچی میں سعودی قونصل جنرل کی رہائش گاہ پر نامعلوم افراد کی اندھا دھند فائرنگ کی شدید مذمت کی ہے۔ اس واقعہ کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خلیجی جنگ کے پس منظر میں اس حملے کے عوامل و محرکات کسی سے مخفی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس امکان کو رد نہیں جاسکتا کہ دشمن ممالک کے ایجنٹ اور تخریب کار اس نازک موقعہ پر سرگرم عمل ہو گئے ہوں، تاکہ دو برادر ممالک کے خصوصی تعلقات کو کشیدہ کیا جاسکے۔ علامہ محمد مدنی نے کہا کہ ہمیں ایسے شرپسند افراد پر

کڑی نگاہ رکھنی چاہیے، تاکہ وہ ایسے عزائم کا اعادہ نہ کرسکیں۔ انھوں نے کہا کہ اس واقعہ کو معمولی تصور نہ کیا جائے، بلکہ حکومتِ پاکستان اپنی خصوصی توجہ سے فائرنگ کے مرتکب افراد کو گرفتار کرکے عبرتناک سزائیں دے اور تمام سفارتکاروں کی حفاظت کے لیے انتظامات مزید سخت کرے انہوں نے کہا انتظامات میں جو تساہل ہوا ہے اس کا تدارک ہونا چاہیے تاکہ آئندہ کے لیے اس ضمن میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہ ہونے پائے اور سفارتکار پوری دلجمعی سے اپنے فرائض انجام دے سکیں۔

(ہفت روزہ "صدائے درُوں" گجرات، تا ۱۴ فروری ۱۹۹۱ء)

# صدّام حسین ہٹ دھرمی چھوڑ دیں

## عراق کویت سے اپنی فوجیں نکال کر عالمِ اسلام کو تباہی سے بچائے: علّامہ مدنی

اسلام آباد (خصوصی رپورٹ) تحفظِ حرمین شریفین مومنٹ پاکستان کے قائد علامہ محمد مدنی نے کہا ہے کہ صدام حسین اپنی ہٹ دھرمی چھوڑدیں اور کویت سے اپنی فوجیں نکال لیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنے ایک اخباری بیان میں کیا۔ انھوں نے کہا کہ کویت پر عراقی جارحیت کے سبب مسلمانوں کے ازلی دشمن امریکہ کو خلیج میں قدم جمانے کا موقع ملا ہے۔ انھوں نے کہا کہ خلیج کے مسئلے پر پاکستان کی حکومت کا موقف قابلِ ستائش ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم عراقی جارحیت کی حمایت کریں تو بعید نہیں کہ کل کو بھارت پاکستان کو اپنا حصہ قرار دے کر ہم پر چڑھائی کر دے۔ عراق کے بارے میں اپنی تحریک کی حمایت کا ذکر کرتے ہوئے علامہ مدنی نے کہا کہ ہم عراق کے مخالف نہیں، بلکہ صدام حسین کی قیادت کے خلاف ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ایک شخص کی وجہ سے پورے عالمِ اسلام کا مستقبل خطرے میں پڑا ہوا ہے۔

زیر صدارت انجمن حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب ... آف مرالیوالہ

محترم جناب قاری محمد یٰسین صاحب تلاوت قرآن ... مرالیوالہ

کویت اور کشمیر کے بے گناہ مظلوم مسلمانوں سے

اظہارِ یکجہتی کے سلسلہ میں

بمقام مرکزی جامع مسجد

# جہاد کانفرنس

قدس اہلحدیث مرالیوالہ

ضلع گوجرانوالہ

مورخہ: ۱۴ر فروری ۱۹۹۱ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء ان شاء اللہ

مجاہدِ ملت خطیب العصر قائد تحریک تحفظ حرمین شریفین حضرت مولانا علامہ

## محمد مدنی صاحب رئیس الجامعۃ العلوم الاثریہ جہلم

ابن حافظ عبد الغفور جہلمی رحمۃ اللہ علیہ

واعظ خوش الحان مقرر ہر دلعزیز

بے باک خطیب حضرت مولانا

## محمد اسماعیل خلیق صاحب

گوجرانوالہ

فاضل نوجوان حضرت مولانا

ڈاکٹر ابوالجہاد

## عبدالحفیظ صاحب

خطیب آزاد کشمیر

منجانب: تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان

ہفت روزہ "حرمت" اسلام آباد۔ ۱ تا ۲۶ / فروری ۱۹۹۱ء)

# پاکستان کا بچہ بچہ شاہ فہد کے اشارے پر کٹ مرے گا

## تحریک تحفظ حرمین شریفین کے چیئرمین مولانا مدنی کی اخبار نویسوں سے بات چیت

ساری اُمت مسلمہ کے نہ چاہنے کے باوجود اور ہماری چھ ماہ کی مسلسل جدوجہد کے باوجود سترہ جنوری کی صبح خلیج میں ایک تباہ کن جنگ شروع ہو گئی۔ بم برس رہے ہیں، میزائل پھینکے جا رہے ہیں اور مسلمان جانی و مالی تباہ کاریوں کی شدید زد میں آچکے ہیں۔ اور اگر یہی حال کچھ دن اور رہا تو آدھی دنیا قحط زدہ ہو جائے گی اور باقی شدید اقتصادی مشکلات میں گھر جائے گی۔ یہ حالات کیوں پیش آئے اور خصوصاً مسلمان اس کا کیوں شکار ہوئے، زیادہ گہرائی میں نامعلوم کیا سازشیں ہیں؟ بظاہر تو یہ ایک ہی شخص کی زیادتی، ظلم وستم، اور پھر ضد، ہٹ دھرمی اور انانیت کا نتیجہ ہے۔ اس کے پس منظر میں کیا حالات و واقعات ہیں، وہ محض قیاس آرائیاں ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ عراق و کویت اختلاف، کوئی کہتا ہے صدام بش کا آپس میں معاہدہ، کوئی کہتا ہے روس اور بھارت نے سازش کی۔ جو کچھ بھی کہا جائے، نتیجہ یہی ہے کہ صدام حسین کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا اور ہو رہا ہے۔ اگر کویت پر قبضہ نہ ہوتا تو اتحادیوں کو خلیج میں جمع ہونے کا موقعہ نہ ملتا، تاریخ کی خوفناک جنگ نہ ہوتی، بم میزائل یوں تباہیاں نہ کرتے۔ ہم اگر کتاب وسنت کی روشنی میں بھی دیکھتے ہیں تو قرآن پاک پہلے قاتل و مقتول کا ذکر کرتے ہوئے وضاحت کرتا ہے کہ پہلا قاتل قابیل اپنے جرم کا ہی سزاوار نہ ہو گا، بلکہ تمام قتل جو قیامت تک ہوں گے، ان کی سزا میں وہ برابر کا شریک ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "البادی اظلم" "پہل کرنے والا ہی بڑا ظالم ہے"۔ ہمیں مسلمان ہونے کے ناطے سے یہ سوچنا ہو گا کہ ان سارے حالات و واقعات کا حقیقی مجرم کون ہے؟ آج بھی ان ساری تباہیوں کا حل اسلامی اور اخلاقی روشنی میں ایک ہی ہے کہ پہلے کنویں سے مردہ لاش کو نکالو، پھر کنواں صاف ہو گا۔ کویت واگذار ہو، جنگ بند ہو جائے گی۔ سعودی عرب سے تمام اتحادی واپس چلے جائیں گے۔ اُمت مسلمہ متفق ہو کر مضبوط بنیادوں پر لائحہ عمل تیار کرے تاکہ کشمیر، فلسطین اور افغانستان کے مسائل حل ہوں۔

اور امتِ مسلمہ کو عزت و وقار سے زندہ رہنے کا حق ملے۔ بڑی عجیب بات ہے کہ کویت کی مظلومیت کا نام لینا بھول گئے اور کویت پر ظلم کرنے والے کے خیر خواہ بن گئے۔ آج تک یہ بات سمجھ میں آئی کہ یہ کون سی منطق اور کونسا فلسفہ ہے کہ مظلوم کی آہ و فریاد کے بجائے ظالم کی مدح سرائی کی جائے۔ یہ سراسر زیادتی ہے۔ کاش کہ گلیوں بازاروں میں یہ سارا زور لگانے والے صدام سے بس صرف اتنا کہہ دیں کہ تم کویت سے فوجیں نکال لو اور امتِ مسلمہ کی جمع کی ہوئی قوت۔ کویت، سعودی عرب، عرب امارات کی قوت کو ضائع نہ کرو تاکہ وہ کسی وقت بھی اسلام کی عزت و وقار کے لیے استعمال ہو!۔۔۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا، اس نے عرض کی کہ فلاں شخص نے میرے دانت توڑ دیئے ہیں۔ آپؐ نے اسے بلایا اور پوچھا، اس نے عرض کی کہ اس نے مجھے دانتوں سے کاٹا تھا، میں نے اپنے ہاتھ کو کھینچا تو اس کے دانت ٹوٹ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے شخص سے غصے میں فرمایا، کیا وہ ہاتھ تیرے منہ میں دیئے رکھتا اور تو اسے چبا تا رہتا؟ پھر اس کے دانت کی دیت ختم کر دی۔ میں حیران ہوں کہ کویت کو تو وہ چبا تا جائے اور پوری دنیا میں کوئی اسے پوچھنے والا نہ ہو کہ تو نے اتنا بڑا تاریخی ظلم کیوں کیا؟ "جنگل کے قانون" جس کی لاٹھی اس کی بھینس، میں کسی کی عزت محفوظ نہیں رہتی۔ ہمیں اس بات کا شدید صدمہ ہے کہ ایک اسلامی ملک عراق میں، جہاں اسلام کی صدیوں پر مشتمل تاریخ ہے، بے شمار مسلمان یوں گاجر مولی کی طرح کٹ رہے ہیں۔ اور یقین جانئے، بم عراق پر نہیں بلکہ ہر مسلمان کے دل پر گر رہے ہیں۔ لیکن میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ اس کا علاج دنیا میں کسی کے پاس نہیں، صرف اور صرف صدام کے پاس ہے۔

آج بھی وہ کویت سے اپنی فوجیں نکال لے تو یہ جنگ اسی وقت بند ہو جائے گی، ہمیں سارا زور اسی پر لگانا چاہیے۔ اور اگر کسی کے تعلقات ہیں تو وہ امتِ مسلمہ پر رحم کرتے ہوئے اپنے تعلقات کا زور اسی پر لگائے کہ صدام امتِ مسلمہ پر رحم کرتے ہوئے اپنی ہٹ دھرمی سے باز آجائے ورنہ جو کچھ ہوگا، دنیا میں نہیں تو حشر میں اس کا بوجھ اس پر ڈال ہی دیا جائے گا۔ میں صدرِ مملکتِ پاکستان، وزیراعظم، چیئرمین اپوزیشن لیڈر اور دیگر سیاسی زعماء کو، جو اس نازک موڑ پر ثابت قدم رہے اور انتہائی ٹھوس موقف اختیار کیا، اس مبارک اقدام پر خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ پاکستان کا سنجیدہ طبقہ اس موقف کی بھرپور حمایت کر رہا ہے۔ ہم ایک بار پھر اپنے موقف کو دہرائیں گے کہ عراق کو فوراً کویت سے فوجیں واپس بلانا چاہئیں، تاکہ جنگ بند ہو اور انسانیت کو سکھ کا سانس آئے۔ خادم حرمین شریفین نے ملک کی سالمیت کو خطرے میں ڈالتے ہوئے مظلوم کویت کی بھرپور مدد کی ہے، ہم انہیں اس موقعہ پر

خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں ملک کے کونے کونے سے بے شمار رضاکاروں نے مجھے خطوط بھیج کر اور فہرست بھیج کر یقین دہانی کرائی ہے کہ پاکستان کا بچہ بچہ شاہ فہد کے اشارے پر کٹ مرے گا۔ ہم اقوامِ متحدہ سے گزارش کریں گے کہ جیسے انھوں نے کویت کی مظلومیت پر مضبوط و ٹھوس اقدام اٹھایا ہے، اسی طرح کشمیر اور فلسطین کے مسئلہ کو بھی حل کیا جائے تاکہ کسی بھی ظالم میں ظلم کی جرأت و ہمت نہ پیدا ہو سکے۔

●

۱۲؍ فروری ـــــ ۱۴؍ فروری ـــــ اور پھر ۱۵؍ فروری ۱۹۹۱ء کو

روزنامہ جنگ میں چھپنے والا ایک اشتہار

●

۱۵ فروری ۱۹۹۱ء کے روزنامہ "پاکستان" لاہور میں چھپنے والا اسی سلسلہ کا ایک دوسرا اشتہار

سعودی عرب اور کویت پر عراقی جارحیت کے خلاف

# مظاہرہ

16 فروری
بوقت 2 بجے دوپہر
بروز ہفتہ

ناصر باغ
لاہور سے
مسجد شہدا تک

کعبۃ اللہ اور مسجدِ نبوی کی پکار
اُٹھو توحید و سُنت کے پروانو

جماعت اہلحدیث پاکستان۔ تحفظ حرمین شریفین موومنٹ

روزنامہ "پاکستان" لاہور (۱۵ فروری ۱۹۹۱ء)

## ۱۶ فروری کو ناصر باغ میں ہونیوالے مظاہرہ میں شرکت کیلئے جہلم سے قافلہ جائیگا

جہلم (نامہ نگار) تحفظ حرمین شریفین موومنٹ جہلم کے زیر اہتمام گزشتہ روز انجمن اہلحدیث و جمعیت شبان اہل حدیث کی ذیلی تنظیموں کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر جمعیت شبان اہلحدیث منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ تحفظ حرمین شریفین موومنٹ اور جماعت اہلحدیث کی جانب سے ناصر باغ لاہور میں ۱۶ فروری کے احتجاجی جلوس و مظاہرے میں شرکت کرنے کے لیے جہلم سے ایک بڑا قافلہ منظم کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ یہ مظاہرہ برادر اسلامی ملک کویت میں عراقی جارحیت کے خلاف اور خلیج میں فضول جاری جنگ میں صدام کی ہٹ دھرمی کی مذمت میں کیا جا رہا ہے۔ جس کی قیادت علامہ محمد مدنی اور امیر جماعت اہلحدیث مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی اور دیگر قائدین کریں گے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ قافلہ

۱۶ فروری کو چوک اہل حدیث جہلم سے روانہ ہوگا۔ قافلے میں جانے والے شیخ ارشد سلیمی سے رابطہ کریں۔

روزنامہ "جنگ" لاہور ۱۵ فروری ۱۹۹۱ء)

# جمعیت اہلحدیث کے دونوں گروپ عراق کے خلاف متحد ہو گئے

## آج اور کل لاہور سے نکالے جانیوالے جلوسوں میں دونوں حصہ لیں گے

کویت کی آزادی اور سعودی عرب کے مسلمانوں سے اظہار یکجہتی کے لیے، اور کویت پر عراقی جارحیت کے خلاف متحدہ جمعیت اہل حدیث پاکستان اور جماعت الحدیث پاکستان ایک پلیٹ فارم پر اکٹھی ہو گئیں۔ اس سلسلہ میں گذشتہ روز دونوں جماعتوں کے قائدین کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا، جس میں یہ طے پایا کہ آج اور کل (۱۵، ۱۶) فروری ۱۹۹۱ء کو۔ موچی دروازہ لاہور اور ناصر باغ) لاہور سے نکالے جانے والے جلوسوں میں دونوں گروپ حصہ لیں گے۔

چونکہ اس سے قبل جماعت اہل حدیث اور تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کی طرف سے ناصر باغ سے اسمبلی ہال تک مشترکہ جلوس و مظاہرہ کا پروگرام سامنے آچکا تھا اور اس کے اشتہارات بھی اخبارات میں شائع ہو چکے تھے، اس لیے ایک پریس کانفرنس کے ذریعے یہ وضاحت ضروری سمجھی گئی کہ موچی دروازہ میں متحدہ جمعیت الحدیث کے جلسہ کی وجہ سے مذکورہ پروگرام ملتوی نہیں ہوگا۔ بلکہ ۱۵، ۱۶ فروری کے دونوں پروگرام سب کے اشتراکِ عمل سے ترتیب پائیں گے، چنانچہ مذکورہ بالا خبر کے علاوہ روزنامہ "جنگ" لاہور نے اپنی ۱۵ فروری کی اشاعت میں درج ذیل خبر بھی شائع کی:

## سعودی عرب اور کویت کے حق میں مظاہرہ پروگرام کے مطابق ہوگا، جماعت اہلحدیث

## گمنام ٹیلیفون دھمکیاں مل رہی ہیں، لیکن ہم کسی سے ڈرنے والے نہیں۔ پریس کانفرنس

لاہور (نمائندہ جنگ) جماعت اہلحدیث پاکستان کے سربراہ مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی، مولانا حافظ زبیر احمد ظہیر اور (تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے سربراہ) علامہ محمد مدنی نے گزشتہ روز ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ۱۶ فروری کو جو مظاہرہ کیا جا رہا ہے اس کے تمام انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں۔ لیکن یوں معلوم ہوتا ہے کہ بعض عناصر اس دوران ہنگامہ کرنے اور گڑبڑ پھیلانے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ ٹیلیفون پر ہمیں دھمکیوں کی گمنام کالیں موصول ہو رہی ہیں۔ لیکن ہم کسی سے ڈرنے والے نہیں اور یہ مظاہرہ پروگرام کے مطابق ہوگا۔

---

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور (۱۶ فروری ۱۹۹۱ء)

## جنگ دنیا کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہے، عراق ذمہ دار ہے۔ جمعیت اہلحدیث

### وزیر اعظم نواز شریف کا امن مشن وقت کی اہم ضرورت ہے، خلیج کی جنگ فی الفور بند کرائی جائے: اجتماع میں تقریریں

### عراق کی شہری آبادیوں پر ہولناک بمباری کی مذمت۔ حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے ہر قربانی دینے کے عزائم کا اظہار

لاہور (سٹاف رپورٹر) خلیج کی جنگ بتدریج نبی نوع انسان کو تباہی کے دروازے کی طرف لے جا رہی ہے۔ اگر یہ جنگ بند نہ ہوئی تو تیسری عالمی جنگ شروع ہونے کے خدشے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور اس جنگ کی تمام تر ذمہ داری عراق پر عائد ہوگی، جس نے سعودی عرب کو اپنے دفاع کے لیے غیر ملکی افواج کو بلانے پر مجبور کیا۔ وزیر اعظم پاکستان کا امن مشن وقت کی اہم ضرورت ہے، جمعیت اہلحدیث ان کے امن مشن کی مکمل حمایت کا اعلان کرتی ہے اور اس کا مطالبہ ہے کہ خلیج کی

جنگ فی الفور بند کروائی جائے اور امن و سلامتی کے لیے بین الاقوامی افواج کو تعینات کیا جائے۔
ان خیالات کا اظہار متحدہ جمعیت اہلحدیث کے زیر اہتمام موچی دروازہ میں منعقد ہونے والے بڑے اجتماع سے خطاب کرنے والے مقررین نے کیا ہے۔ اس جلسے سے قبل موچی دروازہ ہی میں اجتماعی نماز جمعہ ادا کی گئی، جس میں باہر سے آنے والے ہزاروں اہلحدیث افراد نے شرکت کی۔ جس میں مختلف قرار دادیں بھی منظور کی گئیں، جن میں فلسطین اور کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عمل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اور افغان مجاہدین کے ساتھ یکجہتی کا اعلان کیا گیا۔ عراق کی شہری آبادیوں پر امریکہ کی ہولناک بمباری کی مذمت کی گئی اور حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ہر طرح کی قربانی دینے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔ متحدہ جمعیت اہلحدیث کے چیف آرگنائزر الحاج میاں فضل حق کی زیر صدارت منعقد ہونے والے اس جلسے سے قومی اسمبلی کے رکن مولانا معین الدین لکھوی، جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ پروفیسر ساجد میر، مولانا محمد مدنی، قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی، حافظ عبدالعلیم یزدانی حافظ فیض الرحمان ہزاروی، یاسین ظفر، محمد اعظم خان، مولانا محمد یوسف انور، مولانا محمد حسین شیخوپوری، میاں محمد جمیل اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ نماز جمعہ سے قبل مولانا عبداللہ نے خطبہ جمعہ میں خلیج کی جنگ ہی کو موضوع بحث بنایا اور جمعیت کی پالیسی کی وضاحت کی۔ جلسہ کے اختتام پر موچی دروازہ سے ناصر باغ تک بڑا احتجاجی جلوس نکالا گیا اور مظاہرہ کیا گیا جس کے ہزاروں شرکاء سرکلر روڈ اور لوہاری سے ہوتے ہوئے ناصر باغ پہنچے۔ جلوس میں سینکڑوں موٹرسواروں کے علاوہ متعدد بسیں، گاڑیاں اور ویگنیں بھی شامل تھیں، جن پر جمعیت اہلحدیث کے بڑے بڑے پوسٹر آویزاں کیے گئے تھے۔ جبکہ ہزاروں افراد پیدل شامل تھے۔ جنہوں نے اپنے ہاتھوں میں مختلف کتبے، پوسٹر اور بینر اٹھا رکھے تھے۔ جن پر "حرمین شریفین پر جان بھی قربان کر دیں گے" "صدام کا نشانہ اسرائیل تھا تو اس نے کویت پر قبضہ کیوں کیا؟" "کویت اور سعودی عرب پاکستان کے محسن ہیں" اور "عراق پر امریکہ کی وحشیانہ بمباری قابل مذمت ہے" کے نعرے درج تھے۔ جمعیت اہلحدیث کے رہنماؤں کے مطابق موچی دروازہ سے نکالا جانے والا یہ جلوس مسجد شہداء پر ختم کیا جانا تھا لیکن انتظامیہ کے اہلکاروں کا کہنا تھا کہ ناصر باغ پر جلوس کو ختم کرنے کی درخواست کسی قسم کے ناخوشگوار واقعہ سے بچنے کے لیے کی گئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جلسے اور جلوس کے شرکاء نے موچی دروازہ میں ہی نماز جمعہ ادا کی۔ خطبہ جمعہ میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ نے کہا کہ ہر کلمہ گو مسلمان کا دل عراقی مسلمانوں کی تباہی و بربادی پر خون کے آنسو روتا ہے۔ لیکن اس تباہی سے بچنے اور امن کی چابی صدام کے ہاتھ میں ہے۔

روزنامہ مشرق" لاہور (۱۶ فروری ۱۹۹۱ء)

# حق وانصاف کا ساتھ دینا ہم سب کی ذمہ داری ہے

## عراق کویت، اور اتحادی فوجیں خلیج خالی کر دیں

## کشمیر و فلسطین سے متعلق اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عمل کیا جائے۔ متحدہ جمعیت اہلحدیث

لاہور ۱۵ فروری (شاف رپورٹر) متحدہ جمعیت اہلحدیث کے جلسہ میں مقررین نے وزیر اعظم نواز شریف کے امن مشن کی کھلی حمایت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ عراقی فوجیں کویت سے، اور امریکی اور اتحادی فوجیں خلیج سے فوری نکل جائیں اور جنگ فوراً بند کی جائے۔ خلیج میں بین الاقوامی فوج تعینات کی جائے اور کشمیر و فلسطین کے معاملے میں اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عمل کیا جائے۔ جلسہ کی صدارت شیخ الحدیث میاں فضل حق نے کی۔ جمعیت اہل حدیث کے رہنما اور رکن قومی اسمبلی مولانا معین الدین لکھوی نے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ذاتی طور پر نہ صدام حسین کے مخالف ہیں اور نہ ہی سعودی حکمرانوں سے ہماری کوئی رشتہ داری ہے۔ ہم اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں کہ حق و انصاف کا ساتھ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کویت کی تباہی پر ہمیں شدید دکھ ہے۔ لیکن ہم کویت میں عراقیوں کے ہاتھوں اپنے مسلمان بھائیوں کی تباہی و بربادی کو بھی نہیں بھولے۔ انھوں نے کہا کہ صدام حسین نے کویت پر قبضہ کر کے امریکیوں کو خلیج میں آنے کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلیجی جنگ اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔ صدر صدام حسین کویت سے اب بھی فوج نکال کر دشمنوں کے جال سے نکل سکتے ہیں۔ مولانا محمد عبد اللہ نے کہا کہ ہر مسلمان کا دل عراق کی تباہی و بربادی پر خون کے آنسو رو رہا ہے اور اب اس تباہی سے صرف صدام حسین کے رویہ ہی سے بچا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدام حسین کو کویت پر قبضہ کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا، جس سے امریکہ اور اتحادیوں کو خلیج میں داخل ہونے کا موقع مل گیا ہے۔ جمعیت اہل حدیث کے سیکرٹری جنرل پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ ہم امریکیوں کے عزائم سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ امریکہ خلیج میں

اپنے مفادات کے لیے آیا ہے سامریکی عزائم کی ناکامی اس وقت ممکن ہے، جب صدام حسین کویت خالی کردیں اور تمام مسلمان متحد ہوکر یہودیوں کے خلاف ڈٹ جائیں۔ انہوں نے کہا کہ حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ہم خون کا آخری قطرہ تک بہادیں گے۔ قاری عبدالخالق رحمانی نے کہا کہ صدر صدام حسین کی ہوسِ ملک گیری نے ملتِ اسلامیہ کو تباہی و بربادی کی طرف لاکھڑا کیا ہے۔ صدام نے پہلے ایران کے خلاف جارحیت کی اور آٹھ سال تک امتِ مسلمہ کے وسائل کو تباہ کیا، اب کویت کے ذریعے اسلام دشمنوں کو کھل کھیلنے کا موقع دیا جارہا ہے۔ مولانا محمد مدنی نے حکومتِ پاکستان کے موقف کو سراہا اور کہا کہ پاکستان کی پالیسی وہی ہے جو تمام دنیا اور ۳۴ اسلامی ممالک کی پالیسی ہے۔ حق و انصاف پر مبنی یہ موقف ہی پاکستان کے قومی مفادات کا ضامن ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلیج کی جنگ اس وقت تک جاری رہے گی، جب تک عراق کویت کو خالی نہیں کرتا۔

جلسہ سے قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی، حافظ عبدالعلیم یزدانی، حافظ فضل الرحمٰن ہزاروی، یٰسین ظفر، مولانا یوسف انور، مولانا محمد حسین شیخوپوری اور محمد اعظم خان ایڈووکیٹ سمیت متعدد مقررین نے خطاب کیا۔

---

قدرے تفصیل کے ساتھ یہی خبر روزنامہ "پاکستان" لاہور نے اپنی ۱۶ فروری کی اشاعت میں، روزنامہ "امروز" لاہور اور روزنامہ "جسارت" کراچی نے اپنی ۱۶، ۱۷ فروری کی اشاعت میں، جبکہ روزنامہ "نوائے وقت" کراچی نے اپنی ۱۷ فروری کی اشاعت میں شامل کی۔

انٹرویو

روزنامہ "جنگ" لاہور (۱۶ فروری ۱۹۹۱ء)

# نواز شریف کے امن مشن میں امتِ مسلمہ کا بچاؤ ہے!

## تحفظِ حرمین موومنٹ کے قائد علامہ محمد مدنی سے انٹرویو

کویت پر عراقی قبضہ کے بعد پورے ملک کے عوام دو دھڑوں میں بٹ گئے۔ ایک نے صدر صدام حسین کو حق پر قرار دیا، مگر ان کی تعداد واضح نہ تھی۔ اور ایک دھڑے نے کویت پر عراق کو جارح ملک قرار دیا اور کویت کے لیے اس نے ہر طرح آواز بلند کی۔ ان لوگوں میں اہلحدیث کے ممتاز عالم دین علامہ محمد مدنی کا نام سرفہرست ہے۔ انہوں نے تحفظ حرمین شریفین موومنٹ قائم کی اور پورے ملک کے دورے کیے جب پورے ملک میں صدر صدام حسین کے حق میں تند و تیز لہر آئی ہوئی تھی اور کویت کے حامی بڑے بڑے جغادری پسپا ہونے پر مجبور ہو گئے، وہ اپنے مورچے پر مضبوط ڈٹے ہوئے تھے۔ گذشتہ روز موچی دروازہ میں عراق کے خلاف تاریخی جلسہ اور بھرپور مظاہرہ دراصل مولانا مدنی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ صدر صدام حسین کی حمایت اور سعودی عرب و امریکہ اور اتحادیوں کے خلاف اٹھنے والے موجودہ طوفان میں سامنے آنا کوئی آسان بات نہ تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ علامہ مدنی مسلک اہلحدیث کے حاملین میں ایک مدبر کی حیثیت سے ابھر رہے ہیں۔ علامہ احسان الٰہی مرحوم کی شہادت کے بعد اہلحدیث قیادت سے محروم ہو چکے تھے۔ علامہ مدنی کی ذات اہلحدیثوں کے درمیان غیر متنازعہ ثابت ہو گئی اور امید کی جا سکتی ہے کہ اہل حدیث علامہ مدنی کی قیادت میں پھر سے اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر لیں گے۔ ذیل میں علامہ مدنی کا ایک انٹرویو دیا جا رہا ہے۔

سوال: مدنی صاحب! ان دنوں ایرانی پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر پاکستان کے دورے پر ہیں۔ انہوں نے کہا ہے، وہ شاہ فہد کو خادم حرمین اور سعودی عرب کو اسلامی ملک تسلیم نہیں کرتے۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

مدنی: اس قسم کا بیان اور سوچ نہایت غیر دانشمندانہ اور سفارتی آداب کے سراسر منافی باتیں ہیں۔ ایران ہمارے معاملات میں ضرورت سے زیادہ مداخلت کر رہا ہے۔ اس سے قبل اس کے ڈپٹی وزیرِ خارجہ کے بیانات بھی نہایت اشتعال انگیز تھے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں سعودی عرب واحد ملک ہے جس کے قومی جھنڈے پر کلمہ طیبہ درج ہے۔ جہاں شرعی قوانین کا مکمل طور پر نفاذ ہے، جہاں علماء سے پوچھ کر حکومتی معاملات چلائے جاتے ہیں۔ حرمین شریفین کی جو خدمت ابنِ سعود اور خاص طور پر شاہ فہد نے کی ہے، اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ سلطنتِ عثمانیہ کے دور سے لے کر آج تک آپ حرمین اور دیگر مقاماتِ مقدسہ کی حالت دیکھ لیں اور پھر خود ہی فیصلہ کریں کہ شاہ فہد خادم حرمین شریفین کہلانے کے مستحق ہیں یا نہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ ایرانی حکومت خالصتاً مذہبی بنیادوں اور ملکی اختلافات کی بنا پر حکومتِ سعودیہ کے خلاف ہے، جس طرح ہمارے شاہ احمد نورانی محض بریلوی وہابی کے تناظر میں سعودی عرب کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومتِ پاکستان کو ایرانی ڈپٹی سپیکر کے بیانات کا نوٹس لینا چاہیے۔

سوال: ۔ آج کل پورا ملک صدر صدام حسین کی حمایت میں اٹھ کھڑا ہوا ہے؛ یہ تبدیلی اچانک کیسے آئی؟

مدنی ..... یہ تبدیلی اچانک نہیں، یہ بڑے منظم پیمانے پر سازش ہوئی۔ عراقی سفارت کاروں نے خوب کھل کر کھیلا ہے —— حال ہی میں ایک عراقی سفارت کار اسلام آباد سے اور دو سفارت کار کراچی سے نکالے گئے ہیں، اس کے علاوہ ہماری اطلاعات کے مطابق یہاں تعلیم حاصل کرنے والے عراقی طلباء پوری طرح سیاسی سرگرمیوں میں ملوث ہیں، حکومت ان سب کو جانتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صدام حسین کی جو تصویریں آج نظر آ رہی ہیں۔ اس سلسلے کی پہلی تصویر کہاں سے آئی؟ یہ تصویر بغداد سے بھجوائی گئی، پھر عوام کے سامنے ایک پہلو رکھا گیا اور پورے ملک میں واویلا مچا دیا گیا۔ اب ڈھول بیٹھ رہی ہے، لوگ حقیقت کی نظروں سے معاملات کو دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے دیکھا، ہمارا کل موچی دروازے میں جلسہ ایک تاریخی جلسہ تھا۔ آج ہم تصویر کے دوسرے رخ کو مزید آگے بڑھا رہے ہیں، اور پورے ملک میں یہ سلسلہ اب جاری رہے گا۔

سوال.... مگر شاید عوامی سطح پر آپ زیادہ کامیاب نہ ہو سکیں؟

مدنی.... ایسی بات نہیں! عوام ہماری بات سن رہے ہیں۔ ہم جس بات کو حق سمجھ رہے ہیں، اسے برملا کہہ رہے ہیں۔ میں عوام سے اپیل کروں گا کہ وہ جذبات میں نہ آئیں، عقل و شعور سے

کام لیں، ہڑتالیں نہ کریں۔ جیسا کہ انھوں نے اے پی سی کی اپیل پر باشعور ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ملکی معیشت کو تباہ کرنے والوں کے ہاتھوں میں کھلونا نہ بنیں۔

سوال۔۔۔۔ آپ کی سعودیہ اور کویت کی حمایت کی وجوہات کیا ہیں؟ کیا آپ صرف مسلکی اعتبار سے حمایت نہیں کر رہے؟

مدنی۔۔۔۔۔ کویت اور سعودیہ کے ہم مسلک ہونا ہماری خوش بختی ہے۔ لیکن حمایت کی وجوہات دینی وسیاسی دونوں ہیں۔ سیاسی طور پر آپ دیکھیں کہ ہر آڑے وقت میں سعودی عرب نے ہماری حمایت کی۔ کشمیر کا مسئلہ ہو تو وہ دکھی ہے، بھارت حملہ کرے تو اسے فکر ہے۔ زلزلہ آئے، سیلاب آئیں تو وہ بھاگم بھاگ مدد کے لیے آتا ہے۔ اب اس پر کڑا وقت آیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اپنے ایسے ہمدرد برادر ملک کی حمایت نہ کرنا دنیا کی سب سے بڑی بے غیرتی ہے۔ ہمارا اقتصادی ڈھانچہ بھی ان دونوں ممالک کا مرہونِ منت ہے۔ دینی اعتبار سے آپ دیکھیں، دونوں ممالک نے پوری دنیا میں جتنی مساجد اور مدارس قائم کیے ہیں، اس کی مثال نہیں ملتی۔ عراق کا کردار بھی آپ کے سامنے ہے۔ کشمیر اور افغانستان کے مسئلے پر اس کا کردار پاکستان دشمن رہا ہے۔ دینی خدمات تو وہ کیا کرے گا، وہ خود ایک سوشلسٹ ملک ہے۔ پھر بھی ہم عراقی عوام کا درد محسوس کرتے ہیں۔ ہم عراق کی تباہی کو بھی اسی طرح مسلمانوں کا نقصان سمجھتے ہیں، جس طرح سعودی عرب اور کویت کا نقصان سمجھتے ہیں۔ مگر اس نقصان سے بچنے کی چابی صدام حسین کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اگر کویت سے فوجیں نکال کر امیرِ کویت شیخ جابر الاحمد کی حکومت بحال کر دیں تو سارا "مسئلہ" ہی ختم ہو جائے گا۔

سوال۔۔۔۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ عراق کویت خالی بھی کر دے تو بھی امریکی فوجیں خلیج سے نہ جائیں گی؟

مدنی۔۔۔۔ آپ کویت عراق سے خالی کرا دیں، میں ضمانت دیتا ہوں کہ حجازِ مقدس کی سرزمین پر اتحادی فوجیں نہیں ہوں گی۔ وزیرِ اعظم نواز شریف کا امن مشن اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ اللہ وزیرِ اعظم کو لمبی عمر عطا کرے، وہ پاکستان کے سب سے بہادر وزیرِ اعظم ہیں جو خطرے کے علاقے میں مسلمانوں کا درد لیے پھرتے ہیں۔ ان شاء اللہ ان کا مشن کامیاب ہوگا۔

دُنیا کے بتکدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا ، ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

امن عالم

تحفظ حرمین شریفین

آزادی فلسطین

آزادی کویت

اور آزادی کشمیر کے لیے

# عظیم الشان پاکستانی مظاہرہ

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے ، آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

کعبۃ اللہ اور روضۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے

پروانے قافلہ در قافلہ شرکت فرما کر دینی غیرت و حمیت اور حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت دیں۔

۱۶ فروری ۱۹۹۱ء

بروز ہفتہ : بوقت

۲ بجے دوپہر

ناصر باغ لاہور

سے اسمبلی ہال تک

منجانب: جماعت اہلحدیث پاکستان : تحفظ حرمین شریفین موومنٹ

روزنامہ "جنگ" لاہور (۱۶ فروری ۱۹۹۱ء) میں شائع ہونے والا اشتہار:

توحید و سنت کے پرستار و مکہ اور مدینہ کے وفادار و قافلۂ حریت کے جانثار و
جاگو ورنہ حشر نہ ہوگا پھر کبھی ○ دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

سعودی عرب اور کویت پر عراقی جارحیت کے خلاف

آج مظاہرہ

بروز ہفتہ 16 فروری
بوقت 2 بجے دوپہر

ناصر باغ
لاہور سے
مسجد شہداء تک

قائدین علماء کرام

● مولانا عبدالقادر روپڑی ● مولانا سمیع الحق (سینیٹر) ● مولانا محمد مدنی
● مولانا عبدالقادر آزاد ● مولانا ضیاء الرحمان فاروقی ● مولانا حافظ ثناء اللہ ● مولانا زبیر احمد ظہیر
● مولانا عبدالرحمان مدنی ● مولانا حفیظ الرحمان لکھوی ● علامہ عبدالوکیل صدیقی خانپور ● مولانا شمشاد سلفی
● مولانا ابوبکر سلفی ● مولانا ذکریا ظفر ● قاری عطاء الرحمان ● مولانا محمد رمضان
● مولانا محمد ادریس ہاشمی ● مولانا حبیب الرحمان ● مولانا ریاض الرحمان یزدانی ● حافظ عبدالغفار روپڑی
● صاحبزادہ سعید الرحمان ● حافظ محمد عیسیٰ ● مولانا اشرف سلیم ● صاحبزادہ فضل سلمان روپڑی

جماعت اہلحدیث پاکستان ۔ تحفظ حرمین شریفین موومنٹ

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور (۱۶ فروری ۱۹۹۱ء)

جماعت اہلحدیث پاکستان اور تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان ۱۶ فروری کو لاہور میں مظاہرہ کرے گی

لاہور (سٹاف رپورٹر) جماعت اہلحدیث پاکستان اور تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کے زیر اہتمام کویت پر عراق کے قبضے سعودی عرب پر سکڈ میزائلوں کے ساتھ عراق کے حملے کے خلاف ۱۶ فروری کو ناصر باغ سے اسمبلی ہال تک جلوس دوپہر ۲ بجے نکالا جائے گا اور مظاہرہ کیا جائے گا جمعیت اہلحدیث کی طرف سے جاری کیے جانے والے ایک پریس ریلیز کے مطابق جلوس میں جمعیت متحدہ اہل حدیث، جمعیت العلمائے اسلام (سمیع الحق گروپ) استحکام نظریہ پاکستان گروپ، تحریک آزادی کشمیر، تحریک

بحالی کویت، وکلاء احتسابی فورم، انجمن سپاہ صحابہؓ، تحفظ حقوق شہریان لاہور، جمعیت اشاعت توحید و سنت، تحریک اہلحدیث اور جماعت غرباء اہلحدیث بھی شرکت کر رہی ہیں۔ جلوس کے قائدین میں مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا سمیع الحق سینیٹر، مولانا محمد مدنی، حافظ عبدالرحمٰن مدنی، مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا فضل رحیم، مولانا حافظ زبیر احمد ظہیر، مولانا حفیظ الرحمٰن لکھوی، مولانا محمد اشرف سلیم، مولانا شمشاد احمد سلفی، علامہ حسین احمد اعوان، مولانا محمد حسین ہزاروی، محمد سعد شبلی ایڈووکیٹ، صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی، مولانا محمد رمضان، مولانا حافظ ثناء اللہ، مولانا حافظ عبدالوہاب، مولانا ریاض الرحمٰن یزدانی، چوہدری عبدالحمید اور چودھری خدا بخش شامل ہوں گے۔

---

روزنامہ "پاکستان" لاہور (۱۶ر فروری ۱۹۹۱ء)

# آج عراق کے خلاف مال روڈ پر مظاہرہ ہوگا

## مظاہرے کا اہتمام مرکزی جماعت اہلحدیث اور تحفظ حرمین شریفین موومنٹ نے مشترکہ طور پر کیا ہے

لاہور (اپنے نمائندے سے) مرکزی جماعت اہلحدیث پاکستان کے اعلان کے مطابق سعودی عرب پر سکڈ میزائلوں کے حملوں، کویت پر عراق کے قبضہ کے خلاف اور سعودی عرب کی خلیج پالیسی کی حمایت میں آج دو بجے دوپہر لاہور میں ناصر باغ سے اسمبلی ہال تک مظاہرہ کیا جائے گا۔ مظاہرے کا اہتمام مرکزی جماعت اہل حدیث اور تحفظ حرمین شریفین موومنٹ نے مشترکہ طور پر کیا ہے اور اس میں متحدہ جمعیت اہلحدیث، جمعیت العلمائے اسلام (سمیع الحق گروپ) استحکام نظریہ پاکستان کونسل، انجمن سپاہ صحابہ، تحریک بحالی کویت اور دوسری تنظیمیں شرکت کریں گی۔ مظاہرے کی قیادت حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا سمیع الحق سینٹر، مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی اور دوسرے علمائے کرام کریں گے۔

---

روزنامہ "جنگ" لاہور (۶ فروری ۱۹۹۱ء)

# آج عراق کیخلاف ناصر باغ سے پنجاب اسمبلی تک جلوس نکلے گا

لاہور (نمائندہ جنگ) جماعت اہل حدیث پاکستان اور تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے زیر اہتمام آج عراق کے خلاف اور سعودی عرب کی حمایت میں ناصر باغ سے پنجاب اسمبلی تک ایک احتجاجی جلوس نکلے گا اور پنجاب اسمبلی کے قریب ایک مظاہرہ کیا جائے گا۔ اس احتجاجی جلوس میں متحدہ جمعیت اہلحدیث، جمعیت علماء اسلام (سمیع الحق گروپ) استحکام نظریہ پاکستان کونسل، تحریک آزادی کشمیر، تحریک بحالی کویت، وکلاء احتسابی فورم، انجمن سپاہ صحابہؓ، تحفظ حقوق شہریان لاہور، جمعیت اشاعت توحید وسنت، تحریک اہل حدیث اور جماعت غرباء اہل حدیث بھی شرکت کریں گی۔ جلوس کی قیادت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا سمیع الحق سینیٹر، مولانا محمد مدنی، مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا فضل رحیم، مولانا حافظ زبیر احمد ظہیر، حافظ عبدالرحمٰن مدنی، مولانا حفیظ الرحمٰن لکھوی، مولانا محمد اشرف سلیم، مولانا شمشاد سلفی، مولانا ابوبکر سلفی، مولانا محمد زکریا ظفر، مولانا قاری عطاء الرحمان، صاحبزادہ سعید الرحمان قاسمی، علامہ حسین احمد اعوان، مولانا محمد حسین ہزاروی، مولانا محمد رمضان، محمد سعید شبلی ایڈووکیٹ، صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی، مولانا ادریس ہاشمی، مولانا حبیب الرحمان، ریاض احمد فیضی، مولانا عبدالوکیل صدیقی خانپوری، مولانا حافظ عبدالغفار، مولانا حافظ ثناء اللہ عیسیٰ خان، مولانا حافظ عبدالوہاب، مولانا ریاض الرحمان یزدانی، چودھری عبدالحمید اور چودھری خدا بخش کریں گے۔ اس جلوس میں دور دراز کے اضلاع سے بھی لوگ شرکت کریں گے۔

---

یہی خبر روزنامہ "نوائے وقت" لاہور اور روزنامہ "پاکستان" لاہور نے بھی اسی تاریخ کو شائع کی۔

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور (۷ار فروری ۱۹۹۱ء)

# عراق جارح ہے کویت کی مشروط آزادی قبول نہیں

## صدام نے ایران کیساتھ جنگ میں ۵ لاکھ افراد مروائے اب عراق میں قتل و غارت ہو رہی ہے

## امن مشن جاری رہنا چاہئے ۔جماعت اہلحدیث کے جلسے سے مقررین کا خطاب

لاہور (سٹاف رپورٹر) جماعت اہلحدیث پاکستان کے زیر اہتمام آج ناصر باغ سے ہائیکورٹ تک جلوس سے جی پی او چوک میں خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ عراق نے کویت پر جارحیت کی ہے ۔خلیج میں قیام امن کے لیے وہ کویت کو آزادی دے کیونکہ خلیج کی ہولناک جنگ میں مسلمانوں کا امریکہ کے ہاتھوں خون ہو رہا ہے ۔مقررین نے وزیر اعظم پاکستان کے امن مشن کو درست قرار دیا ، اور کہا کہ اس کو اس وقت تک جاری رکھا جانا چاہیے ، جب تک یہ جنگ ختم نہیں ہو جاتی ۔ مقررین نے اعلان کیا کہ ان کے جلوس پر حملہ کرنے والوں کو جان لینا چاہیے کہ ہم کمزور نہیں ہیں اور آئندہ اہلحدیث کے جلوس مسلح ہوں گے ۔مقررین میں اہلحدیث کے رہنما حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا محمد مدنی، مولانا زبیر احمد ظہیر کے علاوہ جمعیت علمائے اسلام (سمیع الحق گروپ) کے مولانا طاہر اشرفی ، علامہ تحسین احمد اعوان، مولانا عبدالستار نیازی ، مولانا شمشاد سلفی ، عارف سلمان روپڑی ، علامہ ایاز ظہیر ہاشمی ، مولانا محمد اشرف سلیم اور دیگر رہنما شامل تھے جبکہ متاثرین کویت کمیٹی کی طرف سے جی پی او چوک میں عراق کے صدر صدام کا پتلا نذر آتش کیا گیا اور اس پر ڈنڈے برسائے گئے ۔

حافظ عبدالقادر روپڑی نے اپنے خطاب میں وزیر اعظم کے امن مشن کو کامیاب قرار دیا اور کہا کہ اس کو جاری رکھنا چاہیے ۔ انہوں نے کویت پر عراق کے حملے کی مذمت کی اور کہا کہ صدر صدام کو اسرائیل پر حملہ کرنا چاہیے تھا ، مگر انہوں نے کویت کو ہضم کر کے ظلم کیا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ ظلم جاری رہا تو صدام ختم ہو جائے گا ۔ انہوں نے اعلان کیا کہ کویت پر عراق کی جارحیت کے خلاف ملک کے ہر بڑے شہر سے جلوس نکالے جائیں گے اور مظاہرے کیے جائیں گے ۔ مولانا مدنی نے

اپنے خطاب میں کہا کہ عراق کے صدر صدام نے کویت سے اپنی فوجوں کی واپسی کے لیے جو شرطیں پیش کی ہیں، ان سے ثابت ہو گیا ہے کہ صدام جارح ہیں اور عراق کو فی الفور کویت خالی کر دینا چاہیئے۔ انہوں نے کہا صدام عالم اسلام کے خیر خواہ نہیں ہیں، جنہوں نے ایران کے ساتھ جنگ کر کے ۵ لاکھ افراد کو مروایا اور اب عراق میں بھی قتل و غارت ہو رہی ہے۔ مولانا زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ کویت پر عراق کی جارحیت کے مسئلہ پر پاکستان کے بڑے بڑے بااصول سیاست دانوں نے اپنے بیانات تبدیل کر دیئے ہیں۔ انہوں نے جماعتِ اسلامی پر تنقید کی اور کہا کہ اپنے بیانات تبدیل کرنے والے سیاست دانوں کو خوفِ خدا کرنا چاہیئے۔

○

روزنامہ "پاکستان" لاہور (۱۷ فروری ۱۹۹۱ء)

# عراق کی حمایت کرنے والے امریکہ کے دوست ہیں

## کویت کی آزادی ہمارے لیے چیلنج ہے، سعودی عرب کے حق میں مظاہرے کیے جائیں گے

### جماعت اہلحدیث اور تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کے جلوس سے عبدالقادر روپڑی اور ایاز ظہیر ہاشمی کی تقریریں

لاہور (نامہ نگار خصوصی) جماعت اہل حدیث کے سربراہ مولانا عبدالقادر روپڑی نے کہا ہے کہ سعودی عرب کی طرف توپوں کا رُخ تمام عالم اسلام کی غیرت کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے عراق کے صدر صدام حسین پر کڑی تنقید کی اور کہا کہ ایران کے خلاف جارحیت سے لاکھوں مسلمان شہید ہوئے، جب کہ کویت پر عراقی فوج کے حملے کے بعد خلیج کی صورتِ حال اور مسلمانوں پر مظالم کی ذمہ داری بھی انہی پر عائد ہوتی ہے۔ وہ ہفتہ کے روز جماعت اہل حدیث اور تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کے زیر اہتمام نکالے گئے جلوس سے چوک ہائی کورٹ میں خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ سعودی عرب کی حمایت میں ملک بھر میں جلوس نکالے اور مظاہرے کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب پاکستان کا دوست اور محسن ملک ہے، اس کی مخالفت

کرنے والے یہودیوں کے ایجنٹ ہیں جو عالمِ اسلام کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں آنے والے زلزلہ کے موقع پر سب سے پہلے سعودی عرب نے پاکستان کی امداد کا اعلان کیا۔ مولانا عبدالقادر روپڑی نے کہا کہ نواز شریف کا امن مشن پوری دنیا میں امن و امان کے قیام کے لیے ضروری تھا۔ پاکستان نظامِ اسلام پارٹی کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل ایاز ظہیر ہاشمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عراق کے حمایتی سیاستدان اور مذہبی رہنما پاکستان میں جمہوریت کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ عراق نے عالمِ اسلام کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا کر مسلمانوں کی طاقت کو ختم کیا ہے، ہم اسے معاف کرنے کے لیے تیار نہیں۔ جمعیت علماء اسلام کے رہنما طاہر محمود اشرفی نے کہا کہ پاکستان میں عراق کے حامی امریکہ کے دوست ہیں اور وہ امریکہ کے لیے خلیج اور وسطِ ایشیا تک راستے کھولنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عراق کو جارحیت کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور وہ وقت قریب آگیا ہے جب کویت کے مظلوم عوام پر ظلم و ستم کا حساب لیا جائے گا۔ جلسہ سے مولانا عبدالستار نیازی، زبیر احمد ظہیر اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔

تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کے صدر علامہ محمد مدنی نے کہا کہ کویت کی آزادی ہمارے لیے چیلنج ہے اور پاکستانی اپنے محسن ملک کی آزادی تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ کویت سے عراقی فوجوں کی واپسی کے بارے میں انہوں نے صدام حسین کے فیصلے کے بارے میں کہا کہ صدر صدام حسین نے اپنا جارح ہونا ثابت کر دیا ہے۔ انہوں نے کویت پر قبضہ کر کے اسے اپنا علاقہ اور ۱۹واں صوبہ قرار دیا تھا، لیکن اب وہ اس سے دستبردار ہونے کو تیار ہیں۔ ان کے اس اقدام سے ثابت ہو گیا ہے کہ عراق نے کویت پر غاصبانہ قبضہ کیا تھا اور وہ اسے برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ اخلاقی، سیاسی اور اسلامی لحاظ سے قطعاً ناجائز ہے۔ اسلام کسی بھی چیز کو غصب کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہماری صدام حسین سے اپیل ہے کہ وہ کویت کو فوری طور پر خالی کر کے مسلمانوں کو مزید کشت و خون سے بچائے۔ میرے خیال میں یہ وزیرِ اعظم نواز شریف کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج عراق نے کویت کو خالی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سے موجودہ حکومت کی مضبوط خارجہ پالیسی کا ثبوت ملتا ہے۔

---

مذکورہ خبر میں علامہ محمد مدنی کا یہی بیان "روزنامہ "پاکستان" نے اپنی ۱۸ فروری کی اشاعت میں بھی مندرجہ ذیل عنوان کے تحت شائع کیا:

# "وزیرِ اعظم کے امن مشن پر ممتاز سیاستدانوں کی پاکستان فورم سے گفتگو

## موجودہ حکومت کی خارجہ پالیسی قابلِ تعریف ہے۔ علامہ محمد مدنی"

(روزنامہ "پاکستان" لاہور، ۱۸ فروری ۱۹۹۱ء)

# کویت کی آزادی تک

# صدام کی بربادی تک..... جنگ رہے گی

# شرپسندوں سے خبردار رہیں

○ لاہور (نامہ نگار) گزشتہ روز بعد دوپہر مال روڈ پر صدام حسین کے حمائیتوں اور مخالفوں کا قبضہ رہا، جس سے ٹریفک کا نظام درہم برہم ہوگیا۔ لوگوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

○ جماعت اہل حدیث کے زیرِ اہتمام شرکاء جلوس "صدام کا جو یار ہے، غدار ہے غدار ہے" اور "قاتل صدام مردہ باد"، "خون آشام صدر صدام"، "کویت کی آزادی تک جنگ رہے گی" کے نعرے لگا رہے تھے۔

○ جلوس کے قائدین ایک بڑے ٹرک پر سوار تھے۔ جہاں سے بار بار ہدایات جاری کی جا رہی تھیں کہ جلوس میں انتشار پسند افراد گھس آئے ہیں' ان سے محتاط رہیں۔

○ جلوس کے شرکاء نے جماعت اہل حدیث اور کویت کے جھنڈے اٹھا رکھے تھے۔ جبکہ جلوس کے آگے بڑے بینروں پر لکھا ہوا تھا:

''کویت کی آزادی تک ........ جنگ رہے گی ''

'' صدام کی بربادی تک ........ جنگ رہے گی ''

''کویت، عراق و ملتِ اسلامیہ کی تباہی کا ذمہ دار، صدام حسین'' ''مشکل وقت میں سعودی عرب کو تنہا چھوڑنا، احسان فراموشی ہے''

○ جماعت اہل حدیث کے جلوس میں شامل نوجوانوں کا ایک گروپ ''صدامی، نورانی، مردہ باد'' اور قاضی حسین احمد کے خلاف نعرہ بازی کر رہا تھا۔

○ جب جلوس میں شامل کارکنوں نے صدام حسین کے پتلے کو آگ لگائی تو قریب کھڑے کچھ نوجوانوں نے صدام حسین کی حمایت میں نعرے لگانے شروع کر دیئے اور وہاں ہنگامہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔

○ جماعت اہلِ حدیث کا جلوس جب مال روڈ سے گزر رہا تھا تو دونوں جانب بڑی بڑی عمارات سے انہیں صدام حسین کی تصاویر دکھائی جا رہی تھیں جس پر جلوس کے شرکاء صدام حسین کے خلاف نعرہ بازی کرتے رہے۔

○ صدام حسین کی حمایت میں نکلنے والے جلوس میں شامل کوئی بھی قابلِ ذکر سیاسی جماعت کا رہنما یا کارکن نہ تھا بلکہ لوگوں کی اکثریت عام افراد پر مشتمل تھی، جن میں کسی کو تقریر بھی نہ کرنا آتی تھی۔

●

روزنامہ ''مشرق'' لاہور (۱۷ فروری ۱۹۹۱ء)

# لاہور میں صدام حسین کیخلاف جماعتِ اہلحدیث اور تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کا احتجاجی جلوس

## صدام کا پتلا جلایا گیا، کویت خالی کرنے کا مطالبہ، کئی مقامات پر پتھراؤ

●

لاہور ۱۶ فروری (سٹاف رپورٹر) متاثرین ایکشن کمیٹی، تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ اور جماعت

اہل حدیث نے آج کویت پر عراقی قبضے کے خلاف ناصر باغ سے ہائی کورٹ تک جلوس نکالا، عراق کے صدر صدام کے خلاف زبردست نعرہ بازی کی اور چوک ہائی کورٹ میں صدر صدام حسین کا پتلا جلایا جلوس کے شرکاء مختلف نعرے لگا رہے تھے، مثلاً: "شرم کرو شرم کرو" "کویت پر قبضہ ختم کرو" "صدام حسین قاتل ہے، صدام حسین قاتل ہے" "صدام کی بربادی تک، جنگ رہے گی جنگ رہے گی"۔ "کویت کی آزادی تک، جنگ رہے گی جنگ رہے گی"۔ ہائی کورٹ چوک میں اہل حدیث کے رہنما حافظ عبدالقادر روپڑی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صدر صدام نے امریکہ کو خود خلیج میں آنے کا موقع فراہم کیا ہے اور وہ کویت کے شہریوں پر ظلم و ستم کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراق کو چاہئے تھا کہ یہودی ملک اسرائیل کو ہڑپ کرتا مگر وہ اپنے مسلمان ملک کویت پر ہی چڑھ دوڑا۔ انہوں نے کہا کہ صدر صدام نے ظلم کیا ہے اور جلد ہی اس کا جواب مل جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہودیوں کے خلاف جہاد کرنے والے مسلمان ہیں، مگر صدر صدام نے مسلمانوں کے خلاف ہی جہاد کر دیا، وہ مسلمان نہیں ہیں۔

علامہ محمد مدنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صدر صدام نے اپنی شرائط پیش کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس نے کویت پر جارحیت کر کے قبضہ کیا ہوا ہے ——— اسے چاہئیے کہ وہ کویت کو خالی کر دے اور بے گناہ عورتوں اور بچوں کو مروانے سے بچائے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کا امن مشن کامیاب ہے اور وہ جنگ کے خاتمے تک جاری رہے گا۔ حافظ زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ پاکستان کے بااصول سیاستدانوں کو چاہئیے کہ وہ اپنے ایک ہی بیان پر قائم رہیں۔ انہوں نے جماعتِ اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ کویت کو خالی کرانے کے لیے عراق کے خلاف جہاد کرنا ملتِ اسلامیہ کا فرض ہے۔ ان کے علاوہ عارف سلمان روپڑی، علامہ ایاز ظہیر ہاشمی، مولانا طاہر اشرفی، علامہ حسین احمد اعوان، مولانا شمشاد سلفی اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔

○

روزنامہ "جنگ" راولپنڈی (۱۷ فروری ۱۹۹۱ء)

# لاہور میں جماعت اہلحدیث کا جلوس، مخالفین نے بسوں کے شیشے توڑ دیئے

## آئندہ جلوس مسلح ہوں گے، ہم نے چوڑیاں نہیں پہن رکھیں، مولانا عبدالستار روپڑی کا اعلان

## نواز شریف کے امن مشن کی حمایت کرتے ہیں، سعودی عرب کا ساتھ دیں گے!

### جلوس سے قائدین کا خطاب

لاہور (نمائندہ جنگ) جماعت اہل حدیث پاکستان کے زیراہتمام سعودی عرب اور کویت پر عراقی جارحیت کے خلاف گزشتہ روز شاہراہ قائداعظم پر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، جس میں دوسری تنظیمیں بھی شامل تھیں۔ جلوس کا آغاز ناصر باغ سے ہوا۔ اس کی قیادت جماعت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ حافظ مولانا عبدالقادر روپڑی، مولانا عبدالرحمان مدنی، حافظ زبیر احمد ظہیر، صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی، مولانا شمشاد سلفی نے کی۔ احتجاجی جلوس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی، جنہوں نے صدام مخالفت اور سعودی عرب کی حمایت میں بینر اٹھا رکھے تھے۔ جن پر درج تھا: "کویت عراق اور ملت اسلامیہ کی تباہی کا ذمہ دار صدام ہے"۔ "مشکل وقت میں سعودی عرب کو تنہا نہیں چھوڑ سکتے"۔ "دوٹوک برملا اعلان ہے، ہمارا تحفظ حرمین شریفین پر ایمان ہے"۔ "عراقی توپوں کا رُخ کعبۃ اللہ، مسجد نبوی کی طرف کرنا ظلم ہے"۔ "کویت کے مظلوم ہم تمہارے ساتھ ہیں"۔ "حکومت پاکستان کی پالیسی انصاف پر مبنی ہے"۔ جلوس میں دور دراز سے لوگ آئے تھے۔ جلوس کے شرکاء پہلے ناصر باغ میں اکٹھے ہوئے۔ ضلعی انتظامیہ نے جلوس کے قائدین سے کہا کہ وہ یہاں ہی جلسہ کرلیں، سڑک پر نہ جائیں۔ جس پر قائدین نے کہا کہ اگر ہم ڈر کر ناصر باغ نہیں چھوڑیں گے تو پھر صدام کویت کیسے چھوڑ سکتا ہے؟ اس کے تھوڑی دیر بعد تمام کارکن اور قائدین باہر آگئے اور جلوس شاہراہ قائداعظم کی طرف چل پڑا۔ جلوس کے شرکاء صدام حسین کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے جی پی او چوک میں آگئے، جب کہ پروگرام مسجد شہداء تک جانے کا تھا۔ ٹرک سے اعلان ہوا کہ وزیراعلیٰ

پنجاب کی ہدایت اور ضلعی انتظامیہ کے کہنے پر ہم جی پی او چوک تک ہی رہیں گے۔ ہمارا جلوس پرامن ہے جبکہ بعض شرپسند عناصر گڑبڑ کرنا چاہتے ہیں تاہم جی پی او چوک پر جلوس کے قائدین نے خطاب کیا۔ انہوں نے صدر صدام حسین کو کویت پر جارحیت کا مرتکب قرار دیا اور کہا کہ جلد ہی اللہ تعالیٰ اس کا بیڑہ غرق کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ اب صدام حسین نے ہتھیار ڈالنے شروع کر دیئے ہیں اور وہ اب بھاگنے والا ہے۔ جماعت اہل حدیث کے سربراہ حافظ مولانا عبدالقادر روپڑی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم سعودی عرب کی حمایت میں اب ہر شہر سے جلوس نکالیں گے۔ انہوں نے کہا کہ صدام کا ظلم اب زیادہ دیر تک نہیں چل سکے گا، اسے اب کویت کو خالی کرنا ہوگا۔ ان کی تقریر کے دوران جماعت اسلامی کے خلاف نعرے بازی ہوتی رہی۔ مولانا روپڑی نے مزید کہا کہ عراق کے عوام کے ساتھ ہماری ہمدردیاں ہیں، لیکن صدام نے اب اپنی قوم کو بھی مروانا شروع کر دیا ہے اور ان کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے تمام امتِ مسلمہ مشکلات سے دوچار ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم وزیر اعظم میاں نواز شریف کے امن مشن کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نواز شریف کو یہ کام کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ مولانا عبدالرحمٰن مدنی نے کہا کہ کل کے اعلان سے صدام حسین نے تسلیم کر لیا ہے کہ کویت ان کا حصہ نہیں ہے۔ حافظ مولانا زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ آئندہ ہمارے جلوس مسلح ہوں گے، ہم نے بھی ہاتھوں میں چوڑیاں نہیں پہن رکھیں جنہوں نے ہماری بسوں کے شیشے توڑے ہیں، انہیں خمیازہ بھگتنا ہوگا۔ صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی نے کہا کہ ہم پاکستان کو سعودی عرب کا وفادار رہنے دیں گے۔ مولانا حسین احمد اعوان نے کہا کہ کویت کی بحالی تک جنگ جاری رہے گی۔ طاہر محمود اشرفی نے کہا کہ میں سمیع الحق سینٹر کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ صدام کے ساتھ ہماری کھلی جنگ ہے۔ مولانا شمشاد سلفی نے کہا کہ اہلحدیث کمزور نہیں ہیں، ہم اپنے حقوق منوا کر رہیں گے۔ علامہ ایاز ظہیر ہاشمی نے کہا کہ ہم حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ مولانا محمد اشرف سلیم نے کہا کہ اب صدام کے دن کم رہ گئے ہیں۔ جلوس کے اختتام پر صدام کا پتلا نذرِ آتش کیا گیا۔ جلوس کے قائدین بار بار اعلان کر رہے تھے کہ ہمارا جلوس پرامن ہے، گڑبڑ کرنے والوں سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ بعد ازاں صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی اور حافظ زبیر احمد ظہیر نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ آج جن لوگوں نے گڑبڑ کرنے کی کوشش کی اسے ہم نے ناکام بنا دیا تاہم بعض شرپسند لوگوں نے ہماری بسوں کے شیشے توڑنے اور ہمارے کارکنوں سے الجھنے کی کوشش کی۔

مذکورہ خبر اسی تاریخ کو روزنامہ "جنگ" لاہور نے بھی درج ذیل عنوان کے تحت شائع کی:

# "صدام کی شرطیں ناجائز ہیں، وہ بھاگنے والا ہے

## آئندہ مسلح جلوس نکالے جائیں گے، صدام کی حمایت کرنے والوں کو زندہ نہیں جانے دیں گے ـــــ ناصر باغ سے شاہراہ قائداعظم تک جلوس!"

روزنامہ "وفاق" لاہور (۱۷ فروری ۱۹۹۱ء)

# حرمین شریفین کی حفاظت کیلئے قربانی دینا ہر مسلمان کا فرض ہے

## ہماری جدوجہد کویت کی آزادی تک جاری رہے گی، لاہور میں جماعت اہل حدیث اور تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے جلوس میں شرکاء سے مقررین کا خطاب

لاہور ۱۶ فروری (سٹاف رپورٹر) خلیج کی جنگ میں سعودی حکومت کی مکمل حمایت کرنا ہر پاکستانی مسلمان کا دینی و قومی فریضہ ہے۔ سعودی حکومت نے آڑے وقت میں پاکستان کی مالی، اقتصادی، سیاسی امداد کی ہے۔ جب کہ صدام حسین نے ہمیشہ ہر مسئلہ پر ہماری مخالفت کی اور ہمارے ازلی دشمن بھارت کی حمایت کی تھی۔ ان خیالات کا اظہار جماعت اہل حدیث پاکستان اور تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کے زیر اہتمام سعودی عرب کی حمایت میں نکالے گئے جلوس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کیا۔ جلوس کی قیادت ممتاز عالم دین اور جماعت اہل حدیث کے سربراہ مولانا عبدالقادر روپڑی اور تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کے سربراہ علامہ محمد مدنی نے کی۔ جبکہ جلوس سے علامہ شمشاد سلفی، علامہ حسین احمد اعوان، طاہر محمود اشرفی، علامہ زبیر احمد ظہیر، مولانا سلمان روپڑی، مولانا ارشد روپڑی، علامہ ایاز ظہیر ہاشمی، مولانا محمد اشرف سلیم نے خطاب کیا۔ جلوس میں شامل افراد نے بینر اور پوسٹر اٹھا رکھے

تھے، جن پر سعودی عرب کی حمایت میں نعرے درج تھے۔ جلوس کے شرکاء نے صدام حسین کا پتلا اور عراقی پرچم نذرِ آتش کئے۔ مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے عوام ہر ظلم اور ظالم کا مقابلہ کریں گے۔ ہم ہر شہر سے سعودی حکومت کی حمایت میں جلوس نکالیں گے اور ہماری جدوجہد کویت کی آزادی تک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب ہمارا ایسا بہترین دوست ہے جس نے حالیہ زلزلے سے ہونے والے جانی و مالی نقصان پر سب سے پہلے مالی امداد کی، جس کا کوئی شمار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اب بھی امداد کا سلسلہ جاری ہے۔ سعودی عرب نے دیگر مواقع پر بھی ہماری امداد کی۔ ۱۹۷۴ء میں لاہور میں منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس کے تمام اخراجات شاہ فیصل نے ادا کئے تھے۔ حافظ عبدالقادر روپڑی نے کہا کہ مکہ ہمارا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے مرکز بنا دیا ہے، اس لیے اسے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ جو بھی اس کی طرف غلط نگاہ ڈالے گا، نیست و نابود ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ آج کے جلوس نے ثابت کر دیا ہے کہ اہل حدیث آج بھی زندہ اور متحد ہیں۔ اگر عراق نے کویت خالی نہ کیا اور سعودی عرب پر جارحیت کا سلسلہ جاری رکھا تو ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ کویت غیر مشروط طور پر خالی کیا جائے۔ ہمیں عراق اور کویت کے مسلمانوں سے ہمدردی ہے، ہم نہیں چاہتے کہ کویت اور عراق کے مسلمانوں پر صدام حسین کی وجہ سے مصیبت نازل ہو۔ حافظ عبدالقادر روپڑی نے کہا کہ سعودی عرب نے عراق ایران جنگ کے موقع پر صدام حسین کی مالی امداد کی۔ دیگر مواقع پر بھی صدام کی امداد کی گئی، مگر صدام حسین نے اس کا یہ صلہ دیا کہ سعودی عرب کے خلاف جارحیت کا مرتکب ہوا۔ کویت پر حملہ کر کے مردوں، عورتوں، بچوں کو مظالم کا نشانہ بنایا۔ اگر اس نے ظلم کا سلسلہ جاری رکھا تو وہ خود ختم ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ صدام حسین نے کویت خالی نہ کیا تو ہماری جنگ جاری رہے گی اور ہم جان و مال قربان کرنے سے گریز نہ کریں گے۔

علامہ ایاز ظہیر ہاشمی نے کہا کہ صدام حسین مجاہدِ اسلام نہیں ہے، بلکہ اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ صدام نے عالمِ اسلام کو نقصان پہنچایا، مسلمانوں کو مشکلات سے دوچار کیا، امریکہ کو خلیج میں مداخلت کرنے کا موقع فراہم کیا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خود امریکہ کا ایجنٹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے پوری پاکستانی قوم سعودی حکومت کے ساتھ ہے۔ عارف سلمان روپڑی نے کہا کہ پاکستان کے عوام سعودی حکومت کے شانہ بشانہ جنگ لڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ صدام حسین اسلام دشمن، مسلمان دشمن، پاکستان دشمن اور بھارت کا دوست ہے۔ علامہ شمشاد سلفی نے کہا

کہ ہم تمام اختلافات ختم کر کے حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے جان و مال کی قربانی دینے سے دریغ نہ کریں گے۔ علامہ ارشد روپڑی نے کہا کہ سعودی حکومت کی حمایت میں حکومتِ پاکستان جو بھی اقدامات کرے گی، ہم اُس کی حمایت کریں گے اور حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے ہر قربانی دیں گے۔ علامہ محمد مدنی نے کہا کہ صدام حسین نے تسلیم کر لیا ہے کہ کویت اس کا ۱۹ واں صوبہ نہیں ہے۔ اس نے کویت خالی کرنے کا مشروط اعلان کیا ہے، مگر جارح غاصب صدام حسین کو فوری طور پر کویت خالی کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ صدام حسین وہ شخص ہے جس نے کبھی بھی اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی میں کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ وہ ایران سے جنگ میں ملوث ہوا اور ۱۵ لاکھ مسلمانوں کو قتل کیا۔ ۲۶ مسلمان ملکوں کو امتحان میں ڈال دیا، اب کہتا ہے کہ کویت کو خالی کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہر مسلمان کو یہ غلط فہمی دل سے نکال دینی چاہیئے کہ صدام حسین انسانیت اور مسلمانوں کا خیر خواہ ہے آج صدام حسین نے کویت خالی کرنے کا اعلان کر کے اپنے اقدام کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کویت سے عراقی فوجوں کی واپسی کے بعد ہی جنگ بند ہو سکتی ہے۔ طاہر محمود اشرفی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمارے نزدیک صدام حسین جارح ہے، ہم اسے عراقی کویتی عوام کے قتلِ عام کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کویت سے عراقی افواج کی واپسی کے بعد ہی امریکہ کو خلیج سے واپسی کے لیے کہا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی ممالک اپنے مسائل خود حل کریں۔ علامہ حسین احمد اعوان نے کہا کہ ہم کویت کی بحالی تک سعودی عرب کی حمایت اور جہاد جاری رکھیں گے۔ علامہ زبیر احمد ظہیر نے صدام حسین کی طرف سے کویت پر قبضہ کی مذمت کی اور کہا کہ انہوں نے عالم اسلام کو زبردست نقصان پہنچایا ہے۔

◎

روزنامہ "جسارت" کراچی (۱۷ فروری ۱۹۹۱ء)

---

# لاہور میں جماعت اہلحدیث کا جلوس، صدام حسین کا پتلا نذرِ آتش

## صدام نواز جلوس کی ٹولی بھی پہنچ گئی، بس کو آگ لگانے کی کوشش، دو نوجوان گرفتار

لاہور (نمائندہ جسارت) جماعت اہل حدیث کے زیرِ اہتمام آج سہ پہر گول باغ سے جی پی او تک

وزیر اعظم نواز شریف کے امن مشن کی حمایت میں، خلیج میں اتحادی فوجوں کی مداخلت اور عراقی فوجوں کے کویت سے انخلاء کے لیے احتجاجی جلوس نکالا گیا جس کی قیادت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا محمد مدنی، حافظ زبیر احمد ظہیر، حافظ محمد حسین، طاہر محمود اشرفی اور عارف سلیمان روپڑی نے کی۔ صدام حسین کا پتلا جلایا گیا۔ مظاہرین "پاک فوج زندہ باد، کویت کی آزادی تک جنگ جاری رہے گی، سعودی عرب سے اتحادی فوجیں نکل جائیں، پاکستان سعودی دوستی زندہ باد" کے نعرے لگا رہے تھے۔ پروگرام کے مطابق جلوس کو مسجد شہداء پر پہنچ کر ختم ہونا تھا تاہم اس موقع پر صدام نواز جلوس کی ایک ٹولی آ گئی جس نے صدام حسین کے حق میں نعرے لگائے اور تین بسوں کے شیشے توڑے یہ نوجوان ایک بس کو آگ لگانے کی کوشش کر رہے تھے مگر ڈرائیور بڑی ہوشیاری سے بس نکال لے گیا۔ اس موقع پر پولیس نے دو نوجوانوں کو گرفتار کر لیا جو بعد ازاں صدام نواز جلوس کے شدید اصرار پر چھوڑ دیئے گئے۔ تین شرکاء جلوس معمولی زخمی ہوئے۔ سرکاری انتظامیہ نے ناخوشگوار حادثہ سے بچنے کے لیے جلوس جی پی او پر روک لیا۔ یہاں پر اہل حدیث کے رہنما مولانا عبدالقادر روپڑی نے شرکاء جلوس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے سیاستدانوں کو خلیج کے مسئلہ پر اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی سوچ بیدار کرنے کی ضرورت ہے، اگر عوام بیدار ہوتے تو وہ سعودی عرب کی حمایت کرتے اور عراق کی غاصبانہ سوچ کی نفی کرتے ـــــ انہوں نے کہا کہ حکومتِ پاکستان کی پالیسی کی حمایت کرتے رہیں گے۔ علامہ محمد مدنی نے کہا کہ صدام نے کسی اسلامی ملک کو دوست نہیں بنایا۔ وہ ہمیشہ مسلمانوں کے فیصلوں کے خلاف چلتا رہا ہے، اب عراقی مسلمانوں کے خون سے کھیل رہا ہے۔

◎

"امروز" لاہور (۱۷ فروری ۱۹۹۱ء)

# لاہور میں جماعت اہلحدیث کا جلوس "بس کو آگ لگا دی گئی"

لاہور ۱۶ فروری (نامہ نگار خصوصی) جماعت اہل حدیث کی طرف سے کویت پر عراقی جارحیت کی مذمت کرنے کی غرض سے ناصر باغ سے ایک جلوس نکالا گیا، جس کی قیادت حافظ عبدالقادر

روپڑی، علامہ محمد مدنی، علامہ ایاز ظہیر ہاشمی، مولانا محمد اشرف سلیم اور جمعیت کے دوسرے راہنماؤں نے کی۔ اس جلوس کو پروگرام کے مطابق مسجد شہداء تک جانا تھا لیکن انتظامیہ کی طرف سے تصادم کے متوقع خطرے کے پیشِ نظر چونکہ جلوس کے منتظمین سے کہا گیا تھا کہ وہ چوک جی پی او میں جلوس ختم کر دیں، چنانچہ جلوس اس چوک میں آکر اختتام پذیر ہوا۔ جہاں مقررین نے عراق کے صدر صدام حسین کو ایک آمر اور جارح قرار دیتے ہوئے کویت پر قبضہ کی پرزور مذمت کی اور موجودہ حکومت کے مؤقف اور وزیرِاعظم کے امن مشن کی تعریف کرتے ہوئے سعودی عرب کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔ مظاہرین نے یہاں عراقی صدر صدام حسین کا پتلا بھی نذرِ آتش کیا۔ جلوس کے دوران مخالف لوگوں کی مداخلت کی وجہ سے افراتفری پھیل گئی — اور اس دوران بعض عناصر نے جمعیت اہل حدیث کی لائی ہوئی بسوں اور ایک کار کو نقصان پہنچایا اور ایک بس کو آگ لگا دی۔

---

اخبار مذکور نے اسی تاریخ کو یہی خبر تفصیلاً بھی شائع کی۔ چنانچہ لکھا کہ:

# جماعت اہلحدیث کے جلوس کے شرکاء کی ایک بس کو آگ لگا دی گئی

---

## ایک رہنما کی کار کو بھی نقصان پہنچایا گیا، جلوس کے شرکاء اور صدام کے حامیوں میں کئی بار

---

## تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا

---

لاہور ۱۶ فروری (نامہ نگار خصوصی) جماعت اہل حدیث کا احتجاجی جلوس مقررہ وقت سے سوا گھنٹہ بعد ناصر باغ سے روانہ ہوا۔ مسلح پولیس کی ایک بھاری جمعیت اور اعلیٰ سول حکام وہاں موجود تھے۔ جلوس کے آغاز میں ہی چوک اسٹینول کے دائرہ میں کھڑے ہو کر تین چار نوجوانوں نے "امریکن بھگوڑ مردہ باد" کے نعرے لگانا شروع کر دیئے لیکن مظاہرین ان کو نظرانداز کرتے ہوئے گزر گئے۔ جلوس کی قیادت حافظ عبدالقادر روپڑی اور بعض دوسرے رہنما کر رہے تھے۔ مظاہرین نے کویت اور سعودی عرب کے پرچم اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر "صدام کی بربادی تک جنگ جاری رہے گی۔ کشمیر مانگے آزادی، کویت مانگے آزادی۔ عراقی توپوں کا رخ خانہ کعبہ اور مسجدِ نبوی

کی طرف کرنا ظلمِ عظیم ہے" جیسے نعرے درج تھے۔

جلوس کے دوران منتظمین کی طرف سے بار بار یہ اعلان کیا جاتا رہا کہ وہ شرپسندوں سے ہوشیار رہیں جب جلوس ٹولینٹن مارکیٹ کے قریب پہنچا تو سپیکر سے اعلان کیا گیا کہ رک جائیں، پیچھے لڑائی ہو رہی ہے۔ چنانچہ کئی نوجوان مظاہرین پیچھے کی طرف بھاگے لیکن جلوس کے پیچھے بھی پولیس کی بھاری جمعیت دیکھ کر واپس لوٹ آئے۔ انتظامیہ کی طرف سے کسی متوقع تصادم کے پیشِ نظر منتظمین سے اپیل کی گئی تھی کہ وہ جلوس کو جی پی او چوک سے آگے نہ لے جائیں۔ چنانچہ جلوس چوک جی پی او میں جا کر رک گیا اور مقررین نے تقاریر شروع کر دیں۔ اس دوران ایک مخالف گروہ نے ناصر باغ کے قریب اہل حدیث کی کھڑی ہوئی بسوں اور کاروں پر پتھراؤ شروع کر دیا اور ایک بس کو آگ لگا دی۔ چنانچہ مقررین نے اپنی تقاریر کے دوران انتظامیہ سے کہا کہ شرپسندوں نے ہماری بسوں کو نقصان پہنچایا ہے اور ایک رہنما کی کار تباہ کر دی ہے۔ اسی اثنا میں جی پی او چوک کے بائیں طرف سڑک کے کنارے کھڑے ہوئے چند نوجوانوں نے نعرہ بازی شروع کر دی جس پر اہلِ حدیث کارکن اُن پر جھپٹے۔ اس دوران پولیس نے تین نوجوانوں کو حراست میں لے لیا۔ پھر ہائی کورٹ کی طرف سے کچھ آوازیں بلند ہوئیں تو کچھ مظاہرین اس طرف بھاگے۔ اس پر اعلان کیا گیا کہ مظاہرین افواہوں کی پروا نہ کریں، ہم نے تمام بندوبست کیا ہوا ہے۔ اس دوران یہ بھی کہا گیا کہ جو شرپسند قابو آئے اُسے نہ چھوڑو۔ اس دوران تحریک بحالی کویت کے کارکنوں نے صدر صدام حسین کے پتلے کو نذرِ آتش کیا۔ تقاریر کے دوران ہنگامہ آرائی جاری رہی۔ جلوس کے اختتام پر جب مظاہرین واپس ناصر باغ کی طرف جا رہے تھے تو چند نوجوان مظاہرین کے خلاف نعرہ بازی کرتے ہوئے ان کی طرف بڑھنے لگے۔ لیکن پولیس نے انہیں پیچھے دھکیل دیا اور جلوس کے رہنماؤں اور کارکنوں کو گھیرے میں لے کر واپس ناصر باغ کی طرف لے گئی اور مظاہرین پرامن طور پر منتشر ہو گئے۔ اس کے بعد پیپلز پارٹی اور جے یو آئی کے کچھ کارکنوں نے جلوس نکالا اور فیصل چوک میں ٹریفک بند کر دی۔ ان کا مطالبہ تھا کہ پکڑے جانے والے نوجوانوں کو رہا کیا جائے جن کے بارے میں لوگوں کا کہنا تھا کہ وہ راہ گیر تھے، نعرہ بازی کرنے والوں میں شامل نہیں تھے سان کے قریب کھڑے ہوئے ایک نوجوان نے جس نے کالی جیکٹ پہن رکھی تھی، مظاہرین کی مخالفت میں دو تین نعرے لگائے۔ وہ خود تو بھاگ گیا لیکن یہ نوجوان اہل حدیث کے کارکنوں کے قابو آ گئے۔ یہ جلوس بھی کچھ دیر تک صدر صدام حسین کے حق میں مظاہرہ کرنے کے بعد منتشر ہو گیا۔ اہلحدیث کے اس مظاہرے

کے دوران ہنگامہ آرائی اور تصادم کا شدید خطرہ تھا لیکن انتظامیہ کے جلوس کے روٹ کو مختصر کرنے اور مؤثر انتظامات کی وجہ سے کوئی نازک صورتِ حال پیدا نہیں ہوئی۔

• قدرے اختصار کے ساتھ یہی خبر روزنامہ "وفاق" لاہور نے بھی اسی تاریخ کو شائع کی۔

"امروز" لاہور نے اسی تاریخ کو درج ذیل خبر بھی شائع کی:

---

# صدام حسین کو کویت کیخلاف جارحیت کی غلطی کا احساس ہو گیا

---

## مسلمان کھل کر سعودی عرب کی حمایت کریں۔ مزید فوج سعودیہ بھجوائی جائے

---

### شاہراہ قائداعظم پر جلوس سے مولانا روپڑی، علامہ محمد مدنی اور دوسرے اہلحدیث رہنماؤں کا خطاب

---

لاہور ۱۶ فروری (نامہ نگار خصوصی) متحدہ جمعیت اہلِ حدیث نے کویت کے خلاف عراق کی کاروائی پر احتجاجی جلوس نکالا۔ اہل حدیث رہنماؤں نے جلوس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عراقی صدر صدام حسین کو اب یہ احساس ہو گیا ہے کہ انہوں نے کویت پر عراقی جارحیت کر کے بہت بڑی غلطی کی تھی۔ جس کا اعتراف انہوں نے خود یہ کہہ کر کر دیا ہے کہ وہ مشروط طور پر اپنی فوجیں کویت سے واپس بلانے پر تیار ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کو ایک آمر اور غاصب کا ساتھ نہیں دینا چاہیئے اور سعودی عرب کی کھل کر حمایت کرنا چاہیئے کیونکہ وہ پاکستان کا ایک ایسا مخلص مسلم دوست ہے، جس نے ہر آڑے وقت میں پاکستانی عوام کی بے لوث امداد کی ہے۔ جب کہ صدام حسین نے پاکستان دشمن قوتوں کا ساتھ دیا۔

اِن مقررین میں جمعیت کے رہنما مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، علامہ ایاز ظہیر ہاشمی، مولانا محمد اشرف سلیم، مولانا شمشاد سلفی، مولانا عبدالستار خان نیازی، علامہ حسین احمد اعوان اور طاہر اشرفی شامل تھے۔ یہ احتجاجی جلوس صدر صدام کی مخالفت اور سعودی عرب کی حمایت میں ناصر باغ سے نکالا گیا تھا۔ مظاہرہ کے اختتام پر مقررین نے اپنی تقریریں میں حکومت کے مؤقف کی پُرزور

حمایت کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت کا مؤقف اصولوں پر مبنی ہے جس کی ہم پر زور حمایت کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حرمین شریفین کی حفاظت کی غرض سے مزید فوج سعودی عرب بھجوائے۔ مقررین نے وزیرِاعظم نواز شریف کے امن مشن کی بھی پر زور حمایت کی اور کہا کہ انہیں بعض مفاد پرست سیاستدانوں اور مذہبی لیڈروں کی مخالفت کی پرواہ کئے بغیر اس مشن کو جاری رکھنا چاہیئے۔
حافظ عبدالقادر روپڑی نے کہا کہ سعودی عرب نے کون سے آڑے وقت میں پاکستان کے عوام کی امداد نہیں کی؟ اب بھی پاکستان میں زلزلہ کی وجہ سے جو تباہی آئی، سب سے پہلے سعودی عرب کے طیارے امدادی سامان لے کر یہاں پہنچے انہوں نے کہا کہ سعودی عرب اور کویت نے عراق کو بھی ایک مسلمان برادر ملک تصور کرتے ہوئے اسے جتنی امداد دی، وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔
صدام حسین نے کویت پر جارحیت کا ارتکاب کر کے جو غلطی کی، اس کا خمیازہ بے گناہ مسلمانوں کو اپنی زندگیوں کی قربانی دے کر بھگتنا پڑ رہا ہے۔ کویت پر قبضہ کے بعد لوٹ مار کی گئی، خواتین کی بے حرمتی کی گئی۔ عراق اور کویت کے مسلمان بھی ہمیں اتنے ہی عزیز ہیں جتنے دوسرے مسلمان ہیں، لیکن ان پر یہ مصیبت صدام حسین کی وجہ سے آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکہ اور مدینہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے سب سے بڑے مراکز ہیں جن کا تقدس ہمیں اپنی زندگیوں سے زیادہ عزیز ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ صدام حسین نے کویت پر قبضہ کرنے کے بعد اعلان کیا تھا کہ کویت ہمارا انیسواں صوبہ ہے لیکن اب وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ وہ کویت خالی کرنے کو تیار ہیں جس سے ثابت ہو گیا ہے کہ وہ ایک جارح تھا، اس لیے اب بھی انہیں بے گناہ عراقی عورتوں اور بچوں کی المناک موت کا احساس کرتے ہوئے کویت خالی کر دینا چاہیئے انہوں نے کہا کہ جو شخص ایران کے ساتھ جنگ کر کے پندرہ لاکھ مسلمانوں کو مروا چکا ہے اور جو چھیالیس مسلم ممالک کو لڑا کر تباہی و بربادی کا باعث بنے وہ اسلام کا خیرخواہ کیسے ہو سکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جو سیاستدان اور جماعت اسلامی جیسی مذہبی جماعت کسی کی املاک پر ناجائز قبضہ کو جائز قرار دے رہی ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں۔ مقررین نے کہا کہ کچھ لوگ اور جماعتیں اہل حدیث کو کمزور سمجھتے ہیں لیکن ہم ان پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اہل حدیث ملک کی چوتھی بڑی طاقت ہے، جو اپنے راستے میں آنے والی ہر طاقت کو کچلنا جانتی ہے۔ مقررین نے اعلان کیا کہ صدر صدام حسین کی مخالفت اور سعودی عرب کی حمایت ہر قیمت پر جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ شرپسندوں سے خوف زدہ ہونے والوں میں سے نہیں۔ ہم پیپلز پارٹی کے "تلنگوں" کو خاطر میں نہیں لاتے۔ اگر ان شرپسندوں نے ہمیں تشدد کی راہ

پر ڈالنے کی کوشش کی تو وہ یاد رکھیں ہم نے بھی چوڑیاں نہیں پہن رکھیں۔ ہم ان کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے، پھر نتائج کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔

○

جماعت اہل حدیث اور تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کے اس مشترکہ جلسہ و جلوس کی خبریں روزنامہ "مساوات" لاہور کے علاوہ درج ذیل انگریزی اخبارات نے بھی اپنی اپنی ۱۷-۱۸ فروری ۱۹۹۱ء کی اشاعتوں میں شامل کیں:

روزنامہ "پاکستان ٹائمز" لاہور
" "ڈیلی ڈان" لاہور
" "دی فرنٹیئر پوسٹ" پشاور
" "دی نیشن نیشنل"
" "دی نیشن سٹی"
" "دی نیوز انٹرنیشنل"

◉

تحریر: جناب عبدالرؤف طاہر

ہفت روزہ "زندگی" (۲۳ فروری تا یکم مارچ ۱۹۹۱ء) میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ

## مولانا مدنی نے کہا:

# "اہلِ حدیثو! اب جاگ گئے ہو تو صدام اور صدامیت کے خاتمے تک جاگتے رہنا!"

"ہمیں ذاتی طور پر صدام سے کوئی عداوت ہے نہ سعودی حکمرانوں سے ہماری کوئی رشتہ داری ہے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم بہر صورت حق اور انصاف کی حمایت کریں . . . متحدہ اہل حدیث کے سرپرستِ اعلیٰ . . . قومی اسمبلی کے رکن مولانا معین الدین لکھوی موچی دروازہ میں جمعیت کے زیرِ اہتمام ایک جلسہ عام سے مخاطب تھے۔ یہ جلسہ بلاشبہ لاہور کی اس تاریخی جلسہ گاہ میں ہونے والے بڑے بڑے جلسوں میں ایک تھا۔ پنجاب بھر سے اہل حدیث کشاں کشاں چلے آئے تھے، ان میں زیادہ تعداد نوجوانوں کی تھی۔ جب سے خلیج کی جنگ شروع ہوئی ہے، جذبات کا دھارا ایک ہی سمت بہہ رہا ہے "سپر مین، سپر مین۔ صدام حسین، صدام حسین۔"

جمعیت اہل حدیث نے پروفیسر ساجد میر کے بقول خاموش اکثریت کے جذبات کو زبان دینے کا فیصلہ کیا۔ موچی دروازے کے گرد و پیش مختلف بینر آویزاں تھے:

- "صدام اب بھی کویت خالی کر کے امتِ مسلمہ کو بچا سکتا ہے۔"
- "صدام کا نشانہ اسرائیل تھا، تو کویت پر حملہ کیوں کیا؟"
- "ہم عراقی آبادیوں پر امریکی بمباری کی شدید مذمت کرتے ہیں۔"

- "کویت اور سعودی عرب پاکستانیوں کے محسن ہیں۔"
- "عراق کے بسنتے شہریوں کو صدام کی ضد کی سزا مل رہی ہے۔"

سٹیج کے دائیں طرف ایک بہت بڑے بینر پر لکھا تھا:

"اے اہل عرب دیکھ لو، صرف اہل حدیث ہی تمہارے لیے سر میدان نکلے ہیں۔ تمہاری خیرات پر سیاست کرنے والے ظالم صدام کے ہاتھوں بک گئے۔"

نماز جمعہ موچی دروازہ ہی میں ادا کی گئی۔ جلسہ گاہ کے باہر سڑک پر بھی نمازیوں کی قطاریں موجود تھیں۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ نے خطبہ جمعہ میں کہا: "ہم ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان کے تحفظ کے لیے امریکی بیڑے کے منتظر رہے، وہ بھی درست ـــــ ابھی کل کی بات ہے، جہاد افغانستان کے لیے امریکہ نے اربوں ڈالر کا اسلحہ اور دوسری امداد دی، یہ بھی درست ـــــ لیکن سعودی عرب نے اپنے تحفظ کے لیے امریکہ کو بلالیا تو غلط؟ ـــــ خدا کی قسم، سعودیوں اور کویتیوں کی طرح عراقی بھی ہمارے بھائی ہیں۔ سعودی عرب کے علاوہ ہمیں عراق سے بھی محبت ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ انہیں اس تباہی و بربادی سے دوچار کس نے کیا؟ جو کچھ بچ گیا ہے، اسے مزید بربادی سے کس طرح بچایا جا سکتا ہے؟ صدر صدام کویت پر قبضہ نہ کرتے تو یہ تباہی و بربادی مسلط نہ ہوتی ـــــ وہ اب بھی کویت سے انخلاء کا اعلان کر دیں تو مزید بربادی سے بچا جا سکتا ہے۔"

جلسے کے اختتام پر جلوس کا پروگرام تھا، چنانچہ نماز عصر بھی نماز جمعہ کے ساتھ ادا کی گئی۔ اور پھر میاں فضل حق کی زیر صدارت جلسے کا آغاز ہوا۔ قاری محمد ادریس عاصم کی تلاوت قرآن پاک کے بعد غلام حسین مخلص کی پنجابی نظم تھی۔ حافظ عبدالعلیم یزدانی پہلے مقرر تھے ـــــ "عراق ایران جنگ آٹھ سال جاری رہی، لیکن آج عراق کی حمایت میں رضاکار بھیجنے کا اعلان کرنے والوں کو اس وقت کوئی رضاکار بھیجنے کی توفیق نہ ہوئی۔ کیا اس لیے کہ اس وقت مقابلہ سعودی عرب سے نہیں تھا! ـــــ یہ لوگ حرمین کو کھلا شہر قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہیں، لیکن ہمارا اعلان ہے کہ اپنی اور اپنے بچوں کی جان قربان کر دیں گے، مگر حرمین کے تقدس پر حرف نہیں آنے دیں گے۔"

قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی کا کہنا تھا کہ "آج کچھ لوگ نواز شریف کی مخالفت میں اور کچھ اس لیے کہ حرمین میں ان کے داخلے پر پابندی ہے، صدام کی حمایت کر رہے ہیں۔ صدامی فوجوں نے کویت کو برباد کر دیا، معصوم بچیوں کی عصمتیں بھی ان سے محفوظ نہ رہیں۔ کیا یہ سب کچھ ظلم نہیں تھا؟

تو پھر یہ کیسے لوگ ہیں، کیسے لیڈر ہیں کہ مظلوم کو بھول کر ظالم کو ہیرو قرار دے رہے ہیں؟"

مولانا یاسین ظفر (مدینہ یونیورسٹی) کہہ رہے تھے "ساری دنیا میں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کی تحریکیں ابھر رہی تھیں۔ افغانستان، کشمیر اور فلسطین میں جہاد کا غلغلہ تھا۔ دنیا بھر میں عیسائی اور قادیانی مشنریوں کے مقابلے میں اسلامی مشن سرگرمِ عمل تھے ـــــ جبکہ ان تمام کاموں میں سعودی عرب اور کویت کے مالی وسائل بہت اہم کردار ادا کر رہے تھے ـــــ تو کیا کویت اور سعودیہ کو اسی "جرم" کی سزا دینے کے لیے صدام کو آلۂ کار بنایا گیا ـــــ؟"

مولانا محمد مدنی کہہ رہے تھے: "سربراہِ ریاست تو قوم کا باپ ہوتا ہے۔ لیکن یہ کیسا باپ ہے کہ اپنی قوم کو بے مقصد مروا رہا ہے ـــــ ہمیں عراق پر ظلم و ستم کا دکھ ہے، لیکن یہ جنگ اس وقت تک جاری رہنی چاہیے، جب تک کویت آزاد نہ ہو جائے اور ظالم کیفرِ کردار کو نہ پہنچ جائے۔ کشمیر میں ظلم کرنے والوں کو "بھارتی غنڈے" قرار دیا جاتا ہے، فلسطین میں ظلم کرنے والے "یہودی غنڈے" قرار پاتے ہیں ـــــ پھر کویت پر بدترین ستم ڈھانے والوں کو کیا کہا جائے گا؟" ـــــ اپنی تقریر کے اختتام پر مولانا مدنی کا کہنا تھا "اہلِ حدیثو! اب جاگ گئے ہو تو صدام اور صدامیت کے خاتمے تک جاگتے رہنا"

مولانا محمد یوسف انور (فیصل آباد) آئے تو قرارداد پڑھنے تھے، لیکن انھوں نے مائیک پر موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مختصر سی تقریر بھی کر دی: "صدر صدام کو نہ صرف اپنی حکومت کی طرف سے جہادِ افغانستان کی تائید کی توفیق نہ ہوئی، بلکہ اپنے طور پر جہاد کے لیے افغانستان آنے والے عراقی نوجوان واپس گئے تو انہیں بغداد میں گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ بعض نوجوانوں نے وہاں جہادِ افغانستان کے لیے چندہ جمع کرنے کی کوشش کی، تو انہیں گولیوں سے بھون دیا گیا"

مولانا معین الدین کو دکھ تھا: "یہ جنگ ملّتِ اسلامیہ کی بدقسمتی کی جنگ ہے۔ یہ جنگ جو مسلمانوں کے خلاف لڑی جا رہی ہے، مسلمان علاقوں میں لڑی جا رہی ہے اور مسلمانوں کے پیسوں سے لڑی جا رہی ہے۔ اس کا تمام تر فائدہ مسلمانوں کے دشمنوں کو پہنچ رہا ہے۔ اہلِ پاکستان کے درمیان اس جنگ کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے۔ کون نہیں چاہتا کہ جنگ بند ہو؟ عراق میں بمباری سے جو مسلمان عورتیں، بچے اور بوڑھے جاں بحق ہو رہے ہیں، یہاں تک کہ جو غیر مسلم لقمۂ اجل بن رہے ہیں، ان کی موت کا صدمہ بھی سب کو ہے۔ کویت میں بھی ہمارے

بھائی بستے تھے۔ انہیں تباہ و برباد کیا گیا، ان کی عزتیں برباد کی گئیں، وہاں سے ایک لاکھ پاکستانیوں کو نکال باہر کیا گیا ـــــ اس المیہ پر بھی سب کا دل لہو لہان ہے۔ لیکن اس سب کچھ کا ذمّہ دار صدر صدام کے سوا اور کون ہے؟ تاریخ بتائے گی کہ صدام نے امریکیوں کی وہ خدمت کی، جو یہودی بھی نہیں کر سکتے تھے۔ صدر صدام نے چند میزائل تل ابیب پر پھینک کر اسرائیل کا جتنا نقصان کیا، اس سے کئی گنا مفادات اسرائیل نے دنیا سے حاصل کر لیے۔ عراق ہار گیا تو خطے میں امریکی فوجوں کو تسلط حاصل ہو جائے گا۔ یہاں تو ۱۰ روز کے لیے آنے والا مارشل لا ء نو سال تک رہتا ہے۔ وہاں ایک سپر پاور کی فاتح فوج عراق، کویت اور سعودی عرب سے کتنے عرصے میں جائے گی، اس کے بارے میں کون یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے؟ دوسری طرف اگر عراق جیت گیا تو دنیا میں طاقت کے وحشی اصول کی مثال قائم ہو جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ جنگ اسلام اور عالم اسلام کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔ اس سازش کو مزید پروان چڑھنے سے روکنا ہے تو اس کے لیے سب کو جنگ بندی کے لیے کوشش کرنا ہوگی۔"

مولانا محمد حسین شیخوپوری کے لیے یہ بات ناقابلِ فہم تھی کہ "قاضی حسین احمد اور شاہ احمد نورانی خلیج سے امریکہ اور اتحادیوں کی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ تو کرتے ہیں، کویت سے عراق کے انخلاء کی بات کیوں نہیں کرتے ہیں؟

قاضی صاحب ایک طرف جہادِ افغانستان کے علمبردار ہیں، جہادِ کشمیر کی حمایت کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ مجاہدینِ افغانستان اور کشمیر کے مخالف صدر صدام کو اپنا ہیرو قرار دیتے ہیں۔ یہ تو صریحاً تضاد ہے۔"

قاری عبدالخالق رحمانی کا "نقطہ اعتراض" تھا، "صدام کی بھارت نوازی کا اندازہ اس امر سے کر لیجئے کہ اس نے اپنے جہازوں کے لیے پناہ گاہ بھارت میں تلاش کی ہے۔ وہ جنون کی حد تک ہوسِ ملک گیری میں مبتلا ہے۔ پہلے ایران پر حملہ کیا اور آٹھ سال تک اس کے اور اپنے وسائل برباد کرتا رہا، پندرہ لاکھ انسان اس جنگ میں لقمۂ اجل ہوئے، پھر کویت پر چڑھائی کردی اور ایران کے خلاف اپنے تمام دعوے واپس لے لیے۔"

چار بجنے کو تھے۔ لوگ جلسہ گاہ سے اٹھ کر باہر جانے لگے، جہاں جلوس ترتیب دیا جا رہا تھا۔ جناب ساجد میر نے مختصر خطاب کیا، "ہمارے دل عراقی مسلمانوں کی بربادی پر بھی

غمگین ہیں اور ہم اپنے کویتی بھائیوں پر ہونے والے مظالم کو بھی نہیں بھولے۔ تم بغداد اور بصرہ پر گرے، یا میزائل ریاض اور دھران پر پھٹے، دونوں ہمارے دل پر گھاؤ لگاتے ہیں۔ یہ تباہی ملتِ اسلامیہ کی تباہی ہے، ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ملت کو مزید بربادی سے بچانے کے لیے صدر صدام حسین کویت سے انخلاء کا اعلان کریں، جس کے بعد سعودی عرب اور خلیج سے اتحادیوں کو نکالنے میں آسانی ہو گی۔"

جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اب حاضرین کو جلوس کی شکل میں مسجد شہداء پہنچنا تھا ــــــ ادھر ریگل چوک میں مسجد شہداء کے سامنے ایک اور منظر تھا۔ کچھ نوجوان، جن کی تعداد بمشکل ایک سو ہو گی، شہداء عراق کی غائبانہ نمازِ جنازہ کے لیے جمع تھے۔ مال روڈ پر ان کی بمشکل تین قطاریں بنیں۔ نماز کے بعد وہ فاتحہ خوانی کے لیے وہیں دھرنا دے کر بیٹھ گئے۔ پھر انہوں نے صدام کی حمایت، امریکہ اور سعودی عرب کی مذمت میں نعرے بازی شروع کر دی۔ اب ان میں سرگوشیاں ہونے لگیں "وہابیوں کا جلوس آ رہا ہے" "تو ہم کون سا ڈرتے ہیں"، "بات ڈرنے کی نہیں، وہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں، پورے ملک سے آئے ہیں ــــــ ان کے پاس اسلحہ بھی ہے" ــــــ "تو ٹھیک ہے، وہ آئیں گے تو ہم دور کھڑے ہو کر نعرے بازی شروع کر دیں گے" کچھ لوگوں نے اس کی بھی مخالفت کی، تو طے پایا کہ ایک طرف کھڑے ہو کر "نظارہ" کریں گے۔ پولیس خاصی معقول تعداد میں دور کھڑی تھی۔

ادھر موچی دروازے سے اہل حدیثوں کا جلوس روانہ ہوا۔ وہ سرکلر روڈ کے راستے لوئر مال پر آ گیا تھا ــــــ یہ بلاشبہ خلیج کی جنگ کے دوران لاہور میں نکلنے والا سب سے بڑا جلوس تھا، جس کے شرکاء کی تعداد کسی طور دس ہزار سے کم نہ تھی۔

ادھر ریگل چوک میں یہ افواہ پھیل گئی، بعض مسلح افراد گرد و پیش کی دکانوں اور مکانوں کی چھتوں پر بیٹھے ہیں۔ اہل حدیثوں کا جلوس جونہی یہاں پہنچا، فائرنگ شروع ہو جائے گی۔ ایک "جیالا" نوجوان موٹر سائیکل پر آیا ــــــ اس نے ایک پھلجھڑی چھوڑی، "وہابیوں کے جلوس میں امریکہ اور اسرائیل زندہ باد کے نعرے لگ رہے ہیں" اتنے میں جے یو آئی فضل الرحمان گروپ کا نوجوان راہنما عبدالرحیم زاہد بھی پراسرار طور پر منظرِ عام پر آ گیا۔ وہ نعرے لگا رہا تھا: "پاکستانی یہودی مردہ باد۔ بش کتا ہائے ہائے، فہد ــــــ ہائے ہائے

—— وہابی —— ہائے ہائے —— !"

وزیرِ اعظم کی ہدایت تھی، صدام کی حمایت میں نکلنے والے جلوسوں کے ساتھ نرمی کی جائے —— پولیس یہاں بھی اس ہدایت کی پابندی کر رہی تھی، ورنہ ان چند درجن نوجوانوں کو منتشر کر دینا کوئی مشکل کام نہ تھا۔

انتظامیہ نے اہل حدیث جلوس کے قائدین سے رابطہ کیا۔ اور کسی بدمزگی سے بچنے کے لیے انہیں گول باغ کے قریب اپنا جلوس منتشر کر دینے پر راضی کر لیا۔ جلوس کے اختتام پر ایک بس رنگل چوک کے قریب پہنچی۔ جیالے پتھر اور جوتے لے کر اس کی طرف بھاگے —— پولیس درمیان میں آ گئی —— سورج غروب ہونے کو تھا۔ رنگل چوک میں موجود جیالے بھی منتشر ہونے لگے۔ وہ مطمئن تھے، "وہابیوں نے ہزاروں روپے خرچ کر کے جلسے، جلوس کا بندوبست کیا۔ ہم نے انہیں کاؤنٹر کرنے کے لیے چند منٹ کی نعرے بازی کے ذریعے خبر بنوائی۔"

تحریر: جناب وقار ملک

ہفت روزہ "حرمت" اسلام آباد ۳ر تا ۹ر مارچ ۱۹۹۱ء کی رپورٹ

—— نواب زادہ کی بوکھلاہٹ اور جنرل انصاری کی گیدڑ بھبکی

—— صدام حسین کی حمایت کرنے والے اسلام کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔

—— اہل حدیث کویت کی آزادی تک چین سے نہیں بیٹھیں گے —— علامہ مدنی

# متحدہ جمعیت اہلحدیث کی ریلی

(۱۵ر فروری ۱۹۹۱ء)

گذشتہ دنوں جب قائدین جمعیت اہلحدیث نے پندرہ فروری کو موچی دروازہ میں کویت پر عراقی جارحیت کے خلاف اور تقدس حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ایک جلسۂ عام منعقد کرنے کا اعلان کیا، تو سیاسی مبصرین نے متحدہ جمعیت اہلحدیث کو ایک چھوٹی جماعت سمجھتے ہوئے اس کے اعلان پر توجہ دینا درست نہ سمجھا، مگر سچ تو یہ ہے کہ پندرہ فروری کا دن —— خلیج کی جنگ کے حوالے سے —— لاہور میں تاریخ کا نیا باب لے کر نمودار ہوا۔ اس روز متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان کے جلسے اور جلوسوں نے اب تک اس مسئلے پر نکلنے والے تمام جلسوں اور جلوسوں کا ریکارڈ توڑ دیا۔

موچی دروازہ کا یہ جلسہ کتاب و سنت کے شیدائیوں اور اسلام کے فدائیوں کے ایک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کا روپ دھار گیا۔ حاضرین کے جذبوں کی شدت اور ایمان کی حرارت ان کے پرجوش نعروں سے نمایاں تھی۔ درحقیقت یہ لوگ اسلاف کے ان قافلوں کے فرد ہیں جو دار و رسن کو ہنستے ہوئے چوم لیا کرتے تھے۔ آندھیوں میں مسکرا کر گزر جایا کرتے تھے، طوفانوں سے نبرد آزما ہونا ان کی عبادت تھی۔ یہ جلسہ اپنے حجم، نظم و ضبط اور تقاریر کے اعتبار سے ایک تاریخی جلسہ تھا۔ جس میں عرصہ دراز کے بعد عوام نے اہلحدیث کی للکار، یلغار اور پکار کو سن کر ان کی داد دی۔

اس تاریخی جلسہ کی صدارت متحدہ جمعیت اہلحدیث کے چیف آرگنائزر الحاج میاں فضل حق نے کی۔ مقررین میں متحدہ جمعیت اہلحدیث کے سیکرٹری جنرل پروفیسر ساجد میر،

رکن قومی اسمبلی مولانا معین الدین لکھوی، میاں محمد جمیل، مولانا محمد مدنی، قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی، حافظ عبدالعلیم یزدانی، حافظ فیض الرحمان ہزاروی، یاسین ظفر، محمد اعظم خان، مولانا محمد یوسف انور، مولانا محمد حسین شیخوپوری اور چیئرمین مجلس علماء پاکستان و خطیب بادشاہی مسجد مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد شامل تھے۔ نمازِ جمعہ سے قبل شیخ الحدیث مولانا عبداللہ نے خطبہ جمعہ میں خلیج کی جنگ کو موضوع بحث بنایا اور جمعیت اہل حدیث کی پالیسی کی وضاحت کی۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے رکن قومی اسمبلی مولانا معین الدین لکھوی نے کہا کہ صدر صدام حسین سے اس لیے محبت نہیں کی جا سکتی، اور چند میزائل اسرائیل پر پھینکنے سے صدام کو اس لیے مجاہد قرار نہیں دیا سکتا کہ وہ روس کا ایجنٹ ہے۔ اب صدام حسین مسجد کے بجائے ٹی وی پر نماز پڑھتا ہوا نظر آتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ صدام سیکولرازم کا حامی اور ڈکٹیٹر ہے، ان شاء اللہ اسے جنگ میں شکست ہوگی۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ جنگ مسلمانوں کے خرچے پر لڑی جا رہی ہے، جس کا فائدہ غیروں کو ہوگا، لہٰذا یہ جنگ بند ہونی چاہیے۔ مولانا معین الدین لکھوی نے کہا کہ ہم عراقی مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں، مگر صدام کے اقدام کی حمایت نہیں کرتے۔

جمعیت اہلحدیث پاکستان کے سیکرٹری جنرل پروفیسر ساجد میر نے اپنے خطاب میں کہا، یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ پاکستان میں خلیج کے مسئلہ پر بعض سیاسی رہنماؤں کا نقطہ نظر بہت جذباتی اور سطحی ہے۔ درحقیقت یہ عراق کے ساتھ ہمدردی کی آڑ میں اپنی سیاسی دکان چمکانے میں مصروف ہیں، جس کی وجہ سے انھوں نے اسلامی و اخلاقی اصولوں کو نظر انداز کرنے کے علاوہ پاکستان کے مفادات کو بھی نظر انداز کر دیا ہے۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ خلیج کے مسئلے کو پاکستان کے مفادات کی نظر سے دیکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ خلیج کی جنگ کی اصل ذمہ داری عراقی جارحیت پر عائد ہوتی ہے کیونکہ امریکیوں کے عزائم کسی سے ڈھکے چھپے نہیں تھے۔ اب ان کی ناکامی صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ صدام حسین کویت سے فوجیں واپس بلالے اور ملتِ اسلامیہ یہود و نصاریٰ کے خلاف متحد ہو جاتے۔

بادشاہی مسجد کے خطیب مولانا عبدالقادر آزاد نے کہا کہ ہم نے صدام حسین کی پہلے اس لیے حمایت کی تھی، کہ وہ ایران کے ساتھ جنگ بند کر دے۔ لیکن اب اس نے کویت پر قبضہ کر کے جارحیت کا ثبوت دیا۔ مولانا عبدالقادر آزاد نے کہا ہم پاکستانی موقف کی حمایت کرتے

ہوئے نواز شریف کے لیے دعا گو ہیں۔

## تحریکِ تحفظِ حرمین شریفین کے قائد اور اس ریلی کو منعقد کرانے کے رُوحِ رواں علامہ مدنی نے کہا کہ:

اہلحدیث اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے، جب تک کویت آزاد نہیں ہو جاتا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے خون کا آخری قطرہ تک دفاعِ حرمین شریفین کی امانت ہے۔ انہوں نے چند حلقوں کی طرف سے لگائے گئے الزامات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہماری تمام کوشش بغیر کسی لالچ اور طمع کے ہے، یہی وجہ ہے کہ آزادیٔ کویت کے بارے میں دو اگست سے لے کر اب تک ہمارا موقف ایک، واضح اور دو ٹوک ہے۔

**علامہ مدنی نے کہا اہلحدیث کویت کی آزادی تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے**

انھوں نے کہا کہ خلیج کے مسئلے پر حکومتِ پاکستان کا موقف وہی ہے جو ساری اسلامی دنیا کا ہے۔ ہم پوری ایمانداری سے یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت حکومت نے بہت ہی مناسب موقف اختیار کیا ہے، جو ہر حال میں جاری رہنا چاہیے۔ دیگر مقررین نے بھی خلیج کے بارے میں حکومت کی پالیسی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے صدر صدام حسین سے مطالبہ کیا کہ وہ فوراً کویت خالی کر دے، تاکہ مسلمانوں کے ہونے والے بے پناہ نقصان کو روکا جا سکے۔

بعد میں ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا، جو موچی دروازہ سے شروع ہو کر ناصر باغ جا کر اختتام پذیر ہوا۔ اس جلوس کے بارے میں غیر جانبدار مبصرین کا کہنا ہے کہ اس کی تعداد نے یقیناً سب کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے اور صدام حسین کے حق میں نکلنے والی جلوسیوں اور ریلیوں کو اس بڑے ریلے نے پانی کی طرح بہا دیا۔ اسی لیے مسلسل شکست کھانے والے امیدوار قومی اسمبلی اور سیاسی راہنما نوابزادہ نصر اللہ شدید بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئے۔ متحدہ جمیعت اہلحدیث کے اس تاریخ ساز جلسہ اور جلوس کی کامیابی کے بعد، جب ان رہنماؤں سے اخبار نویسوں نے اس جلوس کے بارے

ان کے تاثرات جاننے کی کوشش کی تو ان کا تعصب عود کر آیا۔ نوابزادہ صاحب اسی جمعیت اہلحدیث کے قائدین اور کارکنوں کے ساتھ شدت سے محبت کی پینگیں بڑھانے میں مصروف تھے، اور ہر وقت ان کے تعاون کے خواہش مند نظر آتے تھے۔ جنرل انصاری صاحب کا یہ کہنا کہ "یہ پاکستان کے نجدیوں کا جلوس تھا، اسے آئندہ نہیں نکلنے دیا جائے گا"۔ جلوس کی کامیابی کی روشن دلیل ہے۔ حرمت کے خصوصی ذرائع کے مطابق جلسے سے ایک گھنٹہ پہلے تک لاہور کی انتظامیہ وزیرِ اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں اور ممبر قومی اسمبلی میاں شہباز شریف کا یہ پیغام جمعیت کے قائدین کو پہنچانے کے ساتھ ساتھ بار بار مطالبہ کر رہے تھے کہ آپ موجودہ حالات میں لاہور میں جلوس نہ نکالیں۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ یہ جلوس صدام حسین کے حق میں نکلنے والے جلوسوں کے مقابلے میں چھوٹا ہو گا۔ جس کی وجہ سے صدام کے حامی نہ صرف جلوس کو روکیں گے بلکہ شدید گڑبڑ کا بھی اندیشہ ہے۔ لیکن متحدہ جمعیت اہلحدیث کے قائدین نے ان خدشات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ چند گھنٹوں بعد نکلنے والا جلوس ملک کی اکثریت کو اور لاہور کے شہریوں کو محبت اور جرأت سے سرفراز کرے گا۔ اور بقول غیر جانبدار مبصرین کے انہوں نے واقعی ایسا کر دکھایا۔ اسی لیے جہاں نواب زادہ نصر اللہ صاحب بوکھلا گئے، وہاں جنرل انصاری کی دھمکی گیدڑ بھبکی ثابت ہوئی۔ دراصل جنرل انصاری خود کو ایک پارٹی کا لیڈر ہونے کے بجائے اپنے آپ کو ابھی تک فوج کا جرنیل سمجھ رہے ہیں، اور نہ کسی سیاسی لیڈر کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ دوسروں کے اظہارِ خیال پر پہرے بٹھانے کی دھمکی دے۔

(روزنامہ نوائے وقت، راولپنڈی ۲۶ فروری ۱۹۹۱ء)

# کویت پر قبضہ روس اور بھارت کی سازش پر کیا گیا ہے

## صدام حسین ہوش سے کام لیں تو مزید تباہی سے بچا جا سکتا ہے: علامہ مدنی

راولپنڈی (پ ر) قائد تحفظ حرمین شریفین علامہ محمد مدنی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ امت مسلمہ کو صدام حسین کی وجہ سے ہولناک تباہی سے دوچار ہونا پڑا ہے، جو ہر مسلمان کے لیے باعث تشویش ہے۔ عراق کی حالیہ تباہی صدام حسین کی ہٹ دھرمی کا نتیجہ ہے۔ پڑوسیوں کے حقوق کو پامال کرتے ہوئے اس نے پہلے ایران، پھر کویت، بعد ازاں اپنے ہی عوام کو بھوک و پیاس اور بیماریوں کے ساتھ ساتھ لڑائی کی شدید آگ میں دھکیل دیا۔ اگر کویت پر قبضہ نہ ہوتا تو آج اہل عراق کو ان تباہیوں اور بربادیوں سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔ علامہ محمد مدنی نے کہا کہ صدام نے روس اور بھارت کے اشارے پر یہ سب کچھ کیا ہے۔ اب گوربا چوف بھی لگی ہوئی آگ کو بجھا نہیں سکتا۔ خلیجی جنگ میں بپھرے ہوئے درندے کی طرح کویت کی ہر چیز کو جلایا جا رہا ہے اور وہاں کے عوام کو ہر قسم کے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ یہ اسلام کے ہی منافی نہیں بلکہ پوری انسانیت کی تذلیل ہے۔ انھوں نے صدام حسین سے اپیل کی کہ اب وہ اپنی شروع کردہ اس جنگ کو ختم کر کے بے گناہ شہریوں اور معصوم بچوں کو ہلاک ہونے سے بچائے ●

روزنامہ "نوائے وقت" راولپنڈی (۲۸ فروری ۱۹۹۱ء)

# کویت پر عراقی قبضہ ایک فاش غلطی تھی: علامہ مدنی

## عراق کا مؤرخ بھی صدّام حسین کے فیصلہ کو غلط قرار دے گا

راولپنڈی (پ ر) عراقی صدر صدام حسین بالآخر اپنے منطقی انجام کو پہنچ گیا ہے اور سلامتی کونسل

کی قرار دادوں کی روشنی میں سعودی عرب اور کویت سمیت عالمی برادری نے جو متفقہ مؤقف اختیار کیا تھا، وہ بھی درست ثابت ہوا۔ ان خیالات کا اظہار تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے قائد علامہ محمد مدنی اور دوسرے قائدین نے آج یہاں ایک اخباری بیان میں کیا۔ انھوں نے کہا کہ کویت پر عراقی قبضہ ایک فاش غلطی تھی، جسے آئندہ خود عراق کا مؤرخ بھی صدر صدام حسین کا غلط فیصلہ قرار دے گا۔ انہوں نے کہا، جو لوگ سعودی عرب کو غیر ملکی افواج کے مشرقِ وسطیٰ میں آنے کی دعوت دینے کے لیے موردِ الزام ٹھہراتے ہیں، انہیں یہ حقیقت فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ اولاً تو اتحادی افواج سلامتی کونسل کی قرار دادوں کے مطابق یہاں آئی ہیں۔ ثانیاً اگر ایسا نہ ہوتا تو شاید صدام کے توسیع پسندانہ عزائم کے منہ زور ریلے کے سامنے بند باندھنا مشکل ہو جاتا، اور عراقی صدر کی جارحیت پسندی کا اگلا نشانہ سعودی عرب اور دوسرے چھوٹے عرب ملک ہوتے اور حرمین شریفین بھی محفوظ نہ رہتے۔

◉

آزادیٔ کویت پر "تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان" کی طرف سے روزنامہ "نوائے وقت" راولپنڈی (مؤرخہ یکم مارچ ۱۹۹۱ء) میں چھپنے والا ایک اشتہار:

# اہلِ وطن یومِ تشکر منائیں

آج یکم مارچ ۱۹۹۱ء جمعۃ المبارک تمام اہلِ وطن کویت کی آزادی پر یومِ تشکر منائیں اس موقع پر علامہ محمد مدنی قائدِ تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان اہلِ کویت، امیرِ کویت جابر الاحمد الصباح، ولی عہد عبداللہ سالم الصباح، خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز، ولی عہد الامیر عبداللہ بن عبدالعزیز اور پاکستان میں سعودی عرب و کویت کے سفراء کو مبارکباد اور جرأت مند پاکستانی عوام جنہوں نے تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کا ساتھ دیا انہیں خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

منجانب: تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان

# اظہارِ تشکر

...یت ... ق پڑا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کا ساتھ دیا وہ آزاد ہو گیا

ہم مسلم امّہ کو تباہی و بربادی
سے نجات اور خلیجی جنگ کے بند ہونے پر اللہ تعالیٰ
کے شکر گزار ہیں اور کویت کی آزادی پر امیر و ولی عہد کویت،
سعودی عرب کے فرمانروا خادم الحرمین الشریفین، امن کے عظیم اور
ہر دلعزیز علمبردار اور امتِ مسلمہ اور خصوصاً پاکستان کے خیر خواہ

## شاہ فہد اور ولی عہد عبداللہ بن عبدالعزیز

کو دلی گہرائیوں سے

## مبارکباد پیش کرتے ہیں!

اور اہلِ پاکستان سے اپیل کرتے ہیں
کہ یکم مارچ جمعۃ المبارک یوم تشکر کے طور پر منایا جائے
جمعہ کے اجتماعات میں امتِ مسلمہ کی خیر خواہی، بقاء اور اتحاد و
استحکام کے لیے خصوصی دعائیں مانگیں!

## تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان

روزنامہ "جذبہ" میں شائع ہونے والا اشتہار

روزنامہ "جنگ" راولپنڈی مؤرخہ یکم مارچ ۱۹۹۱ء میں چھپنے والا اشتہار :

# اہلِ وطن یومِ تشکر منائیں

آج یکم مارچ ۱۹۹۱ء جمعۃ المبارک تمام اہلِ وطن کویت کی آزادی پر یومِ تشکر منائیں" اس موقع پر علامہ محمد مدنی قائدِ تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان اہلِ کویت، امیرِ کویت جابر الاحمد آلصباح، ولی عہد عبداللہ سالم الصباح، خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز، ولی عہد الامیر عبداللہ بن عبدالعزیز اور پاکستان میں سعودی عرب و کویت کے سفراء کو مبارکباد اور جرأت مند پاکستانی عوام جنہوں نے تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کا ساتھ دیا انہیں خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں

منجانب

**تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان**

روزنامہ "جنگ" راولپنڈی (۲ مارچ ۱۹۹۱ء)

# جنگ بندی اور کویت کی آزادی پر ملک بھر میں یومِ تشکر منایا گیا

## یومِ تشکر منانے کی اپیل "تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان" نے کی تھی

### اتحادی فوجوں کی فی الفور واپسی کا مطالبہ، اہلِ پاکستان اس نازک مرحلہ پر دشمن کی چالوں سے ہوشیار رہیں،

### جمعہ کے اجتماعات میں ائمہ کرام کا خطاب

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) خلیج میں جنگ بندی اور کویت کی آزادی پر جمعہ کو پورے ملک میں یومِ تشکر منایا گیا۔ یومِ تشکر منانے کی اپیل تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ نے کی تھی۔ اس موقع پر راولپنڈی، اسلام آباد کی بڑی مساجد میں نمازِ جمعہ کے اجتماعات میں علمائے کرام نے خلیج میں جنگ بند ہونے اور امن

کی طرف پیش رفت کے اقدامات کی تعریف کی۔ اور اس بات پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا کہ عراق کی قیادت کے غلط فیصلوں نے ساری امتِ مسلمہ کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ ائمہ کرام نے امتِ مسلمہ کے اتحاد پر زور دیا اور خلیج سے اتحادی افواج کی فی الفور واپسی کا مطالبہ کیا۔ انھوں نے اہلِ پاکستان سے اپیل کی کہ وہ اس نازک موقع پر دشمن کی چالوں سے ہوشیار رہیں۔ علاوہ ازیں کویت کی آزادی پر جمعہ کی چھٹی کے باوجود اسلام آباد میں کویت کے سفیر قاسم عمر الیاقوت کو دن بھر مبارکباد دینے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ پتہ چلا ہے کہ کویت کے سفیر عنقریب کویت جائیں گے جہاں وہ کویت کے وزیرِ اعظم اور دیگر رہنماؤں سے پاکستانیوں کی کویت واپسی کے امکانات پر بات چیت کریں گے۔

---

اسی سلسلہ کا روزنامہ "نوائے وقت" لاہور (۲ مارچ ۱۹۹۱ء) میں چھپنے والا اشتہار:

# یومِ تشکر اور مبارکباد

## خلیجی جنگ کے فتنے سے نجات پر ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور

کویت کی آزادی کیلئے سفیرِ امن وزیرِ اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی جدوجہد اور کوششوں پر انہیں خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالےٰ نے انکی مخلصانہ کوششوں کو بارآور کیا۔ اس کے ساتھ ہی ہم پاکستان کے سب سے بڑے محسن اور خیر خواہ سعودی عرب کے ہر دلعزیز فرمانروا، امن و انصاف کے عظیم علمبردار اور پوری اُمّتِ مسلمہ کے بہی خواہ خادمِ حرمین شریفین فہد بن عبد العزیز اور ولی عہد عبد اللہ بن عبد العزیز اور امیر الکویت جابر الاحمد الصباح و ولی عہد کویت اور پاکستان میں سفیرِ کویت اور سفیرِ سعودی عرب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے جنگ بندی اور کویت کی آزادی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ یکم مارچ کا جمعہ یومِ تشکر کے طور پر منائیں اور ملک بھر میں اجتماعات منعقد کر کے اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی کے لیے دُعا کریں۔

**تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان**

روزنامہ "پاکستان" اسلام آباد

(مورخہ ۲ مارچ ۱۹۹۱ء) میں چھپنے والا ایک اور اشتہار:

# اظہارِ تشکر اور مبارک باد

## خلیجی جنگ کے فتنے سے نجات پر ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور

کویت کی آزادی کیلئے سفیرِ امن وزیرِاعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی جدّوجہد اور کوششوں پر انہیں خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انکی مخلصانہ کوششوں کو بارآور کیا اس کیساتھ ہی ہم پاکستان کے سب سے بڑے محسن اور خیر خواہ سعودی عرب کے ہر دلعزیز فرمانروا، امن و انصاف کے عظیم علمبردار اور پوری اُمتِ مسلمہ کے بہی خواہ خادمِ حرمین شریفین فہد بن عبدالعزیز اور ولی عہد عبداللہ بن عبدالعزیز اور امیر الکویت جابر الاحمد الصباح و ولی عہد کویت اور پاکستان میں سفیرِ کویت اور سفیرِ سعودی عرب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے جنگ بندی اور کویت کی آزادی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ یکم مارچ کا جمعہ یومِ تشکر کے طور پر منائیں۔

## تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان

روزنامہ "جنگ" راولپنڈی (۸ مارچ ۱۹۹۱ء)

# حقیقی خوشی صدام حسین کے کیفرِ کردار کو پہنچنے پر ہو گی

## عراقی بھائیوں کی تڑپتی لاشوں پر خوشی منانے کو دل نہیں چاہتا

حالات نے حکومتِ پاکستان اور تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کے اصولی موقف پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی ہے

علامہ محمد مدنی کی پریس کانفرنس

اسلام آباد (جنگ رپورٹ) تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے سربراہ علامہ محمد مدنی نے

"کہا ہے کہ کویت کے عوام کو تو صدام کے پنجہ استبداد سے نجات مل گئی ہے، لیکن اہلِ عراق ابھی اس کے ظلم میں جکڑے ہوئے ہیں۔ جمعرات کو ایک مقامی ہوٹل میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ حقیقی خوشی و مسرت تو اس وقت نصیب ہوگی جب یہ ظالم کیفرِ کردار کو پہنچے گا اور اہلِ عراق کو بھی اس ظالم سے نجات ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس نازک موقعہ پر ہمیں صرف اظہارِ تشکر ہی کرنا ہوگا کیونکہ عراقی بھائیوں کی تڑپتی لاشوں پر خوشی منانے کو دل نہیں چاہتا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کویت آزاد ہوگیا اور خلیج کی جنگ بند ہوگئی، مگر اس کے اثرات بہت عرصے تک محسوس کیے جاتے رہیں گے اور کویت و عراق ان بربادیوں کو کئی سال تک فراموش نہیں کرسکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس سارے المیے کا ذمہ دار صرف "صدام" ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کویت کی آزادی پر امیرِ کویت، ولی عہد کویت، سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد، ولی عہد عبداللہ بن عبدالعزیز، سعودی سفیر اور کویتی سفیر کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ علامہ محمد مدنی نے کہا حالات و واقعات نے بالآخر وزیرِ اعظم نواز شریف اور تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کے اصولی موقف کو صحیح ثابت کر دکھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے گست کو بھی اس بات کو بار بار دھرایا تھا کہ صدام نے کویت پر غاصبانہ قبضہ کر کے اسے تباہی سے دوچار کیا ہے جس کا خمیازہ پوری امتِ مسلمہ کو عموماً اور کویت کو خصوصاً بھگتنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ سات ماہ کے بحران اور ایک ماہ کی ہولناک جنگ نے ان تمام خدشات کو پورا کر دکھایا۔ انہوں نے کہا کہ صدام اور اس کے نادان دوستوں کے تمام دعوے غلط ثابت ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی مضبوط اور درست خارجہ پالیسی کی وجہ سے پاکستان کے وقار کو چار چاند لگ گئے۔ انہوں نے کہا کہ موچی دروازہ لاہور اور لیاقت باغ راولپنڈی کے جلسوں نے ان رہنماؤں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مسترد کر دیا۔ انہوں نے اصولی موقف پر صدر غلام اسحٰق خان، وزیرِ اعظم نواز شریف، وفاقی و صوبائی وزراء اور ارکانِ پارلیمنٹ کو مبارکباد دی۔

---

جبکہ روزنامہ "جذبہ" گجرات نے لکھا کہ:

# آزادئ کویت کے لیے پاکستان کی سفارتی کوششیں میاں نواز شریف کا ایک شاندار اور عظیم کارنامہ ہیں :— علامہ محمد مدنی

**اہلِ پاکستان خلیجی جنگ بند ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے مسلم اُمّہ کو فتنہ وفساد سے نجات دلا کر کویت کو دوبارہ آزادی نصیب فرمائی**

گجرات (سٹاف رپورٹر) ملک کے ممتاز عالمِ دین تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے قائد علامہ محمد مدنی نے کہا ہے کہ اہلِ پاکستان کو چاہیے کہ خلیجی جنگ بند ہونے پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکریہ ادا کریں اس نے مسلم امہ کو فتنہ وفساد سے نجات دلا کر کویت کو دوبارہ آزادی نصیب فرمائی انھوں نے آج یہاں روزنامہ "جذبہ" سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ وزیرِ اعظم پاکستان میاں نواز شریف عظیم قومی راہنما اور جرأت مند سیاست دان ہیں جن کے امن مشن اور مسلم امہ کو تباہی وبربادی سے بچانے کے لیے دن رات کی گئی انتھک کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے شرفِ قبولیت بخشا۔ انھوں نے کہا کہ خلیج کی جنگ بند کرانے اور کویت کی آزادی کے لیے پاکستان کی سفارتی کوششیں میاں نواز شریف کا ایک شاندار اور عظیم کارنامہ ہیں جنھیں تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ علامہ محمد مدنی نے کہا کہ آزادی کے لیے سفارتی کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے پاکستان میں کویت اور سعودی عرب کے سفیروں نے بھی جو قابلِ فخر اور جرأت مندانہ کردار ادا کیا ہے اس کی بدولت کامیابی کے راستے پیدا ہوئے انھوں نے کہا کہ امتِ مسلمہ کی بقا اور استحکام کے لیے ضروری ہے کہ مسلم اقوام متحد ہو جائیں ۔

روزنامہ حیدر، راولپنڈی (۵ مارچ ۱۹۹۱ء)

# موجودہ خارجہ پالیسی نے پاکستان کے وقار کو چار چاند لگا دیئے ہیں

## حق و صداقت کا ساتھ دینے پر صدر، وزیر اعظم اور وزیر خارجہ قابل تحسین ہیں: علامہ محمد مدنی

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) تحفظ حرمین شریفین مومنٹ پاکستان کے قائد علامہ محمد مدنی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف نے جو مؤقف خلیج کے بحران کے سلسلہ میں اپنایا تھا، وہ بالکل درست ثابت ہوا ہے۔ گذشتہ روز یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صدر صدام حسین نے کویت پر قبضہ کر کے انسانی آبادیوں کو تباہ و برباد کر دیا، اور اس کا خمیازہ پوری امت مسلمہ اور خصوصاً عراق اور کویت کے باشندوں کو بھگتنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ جنگ کی تباہ کاریوں نے ہمارے خدشات اور پیش گوئیوں کو بالکل درست ثابت کر دکھایا۔ علامہ مدنی نے موجودہ حکومت کی خارجہ پالیسی کی تعریف کی اور کہا کہ اس خارجہ پالیسی کی وجہ سے پاکستان کے وقار کو چار چاند لگ گئے ہیں اور اقتصادی بحران پر قابو پانے کے بہتر مواقع میسر آئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مسئلہ خلیج پر غلط مؤقف اختیار کرنے والے رہنماؤں کو عوام نے موچی دروازہ لاہور اور لیاقت باغ راولپنڈی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر صدام حسین کو اقتدار سے محروم کیے بغیر خطے میں امن و امان قائم نہیں کیا جا سکتا۔ علامہ مدنی نے شاہ فہد اور امیر کویت کو مبارکباد دی۔ انہوں نے صدر، وزیر اعظم اور وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان کی فراست کو شاندار خراج تحسین پیش کیا کہ انہوں نے حق و صداقت کا ساتھ دیا۔ پریس کانفرنس سے چوہدری محمد امین جنرل سیکرٹری تحفظ حرمین شریفین مومنٹ، مولانا شمشاد احمد سلفی، مولانا حافظ احمد عمران اور مولانا محمد حیات نے بھی خطاب کیا۔

---

یہی خبر اسی تاریخ کو انگریزی اخبار "دی نیوز" انٹرنیشنل نے یوں شائع کی:

# Muslim suffering due to Saddam's blunder

**By Ansar Abbasi**

ISLAMABAD—Head of the Tahaffuz Harmain Sharifain Movement Pakistan Allama Muhammed Madani while appreciating the principled stand of the Nawaz Sharif government on the Gulf said Saddam's blunder had caused a huge loss to the Muslim Ummah in general and Iraq and Kuwait in particular.

Addressing a press conference on Thursday in the Islamabad Hotel he said the foreign policy of the government was based on principles and was in the larger interest of the nation and Pakistan as well.

He said owing to this policy the honour and dignity of the country had been put in dispute. He said the policy had created a fine opportunity for the government to stabilise its economy.

Criticising the opponents of the Nawaz Sharif government, he said they had done their best to provoke the masses against the premier by bringing them into the streets on the Gulf issue but they had failed and the masses had rejected them.

He believed that if the government was allowed to work freely then it would renderfar reaching services for Islam and Pakistan.

Maulana Madani said the Ummah should pray to Allah as he had saved the world from another world war.

He expressed his sorrow over the destruction of Kuwait and Iraq and held Saddam responsible for all this. He said the grievances of the sufferers would only be healed after the end of Saddam.

He congratulated the heads of Kuwait and Saudi Arabia on the liberation of Kuwait and prayed for their progress and prosperity. He also applauded the premier, president, foreign minister and other members of the cabinet for taking an encouraging stand on this issue.

جبکہ روزنامہ "وفاق" لاہور (۸ مارچ ۱۹۹۱ء) نے تفصیلاً لکھا کہ:

## صدام حسین نے کویت پر غاصبانہ قبضہ کر کے امتِ مسلمہ کو تباہی سے دوچار کر دیا

### کویت کی آزادی کی خوشی ہے مگر اصل خوشی عراقی عوام کو صدام حسین سے نجات ملنے کے دن ہو گی

## وزیرِ اعظم نواز شریف کے اصولی مؤقف نے اقوامِ عالم میں پاکستان کا وقار بلند کیا

### خلیج کی جنگ کے اثرات بہت عرصے تک محسوس کیے جائیں گے۔ مولانا مدنی

اسلام آباد ۷ مارچ (نمائندہ خصوصی) پاکستان کے دلیر و جرأتمند وزیرِ اعظم نواز شریف کے اصولی مؤقف نے اقوامِ عالم میں پاکستان کا وقار بلند کیا، ہم عراقی بھائیوں کی لاشوں پر خوشی نہیں منا سکتے مگر کویت کی آزادی پر اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہیں۔ حقیقی خوشی اس روز حاصل ہو گی، جب اہلِ عراق کو صدام حسین سے نجات ملے گی۔ ان خیالات کا اظہار تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان

کے سربراہ مولانا مدنی نے پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ حالات وواقعات نے بالآخر وزیراعظم نواز شریف اور تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ کے اصولی موقف کو صحیح کر دکھایا۔ ہم نے ۲ اگست ۱۹۹۱ء سے ہی اس بات کو بار بار پورے ملک میں ہر طریق سے دہرایا اور پھیلایا کہ صدام نے کویت پر غاصبانہ وظالمانہ قبضہ کر کے اسے تباہیوں اور بربادیوں سے دوچار کر کے کھنڈرات میں تبدیل کیا۔ صدام کے ظلم وستم کا خمیازہ پوری اُمتِ مسلمہ کو عموماً اور عراق، کویت کو خصوصاً بھگتنا پڑے گا، سعودی عرب اور دیگر خلیجی اسلامی ممالک بھی اس سے محفوظ نہ رہیں گے۔ تقریباً سات ماہ کے بحران اور چھ ہفتے کی ہولناک جنگ اور سو گھنٹے کی فیصلہ کن زمینی جنگ نے ان سارے خدشات کو پورا کر دکھایا ہے کہ اس پورے عرصہ میں جن سے ہم نے لوگوں کو پشاور سے کراچی تک واشگاف الفاظ میں آگاہ کیا تھا۔ صدام اور ان کے نادان دوستوں کے سارے دعوے غلط ہو گئے۔ آج پوری دنیا نے وزیراعظم نواز شریف اور تحفظِ حرمین شریفین کے نظریات کو درست تسلیم کر لیا، حکومت کی مضبوط اور درست خارجہ پالیسی کی وجہ سے پاکستان کے وقار کو چار چاند لگ گئے اور اسے اقتصادی بحران پر قابو پانے میں بہتر مواقع میسر آئے۔ شعور سے تہی دامن سیاست دان اور چند مذہبی تعصب رکھنے والے عاقبت نااندیش جن کی عقل وشعور بانجھ ہو چکی ہے، اپنے غلط موقف کی وجہ سے ناکام ہو گئے۔ موچی دروازہ لاہور اور لیاقت باغ راولپنڈی کے جلسوں نے ان راہنماؤں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مسترد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ کویت آزاد ہوا، خلیج کی جنگ بند ہو گئی، تاہم اس کے اثرات بہت عرصے تک محسوس کیے جاتے رہیں گے۔ کویت وعراق اس کی المناک بربادیوں کو کئی سال تک فراموش نہ کر سکیں گے، لیکن فوری طور پر ایک سکون اور اطمینان نصیب ہوا۔ اس موقع پر ہم اس بات کو دہرائے بغیر نہیں رہ سکیں گے کہ اس سارے المیے کا ذمہ دار صرف صدام ہے۔ کویت کو اس کے پنجۂ استبداد سے نجات مل گئی، لیکن اہلِ عراق ابھی اس ظالم کے ظلم میں جکڑے ہوئے ہیں۔ حقیقی خوشی ومسرت اس وقت نصیب ہو گی، جب یہ ظالم کیفر کردار کو پہنچے گا، اور اہلِ عراق کو بھی اس ظالم سے نجات ملے گی۔ اس نازک موقع پر ہمیں صرف اظہارِ تشکر ہی کرنا ہو گا، کیونکہ عراقی بھائیوں کی تڑپتی لاشوں پر خوشی منانے کو جی نہیں چاہتا۔ ہم اللہ تعالیٰ کا تشکر ادا کرتے ہوئے امیر کویت، ولی عہد کویت، سعودی فرمانروا خادم حرمین شریفین ملک فہد، ولی عہد امیر عبداللہ بن عبدالعزیز، سعودی عرب کے سفیر، اور کویتی سفیر کو تہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور اس موقع پر ہم پاکستان کے غیور عوام کو، جو انتہائی کٹھن حالات

ہیں بھی اس موقف پر مضبوطی سے گامزن رہے نیز پاکستان کے جرات مند و دلیر وزیر اعظم نواز شریف، صدرِ مملکت غلام اسحاق خان، وزیر خارجہ صاحبزادہ محمد یعقوب خان، دیگر وفاقی وزرا اور چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ، اراکینِ اسمبلی و ممبرانِ سینیٹ، جنہوں نے اصولی موقف کی تائید کرتے ہوئے برملا حق و صداقت کا بھرپور ساتھ دیا، کو تہ دل سے ہدیہ تبرک پیش کرتے ہیں۔ پریس کانفرنس سے چوہدری محمد امین جنرل سیکرٹری تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ، ممتاز رہنما مذہبی سکالر مولانا شمشاد احمد سلفی، مولانا حافظ احمد عمران نائب مدیر جامعہ علوم اثریہ جہلم، مولانا محمد حیات مرکزی سیکرٹری اطلاعات و نشریات تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ نے بھی خطاب فرمایا۔

●

"حرمین" کے ڈیکلریشن کے لیے درخواست دی جاچکی ہے ——— اہلِ قلم حضرات سے قلمی تعاون کی اپیل ہے!

درج ذیل پتہ پر اپنے مضامین روانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں:

---

مدیر "حرمین" ——— جامعہ علوم اثریہ

جہلم (پاکستان)

●

روزنامہ "مرکز" اسلام آباد ۱۸ر مارچ ۱۹۹۱ء

خلیج کے بارے میں حکومت کے درست موقف سے پاکستان کا وقار بڑھا ہے

# حزب اختلاف نواز شریف کی خارجہ پالیسی میں رکاوٹ نہ ڈالے

## عراقی عوام ملک میں اسلامی نظام کے قیام کے لیے جدوجہد کریں۔ علامہ محمد مدنی

اسلام آباد (پ پ ا) تحفظ حرمین شریفین مومنٹ کے سربراہ علامہ محمد مدنی نے کہا ہے کہ عراقی صدر صدام حسین کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے عالم اسلام تباہی کے دہانے پر پہنچ گیا۔ وہ اسلام آباد ہوٹل میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی درست خارجہ پالیسی اور وزیر اعظم کے خلیج سے متعلق دوٹوک موقف نے عالم اسلام میں پاکستان کے وقار میں اضافہ کر دیا ہے۔ عراق کی حمایت کا دم بھرنے والے موچی دروازے اور لیاقت باغ کے جلسوں میں بے نقاب ہو گئے، جب عوام نے ان کے موقف کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کی دانشمندی سے اسلامی ممالک تباہی سے بچ گئے ہیں۔ مولانا مدنی نے عراقی عوام سے اپیل کی کہ ملک سے صدام کو باہر نکالیں، اور اسلامی نظام کے لیے کوشش کریں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ حکومت پاکستان نے کویت پر عراق کے غیر قانونی قبضے کی مذمت کی تھی اور اسے مسلم امہ کے لیے تباہ کن قرار دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا یہ اقدام درست تھا۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی ممالک پر منفی اثرات کے علاوہ صدام حسین کی پالیسیوں نے حقائق کو مسخ کر دیا۔ انہوں نے خلیج کے بحران سے متعلق حزب اختلاف کے منفی انداز فکر کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ نام نہاد رہنماؤں نے سیاست میں رہنے کے لیے اسے ایک سیاسی مسئلہ بنا دیا، کیونکہ سیاسی رہنماؤں کی حیثیت میں ان کا وقار پہلے ہی خطرے میں تھا۔ انہوں نے سیاسی رہنماؤں کو مشورہ دیا کہ وہ وزیر اعظم نواز شریف کی خلیج پالیسی میں رکاوٹیں نہ ڈالیں۔ انہوں نے کویت کی آزادی پر شاہ فہد اور سعودی عرب اور کویت کے سفیروں کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں کویت کی آزادی کا جشن نہیں منانا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم امہ کو جس قدر نقصانات پہنچے ہیں، اس کے ذمہ دار صدام حسین ہیں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ کویت کے عوام نے صدام سے نجات حاصل کر لی ہے، لیکن غریب عراقی عوام ابھی تک اس کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں حقیقی خوشی اس وقت ہو گی جب صدام حسین اپنے منطقی انجام کو پہنچ جائے گا۔

روزنامہ "جنگ" لاہور (۱۲ مارچ ۱۹۹۱ء)

# بیت اللہ اور مسجدِ نبویؐ کے تحفظ کیلئے موجودہ حکومت نے جو کوششیں کی ہیں، وہ کوئی دوسری حکومت نہیں کرسکتی ● علامہ مدنی

لاہور (پ ر) تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان نے کویت کی آزادی کے سلسلے میں تشکر کے طور پر گزشتہ روز مقامی ہوٹل میں ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے قائد اور جامعہ علومِ اثریہ کے سرپرست مولانا محمد مدنی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نواز شریف کی حکومت کی حمایت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اس لیے کہ اس نے بیت اللہ اور مسجدِ نبویؐ کے تحفظ کے لیے جو کوششیں کی ہیں، وہ کوئی دوسری حکومت نہیں کرسکتی۔ وزیرِ اعظم نواز شریف نے انتہائی کٹھن مرحلے میں کویت کے مسئلہ پر مضبوط اصولی موقف اپنایا، ہم اللہ تعالےٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ان کی حکومت کو استحکام بخشے اور مضبوط فرمائے تاکہ وہ ملک میں اسلامی آئین نافذ کریں۔

روزنامہ "مشرق" لاہور، (۱۲ر مارچ ۱۹۹۱ء)

# حکومت نے خلیج کے مسئلے پر اصولی مؤقف اپنا کر پاکستان کو سچا دوست ثابت کر دیا ہے

## صدام حسین پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے تکلیف کا باعث بنا ہے

### وزیر اعظم نواز شریف نے خلیج کے مسئلہ پر مضبوط مؤقف اختیار کر کے ملک کو بدنامی سے بچا لیا ہے۔ علامہ مدنی

لاہور (پ ر) آج تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان نے کویت کی آزادی کے سلسلے میں تشکر کے طور پر فلیٹیز ہوٹل میں ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں رکن قومی اسمبلی مولانا معین الدین لکھوی، حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا محمد مدنی، مولانا شمشاد سلفی، عبدالمجید شاکر، عبدالرشید راشد، پروفیسر عبدالحفیظ مولانا محمود احمد غضنفر، اور حکیم محمود نے خطاب کیا۔ اس تقریب میں گوجرانوالہ، سیالکوٹ، فیصل آباد، شیخوپورہ، قصور، گجرات اور جہلم سے اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھنے والے افراد کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے قائد اور جامعہ علوم اثریہ جہلم کے سرپرست مولانا محمد مدنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نواز شریف کی حکومت کی حمایت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اس نے بیت اللہ اور مسجد نبوی کے لیے جو کوششیں کی ہیں وہ لائق تحسین ہیں۔ وزیر اعظم نواز شریف نے انتہائی سنگین حالات میں کویت کے مسئلہ پر مضبوط اصولی مؤقف اپنایا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اسلامی آئین نافذ ہو گا تو خداوند کریم کی مدد اور نصرت بھی ملے گی۔ اس سلسلہ میں اہلحدیث ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہیں اور ہمارا بچہ بچہ حکومت کی تائید کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ کویت کی آزادی کا سہرا شاہ فہد کے سر ہے۔ جنہوں نے کویتیوں کو پناہ دی اور ان کو متحد رکھا تاکہ وہ اپنے ملک کی آزادی کے لیے جہاد کر سکیں جس کے نتیجہ میں کویت آج آزاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ امیر کویت کو چاہیے کہ وہ ملک میں اسلامی آئین فوری نافذ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ یہ موقع دیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ یہ موقع ضائع نہیں

ریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو کسی صورت تسلیم نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے اہلحدیثوں کو متحد ہونے کی اپیل کی اور کہا کہ وہ ایک دوسرے کا احترام کریں۔ جلد ہی متحدہ جماعت کی ممبر شپ شروع ہو گی۔ قومی اسمبلی کے رکن مولانا معین الدین لکھوی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کویت آزاد ہو گیا ہے اللہ کا شکر ہے۔ ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ کویت آزاد ہو گا اس ضمن میں ہمارے نزدیک ذرا بھی شک و شبہ نہیں تھا۔ جو لوگ حق پر ہوں اللہ ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ صدام حسین پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے تکلیف کا باعث بنا ہے۔

مولانا عبدالقادر روپڑی نے کہا کہ سعودی حکومت نے ہر آڑے وقت میں پاکستان کی مدد کی ہے اور اب بھی اس نے زلزلہ زدگان کے لیے کروڑوں ڈالر دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان نے خلیج کے مسئلے پر اصولی موقف اپنا کر پاکستان کو سچا دوست ثابت کر دیا ہے۔

(روزنامہ "پاکستان" لاہور ۱۳ / مارچ ۱۹۹۱ء)

# حق میں وہ طاقت ہے جو سکڈ میزائل اور دور مار توپ میں نہیں

## وزیر اعظم نواز شریف نے انتہائی نازک مرحلے میں کویت کے مسئلہ پر اصولی موقف اختیار کیا

## تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے زیر اہتمام تقریب سے مقررین کا خطاب

لاہور (پ ر) تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے زیر اہتمام گزشتہ روز کویت کی آزادی کے سلسلے میں اظہار تشکر کے لیے ایک تقریب مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر رکن قومی اسمبلی مولانا معین الدین لکھوی، حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا محمد مدنی، مولانا شمشاد سلفی، عبدالجبار شاکر، عبدالرشید راشد، پروفیسر عبدالحفیظ، مولانا محمود احمد غضنفر اور حکیم محمود نے خطاب کیا۔

اس تقریب میں گوجرانوالہ، سیالکوٹ، فیصل آباد، شیخوپورہ، قصور، گجرات اور جہلم سے اہل حدیث حضرات کی بڑی تعداد نے شرکت کی، تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے قائد اور جامعہ علوم اثریہ جہلم کے سرپرست مولانا محمد مدنی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم وزیر اعظم نواز شریف کی حمایت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اس لیے کہ انھوں نے بیت اللہ اور مسجد نبوی کے تحفظ کے لیے جو کوششیں کی ہیں وہ کوئی دوسری حکومت نہیں کر سکی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم

نواز شریف نے انتہائی نازک مرحلے میں کویت کے مسئلہ پر مضبوط اصولی موقف اپنایا انہوں نے وزیر اعظم سے ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔ مولانا معین الدین لکھوی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ حق پر ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ جن کے پاس وہ کتاب ہو جو دنیا کی رہنمائی کرتی ہے۔ اور جو لوگ اس کتاب سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں، وہ کبھی غلط سوچ نہیں رکھتے اور نہ غلط قدم اٹھاتے ہیں، اور نہ ہی گمراہ ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حق میں وہ طاقت ہے جو نہ تو سکڈ میزائل میں نہ ہی کسی دور مار توپ میں ہے۔ حق کی صفت ہے کہ وہ غالب آ کر رہتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میرے نزدیک وہ مسلمان نہیں ہے جو مسلمانوں کے لیے تکلیف کا باعث بنے۔ صدام پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے تکلیف کا باعث بنا ہے۔ اور اسلام کے دشمنوں کے اکسانے پر کویت پر حملہ آور ہو گیا وہ مسلمانوں کے کہنے پر نہ مانا مگر بے دین روسیوں کے پاؤں میں گر کر شکست تسلیم کر لی۔ انہوں نے وزیر اعظم نواز شریف کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے آل پارٹیز کانفرنس کے موقع پر بھی مضبوط موقف اختیار کیا اور ملک کو بدنامی و ذلت سے بچا لیا۔

مولانا عبدالقادر روپڑی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کی حکومت نے ہمیشہ پاکستان کی مدد کی ہے۔ پاکستان کی حکومت نے اصولی موقف اپنا کر پاکستان کو سعودی عرب کا سچا دوست ثابت کر دیا ہے۔ انہوں نے صدام کے حامی مولویوں کو مشورہ دیا کہ وہ سیاست سے الگ ہو جائیں۔ انہوں نے کویتی حکمرانوں سے کہا کہ وہ اپنے ملک میں اسلامی نظام نافذ کریں۔

---

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دینی ذوق رکھنے والے احباب کے پتے درج ذیل پتہ پر روانہ فرما کر شکریہ کا موقع دیں ـــــ جزاکم اللہ!

منیجر "حرمین" ـــ جامعہ علوم اثریہ ـ جہلم (پاکستان)

روزنامہ "امروز" لاہور (۱۳ مارچ ۱۹۹۱ء)

# صدام مسلمانوں کے کہنے پر مانا نہیں روسیوں کے پاؤں میں گر کر شکست تسلیم کر لی ● مولانا معین الدین لکھوی

## اہل حدیث کا بچہ بچہ نواز شریف کے ساتھ ہے، دعا ہے کہ انکی حکومت مضبوط ہو، کویت کی آزادی کا سہرا شاہ فہد کے سر ہے، مولانا مدنی

## صدام کے حامی مولوی سیاست چھوڑ دیں، شیخ جابر اسلامی نظام نافذ کریں، عبدالقادر روپڑی

لاہور ۱۲ مارچ (پ ر) آج تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان نے کویت کی آزادی کے سلسلہ میں تشکر کے طور پر فلیٹیز ہوٹل میں ایک تقریب کا اہتمام کیا، جس میں ممبر قومی اسمبلی مولانا معین الدین لکھوی، حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا محمد مدنی، مولانا شمشاد سلفی، عبدالمجید شاکر، عبدالرشید راشد، پروفیسر عبدالحفیظ، مولانا محمود احمد غضنفر اور حکیم محمود نے خطاب کیا اس تقریب میں گوجرانوالہ، سیالکوٹ، فیصل آباد، شیخوپورہ، قصور، گجرات اور جہلم سے اہل حدیث حضرات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تحفظ حرمین شریفین موومنٹ پاکستان کے قائد جامعہ علوم اثریہ جہلم کے سرپرست مولانا محمد مدنی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نواز شریف کی حکومت کی حمایت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اس لیے کہ اس نے بیت اللہ اور مسجد نبوی کے تحفظ کے لیے جو کوششیں کی ہیں، وہ کوئی دوسری حکومت نہیں کر سکی۔

وزیر اعظم نواز شریف نے اس سلسلہ میں اصولی موقف اپنایا، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ان کی حکومت کو استحکام بخشے اور مضبوط فرمائے تاکہ وہ ملک میں اسلامی آئین نافذ کریں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اسلامی آئین نافذ ہو گا، تو اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہمارے شامل حال ہو گی۔ اس سلسلہ میں اہلحدیث ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں اور ہمارا ہر بچہ، بوڑھا، جوان حکومت

کی تائید کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ کویت کی آزادی کا سہرا شاہ فہد کے سر ہے۔ انہوں نے کویتیوں کو پناہ دی اور ان کو متحد رکھا تاکہ وہ اپنے ملک کی آزادی کے لیے جہاد کر سکیں جس کے نتیجے میں آج کویت آزاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ امیر کویت کو چاہیے کہ وہ ملک میں اسلامی آئین فوری طور پر نافذ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ یہ موقع دے دیا ہے، ہمیں امید ہے وہ یہ موقع ضائع نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں اور زکوٰۃ دینے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ جس طرح شارجہ کے نیکی کرنے والے حکمران کا جب تختہ الٹ دیا گیا تو ان کی حکومت بھی بحال ہو گئی تھی، اسی طرح کویت اور سعودی حکمران پاکستانی عوام کے ساتھ ہمیشہ نیکی کرتے آئے ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیاب فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو کسی صورت تسلیم نہیں کرنا چاہیے۔ انھوں نے اہلحدیث سے متحد ہونے کی اپیل کی اور کہا کہ وہ ایک دوسرے کا احترام کریں۔ جلد ہی متحدہ جماعت کی ممبرشپ شروع ہو گی، مجلس شوریٰ بنے گی جو اپنا امیر منتخب کرے گی۔ مولانا معین الدین لکھوی ممبر قومی اسمبلی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ کویت آزاد ہو گیا ہے۔ ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ کویت آزاد ہو گا۔ جو لوگ حق پر ہوں اللہ ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ جن کے پاس وہ کتاب ہو جو دنیا کی رہنمائی کرتی ہے اور جو لوگ اس کتاب سے رہنمائی حاصل کرتے ہوں، وہ کبھی غلط سوچ نہیں رکھتے اور نہ غلط قدم اٹھاتے ہیں اور نہ ہی گمراہ ہوتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ حق میں وہ طاقت ہے جو نہ سکڈ میزائل میں، اور نہ ہی کسی دور مار توپ میں ہے۔ حق کی صفت ہے کہ وہ غالب آ کر رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک وہ مسلمان نہیں ہے جو مسلمانوں کے لیے تکلیف کا باعث بنے۔ صدام پوری دنیا کے لیے تکلیف کا باعث بنا ہے اور اسلام و اہل اسلام کے دشمنوں کے اکسانے پر کویت پر حملہ آور ہو گیا۔ مسلمانوں کے کہنے پر نہ مانا مگر بے دین روسیوں کے پاؤں میں گر کر شکست تسلیم کر لی۔ انھوں نے وزیر اعظم نواز شریف کا شکریہ ادا کیا کہ وہ آل پارٹیز کانفرنس کے موقع پر بھی مضبوط موقف پر قائم رہے اور ملک کو بدنامی اور ذلت سے بچا لیا۔ مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کی حکومت نے ہمیشہ پاکستان کی مدد کی۔ جنگ ہو یا ناگہانی آفت، ہر آڑے وقت میں ہمارا ساتھ دیا ہے۔ اب بھی اس نے زلزلہ زدگان کی مدد کے لیے کروڑوں ڈالر دیئے ہیں اور روزانہ پچاس ہزار بیرل تیل مفت دے رہا ہے۔

ہفت روزہ "حرمت" اسلام آباد (۱۰ تا ۱۶ مارچ ۱۹۹۱ء)

## تحریکِ تحفظِ

## حرمین شریفین

## کے قائد

## علامہ مدنی کہتے ہیں کہ

# صدّام حسین ہی اصل مجُرم ہے

دو اگست کو کویت پر عراقی حملہ ایک ایسا واقعہ تھا جس کی وجہ سے پوری دنیا حیران و پریشان ہو گئی اور عراق کے گرد و نواح میں بسنے والے ممالک اپنے آپ کو غیر محفوظ تصور کرنے پر مجبور ہو گئے۔ عراق ایک ایسی طاقت بن چکا تھا جو مشرقِ وسطیٰ میں اپنی قوت کا لوہا منوا چکا تھا۔ تمام عرب ریاستیں اور ممالک خوف زدہ تھے۔ مصر، شام، سعودی عرب، عرب امارات، قطر، بحرین، مسقط وغیرہ اپنے آپ کو کویت کی طرح عراق کا "لقمہ تر" محسوس کرنے لگے۔ اب اس حالت میں دو صورتیں تھیں، یا تو کویت کی مظلومیت پر چپ سادھ لیتے، یا پھر اس کی مدد کرتے۔ اور مدد کی دو صورتیں تھیں: یا صرف قراردادوں تک رہنے دیتے اور فلسطین اور کشمیر جیسے مسائل کی طرح کویت بھی ایک ایسا مسئلہ ہوتا جو مظلومیت کا شور مچاتا رہتا، یا پھر کویت کو آزاد کرا لیا جاتا اور غاصب کو اس کے جرم کی سزا ملتی۔ ان حالات میں اقوامِ متحدہ، عرب لیگ، مسلم و دیگر تنظیموں نے یہی فیصلہ کیا کہ بہر حال کویت کو آزاد کرایا جائے، تاکہ پوری انسانیت اپنے آپ کو اس ترقی یافتہ دور میں غیر محفوظ

دمحسوس کرے۔

کسی لحاظ سے بھی عراق کو کویت پر قبضہ کرنے کا حق نہیں دیا جا سکتا اور اگر اس طرح جنگل کا قانون "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" رواج پا گیا تو کوئی شخص بھی اس پوری دنیا میں محفوظ نہیں رہے گا اور ظالم ہی زندہ رہ سکے گا۔ بعض ناسمجھ لوگ نامعلوم کیوں اس ظالمانہ رویہ کی حمایت پر تلے ہوتے ہیں اور اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ عراق کا کویت پر قبضہ جائز ہے۔

دراصل اس کے پس منظر میں کئی عوامل ہیں۔ روس، بھارت اور عراق ایک ہی لابی کا حصہ ہیں، جو ہمیشہ مسلمانوں کے دشمن رہے ہیں اور بڑی دیدہ دلیری سے مسلمانوں کو تہس نہس کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ بھارت میں مسلمانوں پر مظالم اور خصوصاً کشمیری مسلمانوں پر جو ظلم وستم ہو رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اسی طرح عراق میں کردستان کے علاقہ میں لاکھوں مسلمانوں کو کیمیاوی ہتھیاروں سے ملیامیٹ کر دیا گیا اور انہیں مسلسل ظلم وستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ روس میں بھی دس کروڑ مسلمانوں کو مظلومیت کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا گیا۔ یہ سب ایک ہی سلسلہ کی کڑی ہیں۔ جس طرح روس نے گرد ونواح کے علاقے سمیٹ لیے، اسی طرح عراق بھی چاہتا ہے کہ وہ گرد ونواح کے علاقوں پر غاصبانہ قبضے جمائے اور پھر اپنی من مانی کرے۔

ان حالات میں مسلمانوں کو دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے سوچنا چاہیے کہ جیسے روس نے سمرقند، بلخ، بخارا وغیرہ کو ضم کر کے بے دین اور ملحد کمیونسٹ بنا دیا، ایسے ہی کویت، سعودی عرب، عرب امارات، قطر، بحرین، مسقط وغیرہ کو بھی عراق ضم کر کے ملحد اور زندیق بنا دے، یا پھر اس علاقہ کو جیسے پہلے ہے، اب بھی اسلام کا علمبردار رہنا چاہیے۔ ہمارے ملک میں اشتراکی لابی ہر جگہ گھسی ہوئی ہے اور بڑے گہرے انداز میں وہ اپنی فکر کو پھیلا رہی ہے، اس لیے روس کے مظالم اور اسلام دشمنی کے سارے واقعات کی پردہ پوشی کر کے صرف اس کے مد مقابل کے عیوب ونقائص کو اچھالا جا رہا ہے، حالانکہ مسلمانوں اور اسلام کا سب سے بڑا دشمن روس ہے۔ جس نے سوشلزم اور کمیونزم کو رائج کرنے کی بھرپور کوششیں کیں اور کروڑوں مسلمانوں کو ان کے علاقے سمیت ہڑپ کر گیا۔ اب بھی کویت کے غاصبانہ قبضہ کے پس منظر میں روسی لابی کارفرما ہے۔ وہ افغانستان میں اپنی ذلت آمیز شکست کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔ افغان جہاد میں سب سے زیادہ حصہ کویت اور سعودی عرب کا ہے اس لیے اس نے عراق کو استعمال کرتے ہوئے کویت کو تہس نہس کروا دیا۔ اسی طرح وہ سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک سے بدلہ لینا چاہتا ہے۔ ظالم ہونے میں بھارت، روس اور عراق قدرِ مشترک رکھتے

ہیں، اس لیے ان کے آپس میں گہرے روابط ہیں۔ ان سب کا مقصد مسلمانوں کی قوت کو برباد کرنا ہے اور وہ کر رہے ہیں۔ اس وقت بھی ان کے آپس میں گہرے تعلقات ہیں اور ایک دوسرے کے مشورہ سے چل رہے ہیں۔ بظاہر عراق اور کویت دونوں ہی برباد ہو رہے ہیں اور کھنڈرات میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ یوں دشمنانِ اسلام کے مقاصد پورے ہو رہے ہیں۔ روس افغان جہاد کی ذلت کا بدلہ لے رہا ہے —— اور کویت کو سزا دینے کے ساتھ ساتھ عراق کو بھی برباد کر رہا ہے۔ اس نے اپنے دشمنوں کے خلاف پراپیگنڈا بھی اتنا تیز کر دیا کہ لوگ اصل مجرم کو بھول گئے اور روس کی طرف کسی کا دھیان ہی نہیں جا رہا۔ کل تک جو لوگ روس میں مسلمانوں پر مظالم کے خلاف آواز بلند کر رہے تھے، وہ بھی سوشلسٹوں کے پراپیگنڈا میں پھنس کر رہ گئے اور انہیں ماضی کا سبھی کچھ بھول گیا۔ حالانکہ عراق پر بعث پارٹی کی حکومت ہے، جو کٹر قسم کی کیمونسٹ پارٹی ہے۔ وزیرِ خارجہ کے ساتھ ساتھ کئی اور وزراء بھی عیسائی یا غیر مسلم ہیں۔ بظاہر عراقی حکمرانوں نے عراق کو سیکولر سٹیٹ قرار دیا ہے۔ وہاں شراب، خنزیر کا گوشت وغیرہ حرام اشیاء کھلے عام بکتی ہیں اور حکومت اپنے مخالفوں پر ہر قسم کا ظلم کر گزرتی ہے۔ ان تمام حالات سے باخبر ہونے کے باوجود بھی کئی لوگ، جو کٹر مذہبی اور پکے مسلمان ہونے کے دعوے دار ہیں، نامعلوم وجوہ کی بناء پر غاصب، ظالم اور جارح کی مدد پر تلے ہوئے ہیں۔ میں اس بات کو پھر دہراؤں گا کہ ہمارے ہاں ہر جگہ بے دین، ملحد، زندیق اور سوشلسٹ افراد گھسے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے اتنی تیزی سے اس بات کا پراپیگنڈا کیا کہ اصل حقائق سے واقفیت حاصل کرنے کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ صدام کے عقیدہ، خیالات اور مظالم سے کون واقف نہیں، لیکن اس کی طرف توجہ دینے کے بجائے سعودی حکمرانوں کی کردار کشی پر زور لگایا جا رہا ہے۔ حالانکہ شروع ہی سے سعودی حکومت اسلام اور مسلمانوں کی ہر طرح سے مدد کر رہی ہے اور پوری دنیا میں اس کا تعاون پہنچتا ہے۔ پاکستان کو جب بھی ضرورت محسوس ہوئی، سعودی عرب نے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے۔ مسلمانوں پر کہیں بھی کوئی مشکل آئے، زلزلہ ہو یا سیلاب، آفت آئے یا بیماری، یا قحط، سعودی عرب ہمیشہ بڑھ چڑھ کر تعاون کرتا ہے۔ اسی طرح کویت بھی اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ چلا آ رہا ہے۔ لیکن ان تمام نیکیوں اور بھلائیوں کو فراموش کر دیا گیا، اپنے محسنوں اور خیر خواہوں کے خلاف پراپیگنڈا تیز کر دیا گیا اور بے دین اور سوشلسٹ عناصر کی پوری حمایت کی گئی۔

عجیب بات ہے کہ عراق اور اہلِ عراق پر مظالم تو نظر آ رہے ہیں لیکن کویت اور اہلِ کویت

پر مظالم سے چشم پوشی کی جا رہی ہے۔ حالانکہ عراق نے بربادیوں اور ہلاکتوں کو دعوت دی ہے اور کویت پر ظلم و ستم ہوا ہے۔ بار بار یہ کہا جاتا رہا کہ عراق کویت خالی کر دے تو امن قائم ہو سکتا ہے، لیکن صدام حسین نے اپنے ظالمانہ غاصبانہ اور جارحانہ قبضہ کو ہر صورت میں برقرار رکھنے کی ناجائز کوشش کی۔ اسی وجہ سے عراق بھی آج کھنڈر بن کر رہ گیا ہے۔ اور ہر طرف موت کے سائے ہیں۔ حالات سے پردہ اٹھنے پر معلوم ہوگا کہ کتنی بربادیاں ہوئیں، کتنے لوگ موت کے گھاٹ اترے اور کیا کچھ ملیا میٹ ہو گیا، لیکن یہ سبھی کچھ خود صدام حسین نے اپنے ملک عراق کے ساتھ کیا اور اس پر ہم کسی دوسرے کو موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتے۔ البتہ کویت مظلوم ہے وہ امن پسند ملک تھا، کسی کے ساتھ آج تک اس نے زیادتی نہیں کی۔ ہر ایک کے ساتھ اور خود عراق کے ساتھ بھی اس نے بے پناہ بھلائیاں کیں۔ لیکن اسے روس، بھارت اور عراق لابی نے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا، اس خوبصورت علاقہ کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا۔ وہاں کی ہر چیز کو لوٹ لیا گیا اور وہاں قتل و غارت گری کا بازار گرم ہوا۔ آنے والا مورخ لکھے گا تو حالات سامنے آئیں گے۔

ان حالات میں ہم اسلامی تعلیمات کے مطابق صرف مظلوم ہی کی حمایت و تائید کر سکتے ہیں۔ ظالم کا ساتھ دینا تو شرعی طور پر حرام ہے اور اخلاقی لحاظ سے بذاتِ خود ظلم ہے۔ مظلومینِ کویت پر کیا گزری اور انہیں کیسے ان کے گھروں سے نکالا گیا۔ کیا کیا ظلم و ستم ہوتے اور کیسے ان کا سب کچھ لٹ گیا؟ ان سب سوالوں کا جواب کویت سے لوٹنے والوں سے پوچھئے۔ طویل مدت سے پاکستانی وہاں سکونت پذیر ہو چکے تھے، ان کی جائیدادیں، ان کے گھر، ان کے کاروبار، سبھی کچھ برباد ہو گیا اور وہ آج یہاں بے روزگار، گلی گلی کوچہ کوچہ ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور اپنا اور اپنے خاندان کا مستقبل تاریک کر چکے ہیں۔

گھر کس کا لٹا، کیوں کر لٹا، تلوار کیا جانے؟

بے شمار لوگوں کو برباد کرنے والوں، دنیا میں فساد اور ظلم پھیلانے والوں اور پردہ نشین عورتوں کی آبروریزی کرنے والوں کا ساتھ دینے والے اور ان کی حمایت کرنے والے اگر مسلمان ہیں تو حشر کے میدان میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے؟ مسلمانوں کو ہمیشہ حق کی حمایت کرنا چاہیے، خواہ مخواہ جذبات میں آکر باطل کی تائید نہیں کرنی چاہیے۔

سارے حقائق اس بات پر گواہ ہیں کہ صدام حسین ہی ظالم ہے اور اس کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہم تمام مظالم کا تختہ مشق بنے اور امتِ مسلمہ ان حالات سے دوچار ہوئی۔ اور اب

تو واضح ہوگیا ہے کہ روس نے اپنے مقاصد صدام کے ذریعے حاصل کر لیے ہیں، جو وہ بذاتِ خود حاصل نہ کر سکا تھا۔ پاکستان میں روسی لابی بھی اور صدام کے ساتھ اس کی عیارانہ چالوں میں آکر سادہ لوح مسلمان بھی، اس کے شانہ بشانہ اس کے مقاصد پورے کرانے میں لگے ہوئے ہیں۔

روس مسلمانوں کو برباد کرنا چاہتا ہے، تاکہ لفظ "جہاد" ختم ہو جائے۔ اسے لفظِ جہاد ہی نے افغانستان میں ذلت اور رسوائی سے دوچار کیا اور اندرونِ ملک بھی وہ بری طرح ٹکڑے ٹکڑے ہونے پر مجبور ہو چکا ہے۔ ان حالات میں مسلمانوں کو عقل و شعور سے کام لینا چاہیے، لیکن بدقسمتی کہ مسلمان ابھی تک سویا ہوا ہے اور اسے ہوش نہیں آتا۔ جب ذلت و رسوائی اس پر مسلط ہو جاتی ہے، وہ بری طرح لٹ جاتا ہے اور پٹ جاتا ہے۔ تب اسے ہوش آتا ہے، لیکن وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ اب عراق اور کویت پر جتنا بھی رونا رویا جائے کم ہے، لیکن ع

یہ روزِ سیاہ دکھایا ہے میرے گھر کے چراغوں نے مجھے

جتنی بار سوچو گے اور غور کرو گے، نتیجہ یہی نکلے گا کہ اصل مجرم اور ظالم صرف اور صرف صدام حسین ہی ہے۔